

عدو بد دین مذہب والے حاسد
تو ہی تنہا کا زور دل ہے یا غوث

آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

ابراق بریلی فی ردفتنۂ دہلی

۱۴ ـــــ ھ ـــــ ۳۴

قسط دوم

مؤلف شرف الدین رضوی

نامہ نگار: روزنامہ راشٹریہ سہارا اردو

ناشر

رضائے خواجہ پبلیکیشن، مسجد بڑی چھتائی، امام باڑہ روڈ

سرکار اعظم اجمیر

۹۲/۷۸۶

یہ مختصر جامع رسالہ، ہدایت قبالہ، رخِ سنیت اُجالا کرنے والا، صلح کلیت کے پرخچے اُڑانے والا، حقانیت کو مہرِ نیمروز کی مانند روشن کرنے والا، کذب و بہتان کے خیالی ڈھانچے کو ڈھانے والا

مسمیٰ بنام تاریخی

ابراق بریلی فی ردفتنۂ دہلی

۱۴ ——— ھ ——— ۳۴

قسط دوم

مؤلف

شرف الدین رضوی

ایڈیٹر روزنامہ راشٹریہ سہارا اردو

Mob.08452012959

ناشر

رضائے خواجہ پبلیکیشن

مسجد بڑی ہتائی سرکار اعظم اجمیر شریف

نام کتاب ــــــــــــــــــ ابراق بریلی فی ردفتنہ،قسط

مؤلف ــــــــــــــــــ شرف الدین رضوی

سن اشاعت ــــــــــــــــــ ۱۴۳۴ھ

پروف ریڈنگ ــــــــــــــــــ مفتی نقیب الرحمن مرکزی

تعداد ــــــــــــــــــ ۱۱۰۰۰

ملنے کا پتہ:

بزم رضائے خواجہ سرکار اعظم اجمیر معلیٰ

چشتیہ مرکز اجمیر شریف

ازہری اکیڈمی، ہبلی کرناٹک

جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ بنگلور

فیضان سنجری بمبئی

یہ کتاب ''ابراق بریلی فی ردفتنۂ دہلی'' قسط دوم برائے اصلاح عقائد واعمال مسلمانان اہل سنت وجماعت متبعین مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت میں ہدیۃً حاضر کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ الحمدللہ رب العٰلمین۔

القرآن الکریم

واماینسینک الشیطٰن
فلاتقعد بعدالذکریٰ
مع القوم الظٰلمین

ترجـــــــمه :

اوراگرتجھے شیطان بھلادےتو
یادآئےپرظالموں کے
ساتھ نہ بیٹھ۔

الحدیث

مروی ہوا اللہ عزوجل نے یوشع علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی سے
چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار بُرے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی الٰہی بُرے
تو بُرے ہیں، اچھے کیوں ہلاک ہوں گے۔ فرمایا۔

"انهم لم یغبضوا بغضبی واکلوهم وشاربوهم"

اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا اُنہوں نے اُن پر غضب نہ کیا اور اُن کے ساتھ
کھانے پینے میں شریک رہے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا وابوالشیخ عن ابراھیم عن عمر الصنعانی)

بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد نہم نصف اول ص ۱۸۳

اظہار تشکر

ہم دل کے ہر گوشۂ خلوص کے ساتھ ممنون و مشکور ہیں اپنے ان تمام اربابِ علم فن وفدایانِ مسلک اعلیٰ حضرت کے کہ جن حضرات کا ''ابراق بریلی'' قسط اول کے شائع ہونے کے بعد پُر خلوص دُعاؤں اور مبارکبادیوں کا سلسلہ اک سیلاب عظیم بن کر نمودار ہوا جو ابھی تک رواں ہے۔ خصوصاً اُن حضرات کا اپنی دُعاؤں سے نوازنا جن کا وجود مسعود مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے مضبوط ڈھال بنا ہوا ہے، میرے لئے کسی عظمت سے کم نہیں۔ اُنہیں دعاؤں کا ثمرہ کہ طائرِ عشق کو نئی منزل کی جانب راہ ملی۔ نتیجتاً قسط ثانی آپ حضرات کے ہاتھ میں ہے۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

محمد شرف الدین رضوی

عرض ناشر

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

ہمارا بھلا ہے جناب رضا سے

الٰہی بھلا ہو جناب رضا کا

بطفیل مشائخ کرام بعطائے سلطان الہند قدست اسرارہم اس سے پہلے ''عرفان مذہب ومسلک'' کے جواب میں ''ابراق بریلی فی رد فتنۂ دہلی'' ناظرین اہل سنت وتبعین مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر کر چکا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ جل وعلیٰ شرف قبولیت عطا فرما کر سبب ہدایت فرمائے آمین۔

چند ماہ قبل یٰسین اختر مصباحی صاحب کی ایک تازہ تحریر ''عرفان مذہب ومسلک ''(مع اضافہ) بے معنی منظر عام پر آئی جس میں جابجا رطب ویابس الحاقی روایتوں کا سہارا لے کر اہل سنت وجماعت کے عوام وخواص کو گمراہی کے دلدل میں ڈھکیلنے کی جو ناپاک وناکام کوشش کی ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ ''ابراق بریلی'' مؤلفہ مولینا شرف الدین صاحب کے ساتھ ایک ایسے نادر تحقیقی مضمون کی اشاعت کا شرف بھی حاصل کر رہا ہوں جو مجھ گنہگار کے ایک کریم بزرگ کا ایک بہترین عطیہ ہے۔ اس مضمون میں شریعت مطہرہ کے احکام کو مدلل ومفصل بیان کیا گیا ہے۔ بہرحال ''ابراق بریلی'' قسط ثانی کے ساتھ اس مضمون کو شائع کرنا اس لئے ضروری ہوا کہ مدینۃ الاولیاء اجمیر معلّٰی میں مولینا نظام الدین صاحب مصباحی کی زیر قیادت ایک سمپوزیم ۱۹ر ستمبر ۲۰۱۳ء منعقد ہوا۔ جس میں دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور راجستھان کے مدرسے کے مدرس نے

شرکت کی۔موصوف مصباحی صاحب شاید یہ سمجھ رہے تھے کہ مدینۃ الاولیاء اجمیر معلی حق گوحق جوافراد سے خالی ہے۔معاذ اللہ! مگر الحمدللہ رب العٰلمین بطفیل معین الحق والملۃ والدین قدس سرہٗ مقامی رویت ہلال کمیٹی کے دو اہم ممبران کا اس غیر شرعی فیصلہ کے خلاف جرأت مندانہ تحریری اقدام ناقابل فراموش ہے۔ہم مسلمانان اہل سنت اس سلسلے میں حضرت مولانا مخدومی معظمی سید فرید الحسن صاحب قبلہ چشتی وحضرت مولانا مخدومی الحاج حافظ سید فیاض حسین صاحب چشتی ممبران رویت ہلال کمیٹی اجمیر شریف کے مشکور وممنون ہیں کہ ان دونوں حضرات نے اور بالخصوص مفتی اعظم راجستھان حضرت علامہ مفتی اشفاق حسین صاحب نعیمی شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور راجستھان علیہ الرحمہ کا ذکر کئے بغیر عرض ناشر مجھ ناشر کتاب کے نزدیک ادھورارہ جاتا۔جس محترم شخصیت نے تحفظ دین وشریعت کیلئے اجمیر شریف کے اُس مذاکرے میں شرکت کیلئے مذکورہ ادارے کی نمائندہ مولانا عالمگیر صاحب سے تائید کے بعد توبہ وتردید نامہ بھجوایا۔اللہ تعالیٰ مفتی اعظم راجستھان علیہ الرحمہ (متوفی ۹/ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ) کو اس پاس شرع کیلئے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے آمین!

ابراق بریلی کے مؤلف اور دارالعلوم رضائے خواجہ پبلیکیشن اجمیر شریف کے تمام مخلصین ومعاونین ومحبین کو دنیا وآخرت میں اپنے محبوب اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب مشائخ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے صدقے وطفیل بہتر سے بہتر جزا عطا فرما کر کتاب ہٰذا کو ذریعۂ ہدایت فرمائے۔آمین!

سائل دعا: ارشاد احمد مغربی

ایک کریم بزرگ کا عطیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

چلتی ریل پر فرض وواجب کی ادائیگی کے غیر صحیح ہونے کے بابت آپ پوچھتے ہیں کہ یہ مسئلہ اجماعی کیسے ہوگیا؟

جواباً عرض ہے کہ فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ نماز فرض وواجب وملحق بہ واجب کی صحت کیلئے استقرار واتحاد مکان شرط ہے یعنی یہ ضروری ہے کہ نمازی ایسی چیز پر نماز ادا کرے جو زمین پر مستقر ہو یا تابع زمین پر مستقر ہو لہٰذا اجماعاً چلتی سواری پر فرض وواجب حقیقی وحکمی بلاعذر نہیں ہوسکتے کہ استقرار علی الارض واتحادِ مکان مفقود ہے بلکہ ٹھہری ہوئی سواری پر بھی فرض وواجب ادا نہ ہوں گے۔ جبکہ سواری زمین پر نہ ٹھہری ہو یوں کہ سواری کا ایک حصہ چوپایہ پر ہو کہ اس صورت میں استقرار تابع زمین پر نہیں جیسا کہ کتبِ فقہ میں ذکر خلاف مصرح ہے۔

آپ کہ اس زمانے میں چلتی ریل پر فرض وواجب کی ادائیگی صحیح قرار دیتے ہیں۔ آپ نے دو اجماعی شرطیں اُٹھا دیں اور اس طرح خرقِ اجماع کیا۔

دوسری وجہ خرقِ اجماع کی یہ ہے کہ منع من جہۃ العباد کہ یہ معنی کہ منع اگر چند افراد کے حق میں ہو تو منع من جہۃ العباد ہے ورنہ منع سماوی ہے۔ جب کہ منع عام

ہو، یہ معنیٰ مزعوم قطعاً ایجادِ بندہ ہیں۔ کتب اصول وفقہ میں اس کا نشان نہیں کتب فقہ واصول سے ظاہر ہے کہ جس میں بندہ کے فعل کو دخل ہو وہ منع من جہۃ العباد بلفظِ دیگر عذرِ مکتسب ہے۔

اعلیٰ حضرت کی عبارت ''(ٹرین) انگریزوں کے کھانے وغیرہ کیلئے روکی جاتی ہے اور نماز کیلئے نہیں۔ تو منع من جہۃ العباد ہوا''.......... کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ خاص نماز کیلئے نہیں روکی جاتی۔ لہٰذا خاص یہی منع من جہۃ العباد ہے۔ دوسری صورت منع من جہۃ العباد نہیں بلکہ مفہوم متبادر یہ کہ اس وجہ سے نماز کیلئے نہ روکنا اختیار بندہ سے ناشی ہے۔ لہٰذا منع من جہۃ العباد ہے۔ جیسے انگریزوں کے کھانے کیلئے اگر ریل نہ روکی جاتی تو یہ اُن کے حق میں منع من جہۃ العباد ہوتا۔ احتمال غیر ظاہر کو لینا اور مفہوم متبادر کو چھوڑنا کہاں کا انصاف ہے۔ اور احتمال سے استدلال کب درست ہے؟ اور اس احتمال کے حیلے سے اس اصل اجماعی (یعنی منع من جہۃ العباد احکام میں مؤثر نہیں) کا اعتبار اُٹھا دینا اور بے دلیل اُسے منعِ سماوی قرار دے کر استقرار و اتحاد مکان کی اجماعی شرطیں اُٹھا دینا آپ کو خرق اجماع کے الزام سے بری نہیں کرسکتا۔ پھر آپ کے فیصلے سے ظاہر ہے کہ آپ نے اس مسئلہ میں قول راجح اعلیٰ حضرت کے قول کو ٹھہرایا جس کی رو سے دوسرا قول جس کو اُن کے بعض معاصرین نے اختیار کیا مرجوح ٹھہرا۔ اس زمانے میں سوائے اس احتمالِ نامحقق کے سوا کون سی دلیل آپ کے ہاتھ آگئی جس کی رو سے وہ مرجوح راجح ہوگیا۔ اعذارِ تیمم جو فتاویٰ رضویہ سے ذکر کئے ضرور اجماعی ہیں مگر یہ مسئلہ دائرہ پر منطبق نہیں۔ ایک اجماعی صورت جو اسی نمبر ۶۰ ر میں درج ہے وہ یہ کہ ''ریل میں

ہے اور اس درجہ میں پانی نہیں اور دروازہ بند ہے الخ"۔ یہ مسئلہ دائرہ پر چسپاں ہے اور یہ صورت بھی اجماعی ہے اس صورت کو چھپانا اور اس کو بروئے کار نہ لانا مسئلہ اجماعیہ کو چھوڑنا ہے۔ یہ طرز (کچھ دکھانا کچھ چھپانا) اغیار کے سیمیناروں میں شرکت کا نتیجہ ہے۔ وہ مرجوح قول جو چند معاصرین اعلیٰ حضرت کا تھا اُس زمانے میں اُس پر وہابیہ دیابنہ یا نام نہاد سنی جو مسئلہ تکفیر دیابنہ میں مخالف ہیں وہی اس پر کاربند ہیں۔ کیا اُن کا خلاف معتد بہ ہے یا خلاف متفرد قادح لی الدین ہے کیا خلاف متفرد مطلقا قادح اجماع ہے خصوصا بعد اتفاق کل خلاف متفرد کیا معتبر ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

کیا علماء سے نہ سنا افتیا بالقول المرجوح جهل وخرق للاجماع۔

وادی محسر میں مطلقا بے عذر وقوف کی اجازت نہ دی بلکہ عندالضرورت وقوف کی اجازت علامہ کاسانی صاحب بدائع کے قول کے پیش نظر دی یہ قول اگر چہ شاذ ہے مگر ایسے مذہب کا ایک قول ہے ضرورۃ ملجئہ کے پیش نظر دوسرے مذہب پر بھی عمل جائز ہے تو بضرورت اپنے مذہب میں قول غیر مشہور پر عمل حسب تصریحات فقہا بدرجہ اولیٰ جائز ہے۔ یہ نہ کسی طرح خرق اجماع ہے نہ فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت سے انحراف ہے انحراف تو اس صورت میں ہوتا جبکہ ان حضرات نے یہ تصریح فرمادی ہوتی کہ کسی ہنگامی ضرورت کے پیش نظر بھی اس قول پر عمل جائز نہیں۔ فیصلہ کی کاپی منسلک ہے۔

کسی مسئلہ اجماعیہ کی بحث برائے تائید اجماع وسد باب خرق اجماع نہ تو اس مسئلہ کو اختلافی بنانا ہے نہ اختلاف کا دروازہ کھولنا ہے۔نہ ایسی بحث کہ کوئی امر مانع شرعی بورڈ نے جب دیکھا کہ کچھ لوگ اس کے لئے مضطر ہیں کہ چلتی ٹرین پر فرض وواجب کی ادائیگی کو صحیح قرار دیں۔لہٰذا خرق اجماع کے سد باب کیلئے ناگریز حالات میں اس مسئلہ پر بحث کروائی۔ایک صاحب جو مخالف رائے رکھتے تھے ضد پر اڑے رہے اور بالآخر جب وقت نہ رہا اس مسئلہ کو دوسری نشست تک ملتوی کیا گیا۔پھر بعد کے سمینار میں وہ موجود نہ ہوئے۔اور بات ذہن سے جاتی رہی یاد آنے پر یہ فیصلہ ہوا کہ آج بھی وہی حکم ہے جو اعلیٰ حضرت کے زمانے میں تھا یعنی چلتی ریل پر فرض وواجب ادا نہ ہوں گے وقت نکلتا دیکھے تو پڑھ لے بعد میں اعادہ لازم ہے۔فیصلہ کی کاپی منسلک ہے۔

شرعی بورڈ کو یہ الزام دینا کہ بحث کا دروازہ اس نے کھولا اپنا کیا دوسرے پر دھرنا ہے جو سراسر بے جا ہے۔

ایسی ایک بحث بریلی شریف میں جانشین مفتیٔ اعظم کے گھر پر دیہات میں جمعہ کی ادائیگی کے مسئلہ پر ہوئی۔دیہات میں جمعہ باجماع ائمہ حنفیہ غیر صحیح ہے۔کثرت رائے سے اجماع کے موافق فیصلہ ہوا۔فیصل بورڈ کے اہم اراکین نے فیصلہ کے مضمون کا املا کروایا مگر کاتب فیصلہ نے عبارت کچھ کی کچھ کردی فیصل بورڈ نے اعتماد پر دستخط کئے۔حقیقت حال کی اطلاع جب ہوئی تو تصحیح ضروری لکھی گئی۔

۷۸۶
۹۲

نحمدهٗ ونصلی علیٰ رسوله الکریم

اعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم

وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ط

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

ابتدائے آفرینش یعنی روزِ اول سے ہی جب انسان نے دنیا میں وجود پایا احکام خداوندی کا حکم آیا۔ اقرارِ وحدانیتِ خدا کو لازم ٹھہرایا لیکن کلمہ توحید میں صرف اپنے نام کو ذکر نہ کیا، بلکہ اپنے محبوب بندوں کا بھی تذکرہ فرمایا، لاالٰہ الا اللہ آدم صفی اللہ کا اقرار لازم پایا، دین حق حضرت آدم علیہ السلام کی ذات سے پہچانا گیا۔

بعد اُس کے نوح علیہ السلام کو بھیجا گیا، کلمۂ توحید میں اب آپ کے نام کو ذکر کیا گیا، لاالٰہ الا اللہ نوح نجی اللہ کا حکم نازل ہوا دین حق آپ کی ذات سے متعارف ہوا۔

بعد اُس کے حضرت ابراہیم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے پرچم حق کو بلند کیا، حق و باطل میں امتیاز کیا، لاالٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ کا حکم دیا، لوگوں کو دین حق کی جانب مدعو کیا، دین اب ابراہیم علیہ السلام کی ذات سے پہچانا گیا، یہ موضوع طویل صفحات کا مقتضی ہے۔

مختصر یہ کہ انبیاء و مرسلین علیٰ نبینا و علیہم الصلاۃ والتسلیم تشریف لاتے رہے، دین کی

تبلیغ فرماتے رہے اور ہر نبی ورسول جنہوں نے دین کی تبلیغ فرمائی دین اُنہیں کی ذات سے پہچانا گیا۔ پھر خاتم النبیین، نبی آخرالزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔حق کو دنیا میں واضح فرمایا، پرچمِ اسلام کو عالم میں لہرایا،لآالٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کا حکم صادر فرمایا اور دین اسلام کے پرچم کو بلند فرمایا۔ چونکہ خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والتسلیم کی آمد کے بعد انبیاء ومرسلین علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کی آمد کا سلسلہ ختم ہوا۔تو آپ کی زبانِ حق ترجمان سے علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل کا مژدۂ جانفزا صادر ہوا۔جس کی تفصیل حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت یوں بیان فرماتے ہیں۔

اچھا اب ادھر ملاحظہ ہو۔ہجرت کا گیارھواں سال ہے۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ مسندِ خلافتِ راشدہ پر جلوہ افروز ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظاہری آنکھوں سے چُھپے ہوئے دو تین مہینے ہوئے ہیں۔تمام قبائل عرب میں ارتداد کی آگ ایسی لگی ہوئی ہے کہ الامان، الحفیظ۔

ایک طرف سجاح مدعیۂ پیغمبری ہے تو دوسری طرف یَمامَہ میں مُسَیلِمَہ کذّاب مدعی نبوت۔تیسری طرف طُلَیحہ بن خُوَیلِدْ منکرِ زکوٰۃ۔غرض کہ ہر چہار طرف یہ بلائے ناگہاں پھیل گئی ہے اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح نورِ الٰہی کو بجھا دیں کہ وہ خدائے برحق جس کا وعدۂ حقہ ہے۔وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ (اللہ تو اپنے نور کو روشن ہی فرمائے گا۔اگرچہ کفار کو برا لگے)

وہ خدا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو اس بات پر مقرر فرماتا ہے کہ نورِ الٰہی کے

بجھانے والوں کواسی نور کے شرارے سے بھسم کردیں۔ چنانچہ ویسا ہی ہوتا ہے اور تمام مرتدین یا توبہ کرتے ہیں، یا جہنم میں مکان تیار کراتے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ اُسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے۔

اور آیئے! ملاحظہ ہو کہ فلسفۂ یونانیہ مسلمانوں میں شائع ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے مذاہب باطلہ کا شیوع ہوتا ہے۔ سیکڑوں مذاہب برساتی کیڑوں کی طرح نکل پڑتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نورِ الٰہی کو بجھادیں۔ کہ اللہ جو فرما چکا ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ (اللہ تو اپنے نور کو غالب ہی فرمائے گا۔ اگرچہ کفار کو ناگوار ہو۔) وہ اپنے بندوں متکلمین عظام کو نورِ الٰہی کی حمایت کے لئے کھڑا کردیتا ہے کہ اُنھیں کا فلسفہ اُنھیں کے مونھوں پر پٹک دیتے ہیں۔ اور سارے فلسفہ کو باطل کر کے دکھا دیتے ہیں یہ کیا ہے؟ یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے۔

اب آیئے میں آپ کو ۴۹۱ھ سے ۵۲۲ھ تک کا منظر دکھاتا ہوں۔ تمام اقوام یورپ متفقہ قوت سے جمع ہو کر اسلام کے مقابل آئے ہیں اور بہت کچھ فتوحات بھی حاصل کیں ہیں۔ اسلام میں تنزل آ گیا۔ عیسائی اقوام چاہتی ہیں کہ نورِ الٰہی کو بجھادیں کہ یکایک خدائے برتر و برحق جو فرما چکا ہے۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ (اللہ تو اپنا نور کامل فرمائے گا اگرچہ کفار کو برا معلوم ہو) وہ سلطان عماد الدین زنگی کو خدمت اسلام پر مقرر فرماتا ہے۔ تمام عیسائی اقوام کے دانتوں پر پسینہ آجاتا ہے اور تمام عیسائی اقوام مغلوب ہو جاتی ہیں۔ اسلام کا عروج ہوتا ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے۔

اور ملاحظہ ہو۔ ۶۰۶ھ ہے۔ تاتاری وحشی قوم اسلام پر حملہ آور ہوئی ہے۔ یہ لوگ ایسے سنگ دل ہیں کہ ان کا بادشاہ چنگیز خاں یہ کہا کرتا ہے کہ دھوپ میں آدمیوں کے خونوں کی دھاریں اُڑتی ہوئی میرے دل کو نہایت اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ ان کو رسد کی ضرورت نہیں۔ جہاں کہیں لڑائی ہوئی، آدمیوں کا گوشت بھون بھون کر خود کھا گئے۔ اور رانیں گھوڑوں کو ڈال دیتے ہیں۔ وہ رانوں کو چبا جاتے ہیں۔ اللہ اکبر! ایسا سخت حادثہ واقع ہوتا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی بنا کیوں کر ہوئی اس کی تشریح کر دوں۔

مسلمانو! واقعہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد تھا۔ اترکوا الترک ماترکوکم۔ (تاتاریوں سے چھیڑ مت کرو جب تک وہ تم سے مزاحم نہ ہوں)

اُن دنوں میں وسط ایشیا کا سلطان جلال الدین خوارزمی ہے۔ چینی تجار کی آمد و رفت اس کے ملک میں ہے۔ محمد خوارزم شاہ نے چند چینی تاجروں کو قید کر کے ان کا مال واسباب بیچ ڈالا۔ چنگیز خاں نے حکم بھیجا کہ اُن کا مال اُن کو دے کر چھوڑ دو۔ سلطان جلال الدین نے اُن قاصدوں کو داڑھیاں مُنڈوا کر نکال دیا۔ اب کیا تھا۔ بلائے ناگہانی کی طرح تاتاری ٹوٹ پڑے۔ خوارزم شاہ تو کہیں غائب ہے۔ نہیں معلوم کہ زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان، عورتیں سب کو قتل کیا جا رہا ہے۔ سمرقند، ماژندراں ، رے، ہمدان، قزوین، دربندشواں، خچاق، روس خراسان، فرغانہ، ترمذ، بخارا، مرو، نیشاپور، خوارزم، موصل، سنجار، خلاط، بغداد مقدس، شام وغیرہ تمام بلاد اسلامیہ برباد کیے جا چکے ہیں۔ ہزار ہا اولیاء وعلماء وفضلاء شہید کیے گئے

ہیں۔ٹڈی دل کی طرح تمام مقامات میں غلبہ ہوتا چلا جاتا ہے۔تاتاری چاہتے ہیں کہ نور الٰہی کو بجھادیں۔آخر مصر پر حملہ کرتے ہیں۔ ۶۵۸ھ کا زمانہ ہے۔۲۵/ماہِ رمضان ہے۔جس مقام پر جالوت سے حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کی لڑائی ہوئی تھی اور جالوت کو جہنم رسید کردیا تھا،اُسی مقام پر خاندانِ مملوکان سے لڑائی ہوتی ہے۔کہ یکا یک خدائے قدوس

جو فرما چکا ہے۔وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ. (اللہ تو اپنے نور کو کامل ہی فرمادے گا۔اگرچہ کفار اپنے غیظ میں جل جائیں) وہ خدا خاندانِ مملوکیہ کو ان پر غلبہ دیتا ہے اور تاتاریوں کا قدم پیچھے ہٹتا ہے۔دمشق وغیرہ مسلمانوں کے قبضے میں آتا ہے۔

اور آگے تشریف لے چلئے۔۶۶۳ھ ہے۔تاتاریوں کی فتوحات کامل ہو چکی ہیں اور چین سے لے کر مصر،اور سندھ سے لے کر پولینڈ واقع روس تک اُن کے تسلط کا ڈنکا بجنے لگا۔کسی کو چوں وچرا کی طاقت نہیں ہے۔ہر وقت یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ دیکھیں کس وقت اسلام چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں۔ناگاہ خدائے جبار جل جلالہٗ،جس کا فرمان واجب الاذعان ہے۔وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ. (اللہ تو اپنے نور کا غلبہ ہی ظاہر فرمائے گا۔اگرچہ کفار کو غصہ کی آگ جلا کر خاک کردے) وہ خدا اُس مایوسی کے عالم میں اپنے نور کی شعاعیں چاروں طرف پھیلانا شروع کردیتا ہے۔یہاں تک کہ ۷۰۳ھ آگیا ہے۔خدابندہ (خربند) بن ارغد تخت نشین ہوتا ہے۔اور مسلمان ہو کر اسلام کو رواج دیتا ہے۔اور اس کا لقب غیاث الدین مقرر ہوتا ہے۔تاتاری مسلمان ہونا شروع ہوتے ہیں اور تاتار میں اسلام شائع ہو رہا ہے۔یہ کیا ہے؟ یہ اُسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ

ہے۔

اب میرے پیارے برادرانِ گرامی! اسی چودھویں صدی کا منظر ملاحظہ ہو۔ فرقۂ دیوبندیہ خَـذَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اس بات کی کوشش میں رہے کہ نورِ الٰہی کو اپنے مونہوں سے بجھادیں۔ خدا کو صاف لکھدیا کہ معاذ اللہ!

''اس کا جھوٹا ہونا درست ہوگیا۔ اُس کو صراحۃً جھوٹا کہنے والا مسلمان، سُنی، صالح ہے۔ اس کو کوئی سخت لفظ نہ کہنا چاہیے''۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صراحۃً لکھ دیا کہ۔

''شیطان سے کم علم رکھتے ہیں۔ ان کو اتنا ہی علم ہے جتنا ہر پاگل چوپائے کو ہوتا ہے۔ اُنھوں نے اردو زبان مدرسہ دیوبند سے سیکھی۔ اُنھوں نے گنگوہی کے لیے روٹی پکائی، اُن کا مرتبہ اتنا ہی ہے جتنا بڑے بھائی کا اُن کا ذکرِ میلاد اگرچہ بروایاتِ صحیحہ ہو بدعت سیئہ ہے، کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اُس سے بدتر ہے، نماز میں اُن کا خیال آنا گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے، خدا کے آگے اُن کا مرتبہ چوہڑے چمار بلکہ ذرّے سے بھی کم تر ہے''۔ (معاذ اللہ رب العٰلمین)

یکا یک خدائے برتر و برحق جس کا ارشاد عالی ہے وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ. (اللہ تو اپنے نور کو غالب ہی کر دے گا۔ اگرچہ کفار کتنے ہی جلیں) وہ اپنے نور کی حمایت کے لیے اپنے ایک خاص بندے کو کھڑا کر دیتا ہے جو ایک ہی حملہ میں اُن کا قلع قمع فرما دیتا ہے۔ حرمین طیبین میں اُن کی تذلیل و تکفیر ہوتی ہے۔ تمام علمائے کرام حرمین شریفین اس کی مدد کرتے ہیں۔ اُس کو اپنا امام، سردار، مجدد مانتے ہیں۔ اس سے اجازتیں

حاصل کرتے ہیں۔ اور دیوبندیوں کی نسبت نام بنام بالاتفاق تحریر فرماتے ہیں کہ مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ (جو ان دیوبندیوں کی ان باتوں پر مطلع ہو کر اُن کے کافر ہونے، اُن کے عذاب دیئے جانے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے) یہ کیا ہے؟ یہ اُسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے۔

کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف [ا] طبع ہو چکی ہے۔ مطبع اہل سنت بریلی شریف سے بقیمت ۱۲ ارمل سکتی ہے۔ اس کی تعریف کیا ہو سکے۔ ہاں ہاں اُس بندۂ برگزیدۂ خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ منکروں سے کہہ دو کہ اپنے کانوں کے سوراخوں میں اُنگلیاں گھسیڑ لیں۔ ورنہ اُن کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے۔ حاسدوں سے جتا دو کہ اندھے بہرے، بن جاؤ۔ ورنہ اُس کے مبارک نام کی ہیبت سے تمہارے کلیجے شق ہو جائیں گے۔ وہ کون ہے؟ ہاں ہاں وہ وہ ہے، جس کا نیزۂ قلم یادگارِ ذوالفقار، اُس کا ایک ایک جملہ صولتِ فاروقیہ کا پرتو، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا عاشق، سیدنا غوث اعظم کا سچا نائب، سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا سچا جانشین، وہ دین وسنت کا حامی، اسلامی بنیادوں کو مظبوط کر دینے والا، کفر کے قلعوں کو ڈھا دینے والا، حاملِ لوائے قادریت، موصل ببارگاہِ غوثیت، صاحبِ حجتِ قاہرہ، آیتِ الٰہیہ باہرہ، مجدد مأۃ حاضرہ، مؤیدِ ملتِ طاہرہ، سیدنا و مرشدنا و ملاذنا و معاذنا، کنزنا و ذخرنا لیومنا و غدنا، اعلیٰحضرت عظیم البرکت، مولوی، حاجی، حافظ، قاری، مفتی، مولانا محمد احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ متع اللہ الاسلام والمسلمین ببرکاتہم۔ اللہ تعالیٰ اس کا بول بالا کرے، اُس کے اعداء کا منہ کالا کرے۔ اُس کے غلاموں کی نصرت غیب سے فرمائے۔ ہم کو اُس کے مبارک

قدموں پر قربان کردے۔قیامت کے دن ہمارا حشر اُس کے گروہ میں کرے۔اس کے پیچھے پیچھے ہم کو بھی جنت میں داخل کرے۔اُس کی اولاد میں وہ چراغ روشن فرمائے جو عالم کو ہمیشہ روشن وتاباں کرتے رہیں۔اور نورِ الٰہی کے بجھانے والوں کی سرکوبی کرتے رہیں۔آمین۔

اے سُنیاں را مقتدا یا سیدی احمد رضا
بر کافراں تیرِ قضا یا سیدی احمد رضا

اندھوں کو بینا کردیا بہروں کو شنوا کردیا
دینِ نبی زندہ کیا یا سیدی احمد رضا

بھاگے ترے آگے سے کیسے دُم دبا کر سب خبیث
محشر نما حملہ ترا یا سیدی احمد رضا

باغِ رضا پھولا پھلا یارب رہے تا روزِ حشر
سب کی یہ ہے دل سے دعا یا سیدی احمد رضا

تیرا عبیدِ پُر خطا میں،تو ہے عبد المصطفیٰ
اور مصطفیٰ عبدِ خدا یا سیدی احمد رضا

(''رادّ المہند علی النّھیق الانہق المفنّد'' مصنفہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ
ناشر دار العلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی ہتائی اجمیر مقدس)

لہٰذا اب دینِ اسلام چودھویں صدی ہجری سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ذات سے پہچانا گیا۔

امام صاحب احساسات کے دلدل میں:

ابھی ابراق بریلی کی قسط ثانی تالیف وترتیب کے مراحل سے گزر رہی تھی کہ اطلاع ملی امام صاحب (لیسین اختر مصباحی) کی محنت ومشقت کی بدولت ایک اور اضافہ منظرِ عام پر آیا ہے۔ لہٰذا اس کی تالیف کو وہیں پر موقوف کر کے سرِ دست اُس کا محاسبہ کیا اور اس نامکمل کو اسی کے ساتھ ضم کردیا۔

اِمامِ موصوف کے رسالے کا مطالعہ کرنے کے بعد ایک اندازہ یہ بھی ہوا کہ اُن کا قلم دلائل وبراہین کی فصیل شہر سے گذرتا ہوا اکثر ظنون واوہام کے صحرا میں بھٹک جاتا ہے۔ پھر ایسا طریقِ راہ اختیار کرتا ہے گویا علم کو سلب اور عقل کو ماؤف کردیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو ''عرفانِ مذہب ومسلک'' (بے اضافہ) کے صفحہ نمبر ۲۴ رپر لکھتے ہیں۔

''کبھی کبھی ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ بے جا تشدد بلکہ تحمق کے حامل کچھ انتہا پسند افراد نے اپنی جہالت وحماقت اور اپنی تنگ نظری وکج فکری سے اپنے دل ودماغ میں کوئی ایسا مسلک پال رکھا ہے کہ اکابر واسلافِ اہل سنت کی ہدایات وارشادات کو بھی وہ لائق اعتنا وقابلِ عمل نہیں سمجھتے''۔

اب کون (بزعم خویش) رئیس القلم صاحب کو سمجھائے کہ احساسات کا تحقیقات کی دنیا میں کوئی اعتبار نہیں بلکہ اُس کو ذکر کرنا ہی کج فہمی ہے ورنہ پھر مجھے اجازت دیں میں بھی آپ کی ذات سے متعلق اپنے تمام احساسات بھی سُپردِ قلم کروں۔

کہ آپ کا یہ رسالہ پڑھ کر محسوس ہوتا ہے دہلی میں آپ کا مرتدین وہابیہ دیابنہ سے میل جول ضرور ہے، آپ کو اُن کے یہاں آنا جانا منظور ہے اور اُن کے ساتھ

اُٹھنا بیٹھنا مقبول ہے اور یہ بھی خوب محسوس ہوتا ہے کہ اُن کے خزانے اور تجوریوں کے دروازے آپ پر کُھلے ہوئے ہیں، یہی سبب ہے کہ آپ اس رسالے (عرفانِ مذہب ومسلک) کے مؤلف بنے ہوئے ہیں وغیر ذالک۔ کیونکہ محسوس تو کچھ بھی ہوسکتا ہے ۔مثلاً! آپ کے کسی مقتدی کو محسوس ہوا آپ امامت کے لائق نہیں تو کیا آپ اس احساس کی بناپر معزول کر دیئے جائیں گے؟ اور پھر وہ اپنے اس احساس کو چھپوا کر عوام الناس میں تقسیم بھی کر سکتا ہے کہ امام صاحب امامت کے لائق نہیں؟ لیکن پھر بھی آپ کے اس فرمان کو ''کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے'' بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ آپ کا لامحدود مطالعہ ہی مطالعہ ہے۔

فہم مصباحی طریقۂ تبلیغ سے عاری

اس کا ذکر بھی نہایت ضروری ہے کہ اکابر و اسلاف اہل سنت کا دورِ حاضر کے فتنۂ عظیم نجدیت و وہابیت اور ان سب کی معجون مرکب فتنۂ صلح کلیت کے پیشِ نظر ملک کے مختلف مقامات پر تقاریر کرنا بھی امام صاحب کے خودساختہ طریقۂ تبلیغ پر کھرا نہ اُترا۔ ملاحظہ ہو (بے اضافہ) صفحہ نمبر ۱۱ پر رقم طراز ہیں۔

''یہ طریقہ نہایت افسوسناک اور باعثِ شرم ہے کہ حاضرین وسامعین کی صحیح دینی رہنمائی اور جن مقامی مسائل کے پیشِ نظر اُنہیں ضروری ہدایت درکار ہے اُن سے بے اعتنائی کرتے ہوئے کوئی شخص اپنی رٹی رٹائی تقریریں ہندوستان کے ہر صوبہ وشہر وضلع میں سُناتا پھرے۔''

امام صاحب! پہلے تو یہ بتلایئے کہ وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، صلح

کلیوں وغیرہم کاردا اور اُن کی بیخ کنی کیا صحیح دینی رہنمائی نہیں؟ اور اُن کے رو سے کیا کوئی بیش بہا فائدہ حاصل نہیں؟۔ پھر اس سے مطلع فرمایئے کہ" رٹی رٹائی تقریر" سے آپ کا کیا مقصود ہے......؟ چودہ سو سال سے بیشتر کا زمانہ ہوا کہ مسلمانانِ اہل سنت وہی قرآن عظیم واحادیث کریم رٹتے چلے آئے، وہی احکامِ شریعت جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمائے پڑھتے دبیان کرتے چلے آئے اور انشاء اللہ العزیز یہی قرآن واحادیث واحکامِ شریعت حفظ کر کر کے یا آپ کے بقول رٹ کر قیامت تک بیان کرتے رہیں گے۔ ایسی نئی نویلی صلح کلیت مزاجی اپنے پاس ہی رکھئے بلکہ خود بھی احتراز واجتناب کیجیے۔

رہا مقتضائے وقت کے اعتبار سے ایک موضوع کو متعدد بار بیان کرنا تو جناب! یہ تو سنتِ الٰہی ہے کہ اللہ ربُّ العزت نے خود ایک مضمون کی آیات متعدد مقام پر نازل فرمائیں تو کیا آپ معاذ اللہ، اللہ رب العٰلمین یا قرآن مبین پر اعتراض کر سکتے ہیں؟ جیسا کہ مردود خرسید نے قرآنی آیت فبأیِّ الاءِ ربکما تکذبٰن کے تعلق سے لکھا ہے کہ یہ خلافِ ادب ہے (معاذ المولیٰ تعالیٰ)

اور پھر طرفہ یہ کہ ایک ہی مضمون کا رسالہ "عرفانِ مذہب ومسلک" کو ہندوستان میں فروخت کیا گیا، حقیقتاً تو اُسکی کہیں ضرورت ہی نہیں کہ صرف نقصان ہی نقصان ہوا پھر بھی اگر آپ کے ذہنِ خاطی کی مان لیں تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس مضمون کے رسالے کی کہاں ضرورت تھی؟......اور پڑھنے والے کس مزاج ومعیار کے تھے، کن مسائل میں اُن کی رہنمائی کی ضرورت تھی؟ ان سب سے بے اعتنائی کرتے ہوئے آپ نے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اپنی کتاب کو طلبہ اور اپنے متعلقین کے ذریعے

فروخت کروایا تو کیا آپ کا اپنے ہی قول کے اعتبار سے پیشہ ورانہ وتاجرانہ طریقہ نہ ہوا......؟ لہٰذا آپ کو جلد از جلد اپنی اصلاح کر لینی چاہیے تا کہ ملت وجماعت اس پیشہ ورمؤلف وتاجرانہ ذہنیت سے جلد از جلد نجات پاسکے۔

قارئین کرام! اب آیئے تاریخ کی روشنی میں دیکھتے ہیں بے دینوں، بدمذہبوں، مرتدوں کے رد اوراُن پر شدت وغلظت سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں اور کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی ایک انتہائی قیمتی اور اہم تحریر پیش کی جاتی ہے۔

"وہابیوں......نیچریوں......قادیانیوں......وغیرہم گمراہوں......مرتدوں......کا زور گھٹا یا نہیں؟......اس کے جواب میں یہ صلح کلی حضرات تو یہی کہیں گے کہ......"ہرگز نہیں گھٹا"......لیکن اس کی سچی کیفیت کسی انصاف شعار واقف کار سے پوچھنا چاہیے کہ......عبدالوہاب نجدی کی ذریت پر جو سختی کی گئی ہے اس کا کیا اثر ہوا۔ اگر وہ سختی نہ کی جاتی تو کیا اثر ہوتا؟

اگر ترکی سُلطان سلیم ثالث اور محمد علی پاشا خدیو مصر رحمۃ اللہ علیہما کی طرح تمام موجودہ اسلامی سلطنتیں بھی مِل کر نجدیوں کی موجودہ حکومت خبیثہ پر سختی کرتیں تو کیا شیاطینِ نجدیہ کے ہاتھوں مآثرِ متبرکہ کی پامالی اور مزاراتِ مقدسہ کی بے حُرمتی ہوتی؟ کیا حرمین طیبین طهرهما الله تعالیٰ عن رجس النجدية اهل الشين میں وہابیت ونجدیت کی زبردست تبلیغ کا بے ایمان نجدیوں کو موقع ملتا، کیا حضرات علمائے کرام وساداتِ عظام مُجاورین بیت الحرام ومدینۃ النبی علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام یونہی کس مپرسی کے عالم میں شہید اور جلاوطن کیے جاسکتے؟ ......اور......

جس وقت دہلی میں اسمٰعیل دہلوی نے طوفانِ بے تمیزی پھیلایا اگر اُس وقت اُن پر کامل سختی نہ کی جاتی تو کیا ایک عالم گمراہی سے محفوظ رہ سکتا؟ اسی سختی کا ایک نتیجہ ظاہر ہوا کہ اُس کو دہلی چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔

اس کے بعد جس بدمذہب نے سر اُٹھایا اگر اس پر سختی نہ کی جاتی تو کیا مذہب اہل سنت کو صریح نقصان نہ پہنچتا......... اگر سرگروہِ غیر مقلدین نذیر حسین دہلوی پر مکہ معظمہ میں سختی نہ کی جاتی، قید نہ کیے جاتے تو کیا اس وقت وہاں کے پوشیدہ غیر مقلدین جو ہندوستان سے وہاں جا کر بس گئے تھے مکہ معظمہ چھوڑ سکتے تھے..... کیا اگر غیر مقلدوں پر سختی کے ساتھ رد نہ کیا جاتا تو عوامِ اہل اسلام حدیث وقرآن کے نام سے سخت دھوکے میں نہ پڑ جاتے،..... کیا اگر نیاچرہ کے رَدّ میں سختی نہ کی جاتی، رسالہ نورالآفاق'' ورسالہ ''امدادالآفاق'' ورسالہ ''تائید الاسلام'' وغیرہا کتب وتحریرات کی مرتد اکفر پیرِ نیچر کے رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' کے رد میں اشاعت نہ کی جاتی تو ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد کا یہ قدیم سچا دینِ اسلام ہندوستان میں باقی رہ جاتا،..... کیا اگر قادیانیوں کے رد میں سختی نہ کی جاتی تو ہندوستان کے کلمہ گویوں کی اکثریت دجّال قادیانی کی جھوٹی نبوت کا کلمہ پڑھتی نظر نہ آتی؟

صلح کلیوں کے نزدیک اگر یہ باتیں پُرانی ہو چکی ہیں تو ذرا حضور پُرنور آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہل سنت مجدد اعظم فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ عبدالمصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کی سوانح مقدسہ کو بنظر انصاف دیکھیں......کہ.....ایک طرف شش امثالیوں اور ہفت خواتم والوں کا شدید

فتنہ اُٹھتا ہے ......دوسری سمت تفضیلیوں ، چہرتوحیدیوں کا فسادِ عظیم پھیلتا ہے......ایک جانب دیوبندیت ووہابیت کے طوفان اُٹھتے ہیں......دوسری جانب ندویت ونیچریت کے سیلاب آتے ہیں ......ایک سمت سے قادیانیت وچکڑالویت کی کفری گھٹائیں چھاتی ہیں......دوسری طرف ارتداد کی آندھیاں زوروشور سے آتی ہیں......فتنوں کی اندھیریاں گھیر لیتی ہیں......بدمذہبوں بے دینوں کی تاریکیاں محیط ہوجاتی ہیں.......پھر.......جلالِ الٰہی کے مظہر.......جمالِ مصطفوی کے آئینے......سرکارِ غوثیت کے نائب......امامِ اعظم کے وارث.......حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کیا کیا؟........خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بھروسہ کرکے...... یارسول اللہ کہہ کر لسانی وبیانی جہاد کے ہوشرُبا معرکے میں وہ شیرِ خدا کا شیرِ دلیر کود پڑا......اور......اپنے نیزہ کافر شکار کی قاہر مار سے اسلام وسنیت کے دشمنوں کے دلوں میں غار کر دیے......اُن کے قلب وجگر کے زخم وار سے پار کر دیئے......کہ......اُن کے حمایتیوں کو چارہ جوئی کے وار نہ رہے۔

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

اعدائے اسلام ودشمنانِ سُنیت نے ناپاک اخباروں، نجس رسالوں، گندی دوورقیوں، گھنونی چوورقیوں میں ملعون پروپیگنڈے بھی کیے، دُشنام بازیوں، فحاشیوں کے خبیث مظاہرے بھی کیے، مقاطعے بھی کیے، دھمکیاں بھی سُنائیں، گیدڑ بھبکیاں بھی دکھائیں.......مگر........دینِ اسلام کے اس مجددِ اعظم نے مرعوب ہوکر، کسی لالچ میں آکر معاذ اللہ اُن خُبثاء سے دوستانہ، یارانہ، برادرانہ نہ منایا، اُن کی طرف محبت ومودت کا ہاتھ نہ

بڑھایا۔ بلکہ اسلام وسنیت کے خورشیدِ درخشاں وبدرِ تاباں کے عالم افروز چہروں سے ظلمت وکفر وضلالت کے بادل ہٹادیے۔ دُنیائے اسلام کو خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی عزت وعظمت، سچی اُلفت ومحبت کے جلوے دکھادیے۔ ہر گمراہ بدمذہب ہر مرتد وبے دین کی ضلالات وخباثات کے پرخچے اُڑادیے۔ ہر باطل پرست کے جھوٹے دمدمے مٹادیے۔ مسلمانانِ اہل سنت کو الحبُّ فی اللہ والبغض فی اللہ کے شرابِ طہور کے چھلکتے ساغر پلادیے۔ لاکھوں مسلمانوں کو صُلحِ کلیت کے جہنم سے بچاکر اسلام وسنیت کی صراطِ مستقیم پر اُن کے قدم جمادیے...... للہ انصاف! اگر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اِن بدمذہبوں، بے دینوں کے رد میں قرآنِ عظیم وحدیث شریف کی بتائی ہوئی شدت پر عمل نہ فرماتے تو آج کیا ہندوستان میں اُس ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم سچے دینِ اسلام ومذہب اہل سنت کے سچے، نشان نظر آتے؟ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(ردِ صلحِ کلیت ماخوذ از مختصر فتاویٰ حشمتیہ ناشر رضائے خواجہ پبلیکیشن اجمیر شریف ص ۵۶۵)

یونہی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور آج تک علمائے اہل سنت بدمذہبوں بے دینوں کا رد بیان کرتے چلے آئے۔ جیسا کہ وصایا شریف میں واضح طور پر بیان فرماتے ہیں کہ ”یونے چودہ برس کی عمر سے یہ بتاتا چلا آیا“۔ الخ جو کہ غالباً آپ کی نظر سے بھی گذری ہوگی۔

کمال حیرت ہے کہ ”عرفان“ بے اضافہ صفحہ نمبر ۱۱ پر لکھتے ہیں۔

”آج کل جو لوگ قلتِ علم ومطالعہ اور ناقص تجربہ ومشاہدہ کی وجہ سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں

کہ جب تک اپنے بیان وخطاب کے ذریعے کسی فرقۂ باطلہ کے اساطین کو بار بار خبیث مردود وکافر ومرتد نہ کہا جائے اُس وقت تک ردِ فرقۂ باطلہ کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا ہے"۔

حالانکہ ماقبل میں اسی رسالہ کے صفحہ نمبر ۹ ر پر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول "تولا بے تبرّا نیست ممکن" نقل کر کے لکھتے ہیں....."یعنی جب تک خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ رکھی جائے اُس وقت تک خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہی نہیں ہو سکتی".....اور پھر صفحہ نمبر ۱۰ ر پر حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا قول نقل کرتے ہیں کہ جن بدمذہبوں بے دینوں کو معاند وہٹ دھرم پائیں اُن کے کفر وضلال پر حسب وسعت وبقدرِ ضرورت پوری طرح شدت وغلظت کے ساتھ رد وطرد فرمائیں"...

تو اب امام صاحب کے نزدیک یہ حضرات اور تمام اکابر اہل سنت جو فرقۂ باطلہ کے اساطین کا شدت وغلظت کے ساتھ رد فرماتے رہے وہ سب قلتِ علم ومطالعہ اور ناقص تجربہ ومشاہدہ کی وجہ سے یہ سمجھ بیٹھے تھے آج آپ اُنہیں طریقۂ تبلیغ سے آشنا فرمائیں گے۔معاذ المولیٰ تعالیٰ۔ پھر دیکھئے کہ امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کیسا صاف ارشاد فرما رہے ہیں "تولا بے تبرا نیست ممکن" یعنی اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت والفت بغیر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر تبرا یعنی برا کہے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اللہ اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں پر تبرا کی کوئی حد مقرر فرما کر مقید نہ فرمایا بلکہ مطلق ہی رکھا۔ کہ تا قدرِ قدرت جتنا ہو سکے اُن کا رد اُن کو کافر ومرتد، مردود وخبیث غرض

جتنا تبرا ہو سکے کرے کہ بغیر اُس کے محبت ممکن ہی نہیں۔ لیکن پھر بھی امام صاحب کے اس فرمان کو کہ ''ناقص تجربہ و مشاہدہ کی وجہ سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں'' کو بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ آپ کا لامحدود مطالعہ ہی مطالعہ ہے۔

قارئین کرام! یہاں تک ہمارا روئے سخن ''عرفان'' بے اضافہ سے متعلق تھا، اب ''عرفان'' مع اضافہ کی جانب رجوع کرتے ہیں۔

اجتماع نقیضین کی اعلیٰ مثال

امام صاحب! قربان جاؤں آپ کے نام علم پر کہ اجتماع نقیضین کی اعلیٰ مثال جو آپ نے پیش کی ہے نہ کسی رسالے میں دیکھی نہ کسی کی زبانی سُنی ہے ہاں آپ کے رسالے میں ضرور پڑھی ہے جو آپ نے ص ۷۸ پر عبارت نقل کر کے یہ فکر دینے کی کوشش کی ہے کہ۔

''جو مجلس میں وعظ کہے گا یا حلقے میں درس دے گا یا خلوت میں فتویٰ تحریر کرے گا اپنے فرض سے کسی طرح سبکدوش نہیں ہوگا''۔

بلکہ آپ کی فکر تو یہ بھی کہہ رہی ہے کہ ''آپ اس عقیدے کو چھوڑ دیجیے'' قرآن وسنت سے رُخ موڑ لیجیے، پھر طرفہ یہ کہ ایک ہی صفحہ بعد علامہ ارشد القادری علیہ رحمۃ الباری کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ آپ ہی اپنی گذشتہ فکر پر بم گراتے ہیں ملاحظہ ہو علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں.........''اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی کی عبقری شخصیت کا مطالعہ کیجئے اُن کی زندگی میں چند کتابے ودوات وقلمے کے سوا تقریر و خطابت کی کوئی گھن گرج آپ نے دیکھی ہے؟''.......غور سے دیکھئے آپ ہی کی

نقل کردہ عبارت بتارہی ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کتاب ،دوات وقلم کے ذریعے حجرے میں بیٹھ کر تبلیغ فرمائی ہے، کبھی فتویٰ تحریر کیا، کبھی حلقہ میں درس دیا، تو کبھی مجلس میں وعظ کہا جس کو حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان نے ملفوظ شریف میں محفوظ کیا۔اب آپ ہی بتلائیے کہ آپ کی کس بات پر عمل کیا جائے اور کس بات کو بے دخل کیا جائے۔یہ تو اجتماعِ نقیضین ہے جو کہ صریح البطلان ہے۔مگر آپ کے لئے تو نقیضین کو جمع کرنا آسان ہے۔یقیناً آپ نے بابِ علم پر اجتماعِ نقیضین کا ایسا گل بوٹہ کھلایا ہے جس کو اگر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ ملاحظہ فرماتے تو ضرور حیران وششدر رہ جاتے۔

تاریخ کے صفحوں میں دیکھا نہ سُنا ہے

وہ باب میرے عہد کے انساں نے لکھا ہے

صفحہ نمبر ۸۷ رسے آپ نے جو صاحب زلزلہ رئیس القلم علیہ الرحمہ کی تحریروں سے اپنی تعریف کے تعلق سے اقتباسات پیش کئے ہیں آپ کی حوصلہ افزائی اور حوصلہ شکنی دونوں پر مبنی ہیں۔کیا ہی اچھا ہوتا کہ کوئی آپ کی قلمی خدمات کے حوالے سے آپ پر لکھتا،اور رئیس القلم علیہ الرحمہ کے یہ کلمات ثبوت میں لاتا،عوام الناس کو آپ کے علم سے روشناس کراتا،نہ جانے کب سے محدود فکر وخیال یہیں آکر ٹھہر جاتے کہ کوئی تو ایسا پیدا ہوگا، جو میری ذات کی نمائش کرائے گا،صاحب زلزلہ علیہ الرحمہ کی اِن تحریروں کو دیمک کی خوراک ہونے سے بچائے گا،مگر افسوس جب کوئی ایسا لکھنے والا نہ ملا،خوابِ قدیم کو شرمندۂ تعبیر کرنے والا نہ دکھا،تو آپ کے صبر کا پیمانہ آخر کار چھلکنے لگا اور آپ مزید کسی کا انتظار کیے بغیر لکھنے

پر مجبور ہو گئے اب ایسے عالم میں آپ کا شاکی ہونا تو فطری اور لازمی امر تھا۔

ثنائے خود بخود گفتن ترا صائب نمی زیبد

چوں زن پستانِ خود مالد حظوظِ نفس کے یابد

گر چہ وقت دسترس سے باہر ہو چکا ہے اب بھی آپ مجھے اشارہ کر دیں فقیر اس امر کو پایۂ تکمیل تک لے جانے میں تکسل نہ کرے گا، آئینۂ راستی کے ساتھ آپ کی علمی خدمات کو عوام کے سامنے پیش کرے گا۔ (جس کا حق کسی حد تک فقیر ادا کر چکا ہے)

امام صاحب کی تہذیب

قارئین کرام! غور کریں امام صاحب ''عرفان'' مع اضافہ کے ص ۱۶۱ر پر یوں رقمطراز ہیں .... ''خشت بازی کرنے والے افراد اب اپنی خیر منائیں اُنہیں مسکت اور دنداں شکن جواب ملے گا مگر نہایت مہذب اور شائستہ''۔

اب ذرا امام صاحب کی تہذیب اور شائستگی بھی ملاحظہ کرتے چلیں جس کو دیکھ کر آپ خود فیصلہ کریں گے کہ امام صاحب کے نزدیک تہذیب اور شائستگی کیا ہے اور وہ کس تہذیب کی بات کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو ''عرفان'' بے اضافہ کے صفحہ نمبر ۱۱ر پر رقم طراز ہیں ''قلت علم و مطالعہ، ناقص تجربہ مشاہدہ، پیشہ ورانہ وتاجرانہ خطابت'' پھر صفحہ ۱۲ر پر لکھتے ہیں ''رٹی رٹائی تقریریں، پیشہ ورانہ وتاجرانہ طریقہ، پیشہ ورانہ خطابت وتاجرانہ ذہنیت'' پھر صفحہ ۱۴ر پر دعوت اسلامی کار کرنے والوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''اس کا مذہب و مسلک صرف جہالت وحماقت سے نہیں بلکہ شرارت اور نفسانیت سے کس قدر آلودہ ہے''

پھر صفحہ ۱۹/ پر وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں ،دعوتیوں ،بدمذہبوں ،مرتدوں، صلح کلیوں کا رد و طرد کرنے والوں کو نہ صرف اہل سنت و جماعت کے لئے آزار اور وبالِ جان بلکہ غالی بتا کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی حدیث شریف ''ہلاک ہوئے غلو و تشدد کرنے والے'' کی فہرست میں شمار کرتے ہیں۔

پھر صفحہ ۲۴/ پر لکھتے ہیں ''تحمق کے حامل ،انتہا پسند، جاہل ، بے وقوف ،تنگ نظر، کج فکر''.....

پھر صفحہ ۲۵/ پر اپنی روایتی تہذیب کو دہراتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ''تحمق محض ،جہالت فاحشہ، جاہلوں ، بے عقلوں ، بدنصیبوں ، انتہا پسندی ، کج روی'' وغیرہم کو ذکر کرتے ہوئے پھر غالی کی فہرست میں لا کھڑا کرتے ہیں۔

پھر صفحہ ۳۶/ پر اپنی روایتی تہذیب کو اور پختہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں ''جھنڈا بردار، بدگمان، طعن و تشنیع کرنے والے ،تنگ دل، دماغوں میں بدگمانی کے جراثیم''

یہاں تک تو آپ نے ''عرفان'' بے اضافہ کی تہذیب اور شائستگی ملاحظہ کی اب مع اضافہ کی بھی کچھ ''تہذیبیں'' اور ''شائستگیاں'' دیکھتے چلیں۔ اضافہ کے صفحہ نمبر ۳۷/ پر لکھتے ہیں ''بدنصیب ، محروم القسمت ، محدود الفکر ، گمراہ کن ذہنیت'' ......

پھر صفحہ ۷۰/ پر لکھتے ہیں ''جاہل ، بے وقوف''

پھر صفحہ ۶۰/ پر ''شر پسند، حاسد، فتنہ انگیز''

قارئین! آپ حضرات نے ملاحظہ فرمائی امام صاحب کی دریدہ دہنی! آپ نے دیکھ لی ان کی دشنام بازی یقیناً جب اِن جیسے کلمات ''تہذیبوں'' اور ''شائستگیوں'' میں شمار کئے

جائیں گے۔ تو پھر امام صاحب کے یہاں گالی گلوج کو تہذیب ہی میں شمار کیا جاتا ہوگا۔ یہ ہیں صاحب تہذیب کی بعض وہ تہذیبیں جو تحریری طور پر منظر عام پر آئیں۔ ذرا علماء کرام غور فرمائیں کہ یہ گالیاں یہ بے تہذیبیاں مصباحی صاحب کے قوی دلائل ہیں۔ اور اسی سے امام صاحب کے لامحدود مطالعہ اور علمی تجربہ کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ اب اس کے جواب میں اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ ۔

ممکن نہیں ہے مجھ سے یہ طرز منافقت

دنیا ترے مزاج کا بندہ نہیں ہوں میں

قارئین کرام! غور کریں امام صاحب کی یہ تہذیب اور شائستگی بہ الفاظ دگر بے تہذیبی وبدلگامی اور گالیاں صرف اور صرف اُن حضرات علماء کرام کیلئے ہیں جو علمائے حق بیان ہر جگہ ہر قریہ ہر شہر ہر صوبہ ہر خطے میں بے لومۃ ولائم دشمنان خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی وہابیہ ودیابنہ بد مذہب بددین گمراہ فرقوں کا رد کر رہے ہیں، اپنی جان ہتھیلی پر لیے ہوئے ہر جگہ بے خوف وخطر اعلان حق فرما رہے ہیں، پرچم مسلک اعلیٰ حضرت لہرا رہے ہیں اور یہ علماء کرام رد وہابیہ کر کے اس پر عمل کر رہے ہیں جس کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۹ رمیں ''فرض اعظم'' تحریر فرمایا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انہیں شیرانِ حق کی دہاڑ سے آج بھی خیمۂ باطل پر ہیبت طاری ہے۔

اور سچ فرمایا کسی عظیم بزرگ نے کہ۔

''چڑیاں چیں چیں کرتی ہیں اور باز اپنا کام کر کے نکل جاتا ہے''۔

دیکھئے آئینۂ نوری

امام صاحب! آپ نے اپنی کتاب ''عرفان مذہب ومسلک'' مع اضافہ میں عوام اہل سنت کو یہ ذہن دینے کی کوشش کی ہے کہ جو علمائے اہل سنت باطل فرقوں وہابی، دیوبندی، بدمذہب کا رد کررہے ہیں وہ آپ کے نزدیک بے تہذیب ہیں لیکن شاید آپ کو یہ نہیں معلوم کہ یہ بدلگامی اور بداخلاقی کا الزام کن کن بزرگوں پر عائد ہوگا۔نہیں نہیں بلکہ خدا اور سول جل جلالہ' وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچے گا اب میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ جس کو آپ بے تہذیبی اور بدلگامی بتارہے ہیں وہی تو ہمارے اکابر اور مشائخ نے گستاخان خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اختیار کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ لہٰذا آنکھیں کھول کر شہزادۂ سرکار حضور اعلیٰ حضرت سیدی وسندی مرشدی حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کے فتاویٰ کا مجموعہ ''فتاوی مصطفویہ'' کی تفصیلی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

''**اب تو** واضح ہوا کہ محض کلمہ پڑھنا اور اہل قبلہ بننا اور قرآن وحدیث کا نام لینا ہرگز مسلمان ہونے کے لیے کافی نہیں اب دیکھنا ہے کہ یہ آنکھوں کے کورے ان آیات واحادیث کو دیکھ کر کیا کہتے ہیں۔کیا عجب کہ اپنے زعم باطل وخیال فاسد وعاطل سے رجوع لائیں اور اللہ دے تو ہدایت پائیں۔مگر وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر فرمادی اور کانوں

آنکھوں پر پردے ڈال دے کہ حق نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں نہ قبول کر سکتے۔

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ط اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب، بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں۔

یہ بے تہذیب و بے ادب مدعیان تہذیب وادب، علماء پر بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں اور بے ادبی کا منھ آتے ہیں کہ یہ لوگ گالیاں سناتے ہیں مخلوق خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ بہت سختیاں برتتے ہیں نہایت شدتیں کرتے ہیں ان کے اعتراض علماء ہی تک نہیں رہتے بلکہ اللہ ورسول تک جاتے ہیں۔ علماء ہی ان گندی گھنونی گالیوں سے ایذا نہیں پاتے بلکہ یہ کہہ کر اللہ ورسول تک ایذا پہونچاتے ہیں۔ علماء کیا فرماتے ہیں جنھیں یہ گالیاں بتاتے ہیں بے تہذیبی ٹھہراتے ہیں، علماء تو وہی کہتے ہیں جو قرآن وحدیث انھیں سکھاتے ہیں۔

وہ اگر کافر کہتے ہیں تو............ اللہ ورسول نے کافر فرمایا:

فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ ط (پ ۱ ر ع ۱۲ ر)

تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔

وہ فاسق کہتے ہیں تو قرآن نے فاسق فرمایا:

وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ط

(پ ۱۰ ر ع ۱۶ ر)

اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

وہ اگر ضال کہتے ہیں تو خدا نے فرمایا:

غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ (پ ۱ ر ع ۱ ر)

نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

وہ اگر منافق کہتے ہیں تو ان کے رب نے فرمایا:

اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ۔ (پ ۱۰ ر ع ۱۵ ر)

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے
ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے روکیں۔

وہ اگر فاجر کہتے ہیں تو اللہ نے فرمایا:

اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكَفَرَةُ الۡفَجَرَةُ ؕ (پ ۳۰ ر ع ۵ ر)

یہ وہی ہیں کافر بدکار۔

وہ اگر ملعون کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا:

وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ (پ ۱۰ ر ع ۵ ر)

اور اللہ کی ان پر لعنت ہے۔

وہ اگر جھوٹا کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا:

لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ

(پ ۳ ر ع ۱۴ ر)

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

وہ اگر ظالم کہتے ہیں تو قرآن میں آیا:

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ (پ۱۲ر ع۲ر)

ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔

وہ اگر خائن کہتے ہیں تو قرآن میں ہے:

وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ كَيۡدَ الۡخَآئِنِيۡنَ ط (پ۱۲ر ع۱۳ر)

اور اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔

وہ اگر خائب وخاسر کہتے ہیں تو یہ بھی قرآن میں ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ط(پ۱ر ع۳ر)

وہی نقصان میں ہیں۔

وہ اُنھیں ناری جہنمی بتاتے ہیں تو قرآن میں ہے:

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ط(پ۱ر ع۴ر)

وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا۔

وہ اگر فریبی کہتے ہیں تو ہم یہ بھی قرآن سے دکھا چکے ہیں، وہ اگر مرتد کہتے ہیں تو ہم اس کا پتہ بھی قرآن سے بتا چکے۔ غرض وہ کیا ہے جو علماء اپنی طرف سے کہتے ہیں، وہ حکم شریعت بیان کرتے ہیں اس پر تو یہ شرار لئام جاہلان بدلگام یہ منھ زوریاں کرتے اور علماء پر بے تہذیبی بے ادبی اور تعصب وجہالت ضد ونفسانیت غرور تکبر کا الزام لگاتے ہیں۔ انھیں شریر النفس مفسد مسلمانوں میں تفریق کرنے والا، بھائیوں میں پھوٹ ڈالنے والا بتاتے ہیں ان احکام شریعت کو گالیاں ٹھہراتے ہیں۔ اگر علماء وہ سب کچھ بھی اعلان کے ساتھ

فرماتے جو کفار و منافقین کے لئے قرآن عظیم نے فرمایا اور جیسا کچھ انھیں بتایا تو معلوم نہیں یہ شریر النفس متعصب پیکر غرور مجسمۂ ضد و نفسانیت جہال بے خرد کیسا کچھ جامہ سے نکلتے آپے سے باہر آتے قرآن کریم نے انہیں سفیہ احمق بے وقوف بدعقل فرمایا:

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ط (پ۱/ع۲/)

سُنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔

وہ اگر انہیں مفسد کہتے ہیں تو اس قرآن نے اُنھیں مفسد فرمایا:

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ط (پ۱/ع۲/)

سُنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر اُنہیں شعور نہیں۔

قرآن نے اُنھیں جاہل بتایا:

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ط (پ۹/ع۱۴/)

اور جاہلوں سے منہ پھیرلو۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِيْنَ ط (پ۲۰/ع۹/)

بس تم پر سلام۔ ہم جاہلوں کے غرضی نہیں

قرآن نے اُنھیں گدھا کہا:

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا (پ۲۸/ع۱۱/)

گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اُٹھائے۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ط (پ۲۹/ع۱۶/)

گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے بھاگے ہوں۔

قرآن نے اُنھیں کتا کہا:

كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ط (پ۹ر۱۲ع۱۲ر)

کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔

بلکہ کتے سوئر سے زیادہ بھی بدتر فرمایا:

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (پ۹ر۱۲ع۱۲ر)

وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ۔

اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (پ۳۰ر۲۳ع۲۳ر)

وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ کلام اپنے منتہی کو پہونچا اور ظاہر و باہر ہوا کہ یہ علماء کو بے تہذیب و بے ادب بتانے والے خود سخت بے تہذیب اور نہایت بے ادب ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

علمائے کرام تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ پر عامل ہیں اور اخلاق الٰہیہ سے شدت علی الکفار ہے اس لئے وہ اپنے محبوب رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ سائر الانبیاء والمرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین کو اس کا حکم فرماتا ہے کہ ارشاد کرتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ط (پ۲۸ر۲۰ع۲۰ر) اے نبی جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں سے اور ان پر سختی کرو درشتی برتو۔ اور اسی شدت علی الکفار کی بنا پر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب جانثاروں خادموں مسلمانوں کو سراہتا ہے کہ فرماتا ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ط (پ۲۶،ع۱۲) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی کفار پر سخت اور آپس میں ایک دوسرے پر مہربان ہیں۔

اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو حکم فرمایا:

لاتؤاکلوھم ولاتشاربوھم ولاتجالسوھم ولاتناکحوھم واذامرضوافلا تعودوھم واذاماتوا فلا تشھدوھم ولاتصلواعلیھم ولاتصلوامعھم اوکماقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم. نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔ وہ جب مریض ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو، مرجائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ۔ نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، ان سے بچو انھیں دور کرو کہ وہ کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

بلکہ اسی لئے خود قرآن عظیم میں ارشاد ہوا:

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ط

(پ۷،ع۱۴) اور اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے پر کافروں کے پاس نہ بیٹھو۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (پ۱۲،ع۱۰)

کافروں کی طرف ادنیٰ میل بھی نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

اسی شدت علی الکفار کی بنا پر فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ (پ۲۸،ع۳)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے کہ محبت کرتے ہوں اس سے جس نے اللہ و رسول سے لڑائی کی اگرچہ ان کے باپ دادا یا بیٹے پوتے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہوں۔

اگر اس قسم کی آیات و احادیث لکھوں تو دفتر درکار ہے اور مد نظر اختصار ہے اور ہے یہ کہ۔ ع

"درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست"

غرض اتنا تو بفضلہ تعالیٰ ہر ادنیٰ اور معاند کے لئے اوراق سمٰوات وارض کے شواہد نا کافی۔ عقل والے پر روشن ہو گیا کہ علمائے کرام متخلق باخلاق اللہ المنان ہیں۔ ہر طرح اس کے اور اس کے رسول کے تابع فرمان ہیں۔ اور یہ ان کے دشمن اعدائے دین و مذہب و متبع خطوات الشیطان ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(فتاویٰ مصطفویہ از صفحہ ۶۱۳ تا صفحہ ۶۱۸)

خدارا ضد و نفسانیت کو پرے رکھیے فرمانِ سرکار حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنظر انصاف دیکھئے کہ کن کن ناموں کو قرآن کریم سے دشمنان اسلام کے لئے ثابت فرمایا۔

۱: وہ فاسق ہے۔

۲: ضال ہے۔

۳: منافق ہے۔

۴: فاجر ہے۔

۵: ملعون ہے۔

۶: جھوٹا ہے۔

۷: ظالم ہے۔

۸: خائن ہے۔

۹: خائب ہے۔

۱۰: ناری ہے۔

۱۱: مفسد ہے۔

۱۲: جاہل ہے۔

۱۳: گدھا ہے۔

۱۴: کتا ہے۔

۱۵: سوئر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

آپ کے نزدیک جو بے تہذیب بدلگام متشدد ہیں ذرا سی بھی عقل لگائیں تو آپ پر روشن ہو جائے گا وہی تو کامیاب ہیں۔ اس کیلئے پھر حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملوں کو غور سے پڑھیں۔

"تو بفضلہٖ تعالیٰ ہر ادنیٰ عقل والے پر روشن ہو گیا کہ علمائے کرام متخلق باخلاق اللہ المنان ہیں ہر طرح اس کے اور اس کے رسول کے تابع فرمان ہیں"۔

(فتاویٰ مصطفویہ ص ۶۱۸)

امام صاحب! اب بے تہذیب بدلگام کہنے والوں کے متعلق حکم بھی سماعت فرمائیں۔ فتاویٰ مصطفویہ صفحہ ۶۱۸/......... "اور یہ ان کے دشمن اعدائے دین و مذہب متبع

خطوات الشیطٰن ہیں''......والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور اسی فتاویٰ مصطفویہ کے صفحہ ۶۱۶ / پر آپ ہی جیسے لوگوں کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں......

''اس پر تو یہ شرارِ لئام جاہلان بدلگام یہ منہ زوریاں کرتے ہیں علماء پر بے تہذیبی، بے ادبی، تعصب وجہالت، ضد ونفسانیت، غرور وتکبر کا الزام لگاتے ہیں۔ اُنہیں شریر النفس مسلمانوں میں تفریق کرنے والا بھائیوں میں پھوٹ ڈالنے والا بتاتے ہیں اُن احکامِ شریعت کو گالیاں ٹھہراتے ہیں۔ اگر علماء وہ سب کچھ بھی اعلان کے ساتھ بھی فرمائیں جو کفار منافقین کے لئے قرآن عظیم نے فرمایا اور جیسا کچھ اُنہیں بتایا تو معلوم نہیں یہ شریر النفس متعصب، پیکرِ غرور، مجسمۂ ضد ونفسانیت، جہال بے خرد کیسا کچھ جامے سے نکلتے آپے سے باہر آتے قرآن نے اُنہیں سَفِیْہْ بے وقوف بدعقل فرمایا''۔

ذرا غور سے سرکارِ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تحریر کو ملاحظہ کریں پھر محاسبہ کریں کیا یہی احکام آپ پر بھی عائد نہیں ہوتے ہیں؟ لہٰذا آپ اپنے اس طرزِ بیان سے رجوع کر کے اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں آئیں۔ اللہ تعالیٰ توفیقِ قبولِ حق عطا فرمائے۔

اسی فتاویٰ مصطفویہ کے صفحہ ۶۱۴ / پر تحریر فرماتے ہیں........''بے تہذیب و بے ادب مدعیانِ تہذیب وادب علماء پر بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں اور بے ادبی کو منہ آتے ہیں تو یہ لوگ گالیاں سناتے ہیں، بہت سختیاں برتتے ہیں، نہایت شدتیں کرتے ہیں، اُن کے اعتراض علماء تک ہی نہیں رہتے بلکہ اللہ ورسول تک جاتے ہیں۔ علماء ہی اُن کی گندی گھنونی

گالیوں سے ایذا نہیں پاتے بلکہ یہ کہہ کر اللہ ورسول تک ایذا پہونچاتے ہیں"۔

(فتاویٰ مصطفویہ)

لہٰذا! امام صاحب! آپ اور آپ کے اذناب اللہ ورسول کو ایذا دینے والے ہوئے یا نہیں؟ اور ان علمائے حق کیلئے آگے فرماتے ہیں جن کو آپ بے تہذیب بدلگام بتاتے ہیں کہ۔

"علماء کیا فرماتے ہیں جنہیں یہ گالیاں بتاتے ہیں۔ بے تہذیبی ٹھہراتے ہیں۔ علماء تو وہی کہتے ہیں جو قرآن وحدیث انہیں سکھاتے ہیں۔ اور آپ انہیں علماء کو بے تہذیب وبدلگام بتاتے ہیں"۔ معاذ اللہ رب العلمین۔ (فتاویٰ مصطفویہ صفحہ ۶۱۴)

تعلیم سے جاہل کی جہالت نہ گئی

مسلمانوں کی کج روی کے تعلق سے محافظ مسلک اعلیٰ حضرت حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ ''منظری'' اپنی کتاب ''ارشاد مذہب ومسلک'' یعنی ''الارشاد'' مطبوعہ رضائے خواجہ پبلیکیشن اجمیر شریف کے ص ۳۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ۔

'' علمائے ربانی نے ہر چند سمجھایا کہ کفار سے اتحاد وداد اُلفت ومحبت سمِّ قاتل وزہر ہلاہل ہے''۔

آپ کیسے مصباحی ہیں کہ جس کو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ زہر وسمِّ قاتل فرمائیں اور قرآنی آیات کو پیش کر کے اُن سے دور رہنے کی تاکید فرمائیں اور آپ اُسی زہر کو عوام اہل سنت کو شہد کہہ کر پلائیں اور عوامِ اہل سنت کو بدمذہبوں کے قریب پہنچائیں۔ پھر بھی حافظ ملت کی وفاداری کا دعویٰ فرمائیں یہ کیسا تضاد ہے؟ لہٰذا بہتر ہوگا کہ آپ حضور حافظ ملت منظری علیہ الرحمہ کی کتاب ''الارشاد'' کا بار بار بغور مطالعہ فرمائیں۔ تاکہ آپ اور آپ کے اذناب صحیح راستہ یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کو پائیں۔

سرکار حضور حافظ ملت منظری محافظ مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''الارشاد'' مطبوعہ رضائے خواجہ پبلیکیشن اجمیر شریف کے ص ۴۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''کہ مسلمانوں کو عزت کے بجائے ذلت حکومت کے بدلہ غلامی، آرام وراحت کی جگہ تکلیف ومصیبت ہی نصیب ہوئی''......اور آخر میں فرماتے ہیں ......''دسوں بیسوں برس کے تجربے کے بعد وہی کہنا پڑا جو علمائے ربانی پہلے روز فرمارہے تھے''

دیکھا آپ نے! یہ ہے محافظ مسلک اعلیٰ حضرت حضور حافظ ملت ''منظری'' علیہ الرحمہ کا ارشادِ مبارک جو یقیناً آپ کی نگاہ سے گذرا ہوگا۔ لیکن خلاف مقصد ہونے کی وجہ سے آپ اُس سے بھاگ رہے ہیں یا صرفِ نگاہ کررہے ہیں۔ آپ کے اندازِ تحقیق سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ کتاب منظرِ عام پر نہ آتی تو آپ حضور حافظِ ملت منظری علیہ الرحمہ کے تعلق سے بھی کوئی روایت لکھ کر یہ کہہ دیتے کہ حضور حافظِ ملت نے بھی فلاں فلاں مشترک محفل میں شرکت فرمائی۔ لیکن آپ کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔ غالباً اس کا سبب ''ارشادِ مذہب ومسلک'' ہی ہے۔ اور الحمدللہ! آپ تا قیامِ قیامت حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ کی کتاب ''الارشاد'' کا جواب نہیں دے سکتے۔ فالحمدللہ رب العٰلمین۔

اور آپ کی دکھاوے کی ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے عوام اہلسنت کو یہ ذہن دینے کی کوشش کہ'' اہل سنت پسپا ہورہے ہیں، کیا ہم اُن کی وجہ سے ہر جگہ چھوڑتے چلے جائیں، لہٰذا ہم مشترک اجلاس میں شرکت کریں گے۔ لیکن امام صاحب! آپ نے کبھی سوچا کہ آپ کی شرکت سے دینی معاملات کے ساتھ ساتھ دُنیوی معاملات میں بھی کیا منفی اثرات مرتب ہوں گے؟ دیکھئے آپ کے استاذ گرامی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کیا تحریر فرماتے ہیں۔

''مسلمانوں کو عزت کے بجائے ذلت، حکومت کے بدلہ غلامی، آرام وراحت کی جگہ تکلیف ہی نصیب ہوئی''۔ (الارشاد ص۴)

لہٰذا اگر آپ ایسے مشترک اجلاس میں شرکت فرمائیں گے تو بقول حضور حافظ ملت عزت کے بجائے ذلت ہی اُٹھائیں گے، حاکم کے بدلے غلام ہی بنائے جائیں گے، آرام وراحت کی جگہ تکلیف ہی پائیں گے۔ آپ اپنے اور اپنے اذناب کی ذلت ورسوائی کی وجہ تلاش کررہے ہیں کاش اپنے استاذ کے اس ارشاد کو بنظر انصاف دیکھتے تو اربابِ علم وفن کو اس کا قصوروار نہ بناتے، اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے یہ آواز لگاتے ؎

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

پھر حضور حافظ ملت منظری علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''الارشاد'' ص ۲۶ / پر فرماتے ہیں کہ........... ''مسلمانوں کو کسی تجربہ کی ضرورت نہیں کیونکہ تجربہ غلط ہوسکتا ہے، آزمائشیں جھوٹی ہوسکتی ہیں، مگر حکم الٰہی میں کذب کا احتمال نہیں جب اللہ عزوجل نے ہر کافر کی شرکت وموالات سے منع فرمادیا خواہ چُھپا ہو یا کُھلا'' ....اور اسی صفحہ پر آگے تحریر فرماتے ہیں....... ''لہٰذا مسلم لیگ کی شرکت کے متعلق ہمیں صرف یہ پرکھنا ہے کہ اُس کے ارکان عناصر میں سب مسلمان ہی ہیں یا اُس پردۂ اسلامی میں کفار بھی ہیں اگر واقعی سب مسلمان ہی ہیں تو قرآنی حکم کے مطابق اُن سے مودت وموالات کرنا، رشتۂ اخوت قائم رکھنا ہر طرح اُن کی شرکت کرنا ضروری ہے اگر اس کے بعض عناصر مسلمان نہیں اگر چہ وہ دعوئ اسلام کرتے ہوں تو اس صورت میں مسلمانوں کو اُس سے پرہیز وگریز ضروری اور اس کی شرکت حرام وناجائز''۔

للہ! حکم الٰہی کا کچھ تو ہراس رکھئے شاگردی کا کچھ تو پاس رکھئے۔ حضور حافظ ملت۔

فرمائیں کہ ''مسلمانوں کو کسی تجربہ کی ضرورت نہیں کیونکہ تجربہ غلط ہوسکتا ہے، آزمائشیں جھوٹی ہوسکتی ہیں مگر حکمِ الٰہی میں کذب کا احتمال نہیں''

اور آپ ہیں کہ حکمِ الٰہی کو چھوڑ کر شرکت مشترکہ کے لئے تجربہ پر تجربہ ہی کرتے جارہے ہیں! لہٰذا حضور حافظ ملت منظری علیہ الرحمہ کے فتوے کو بغور پڑھیں اور پھر سوچیں کہ اُن کا طریقہ کیا تھا جو صاف فرمائیں کہ۔

''اگر اس میں کوئی نام کا مسلمان شریک ہوگیا ہو تو اس کی شرکت کی بنیاد پر ہماری شرکت اس میں ناجائز و حرام ہے اور اس سے پرہیز و گریز ضروری ہے''۔

کیسا تضاد ہے آپ کے اور حضور حافظ ملت منظری علیہ الرحمہ کے موقف میں۔ اور اگر نہیں تو پھر توبہ کر کے حافظ ملت کے مبارک طریقے کو اختیار فرمائیں ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ ابھی تک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے فتووں سے روگردانی کر رہے تھے اب آپ اور آپ کے اذناب نے حضور حافظ ملت کے فتووں سے بھی روگردانی شروع کردی ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے ''جو رضا کا نہیں وہ کسی کا نہیں''۔ اور آپ کا یہ فرمانا کہ ''ہر جگہ چھوڑتے چلے جائیں'' تو پھر اس کے لیے ذرا غور سے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا فرمانِ عالیشان پڑھیں۔

''احکام الٰہی پر عمل کریں، ٹھوکریں کھانے، تجربے کرنے کی مسلمان کو ضرورت نہیں مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ اللہ و رسول کے حکم پر سر جھکائے، اُس کے مقابل میں سلطنت پر بھی لات مار دے، بادشاہت بھی ملے تو ٹھکرا دے'' ...... (''الارشاد'' ص ۲۹ مطبوعہ رضا۔ خواجہ پبلیکیشن اجمیر شریف)

امام صاحب! غالباً آپ نے مصباح العلوم اشرفیہ میں جو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے درس حاصل کیا تھا سارا درس ہی بھول گئے یا تو ضعف حافظہ کی وجہ سے یا دنیوی منفعت کی بنیاد پر۔

غالباً مرکزِ اہل سنت بریلی شریف سے خروج سیمینار کی وجوہات میں سے ایک یہ بھی وجہ رہی ہو! خیر! اُس بھولے ہوئے سبق کو اب میں آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ کہ مسلمان کی شان تو یہی ہے کہ بقول حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ احکام خدا اور رسول کے مقابل سلطنت پر بھی لات مار دے، بادشاہت بھی ملے تو ٹھکرا دے، کسی دنیوی لالچ میں نہ آئے۔ لیکن آپ اور آپ جیسے عناصر دنیوی منفعت کے لئے ماسبق میں ذکر کئے ہوئے مبارک و مسعود احکام و فرامین کو "قصہ پارینہ" سمجھ کر بھلا بیٹھے ہیں۔ ؎

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

اب آپ کے بقول کیا یہ الزام حافظ ملت علیہ الرحمہ پر عائد نہ ہوگا؟ کہ اُنہوں نے "سب میدانوں سے بھاگ کر سارے میدان اُن کے لئے خالی چھوڑ دیئے اور غلط راستے پر ڈال دیا" اور کیا حافظ ملت نے عوام اہل سنت کی صحیح رہنمائی نہ فرمائی اور غلط راستے پر ڈال دیا؟ رہا مسلمانوں کی صحیح رہنمائی تو وہ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری میں منحصر ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"مسلمانوں کی دینی و دنیوی صلاح و فلاح اللہ عزوجل اور اس کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری میں منحصر ہے۔ قرآنی تعلیم دین و دنیا دونوں

کے لیے کافی ووافی ہے حکم قرآنی کی خلاف ورزی میں دونوں جہان کا نقصان ہے اُس راہ میں نہ کسی تجربے کی حاجت نہ اُس آزمائش کی ضرورت ۔دُنیا جانتی ہے جب تک مسلمان عامل قرآن رہے۔فرماں روائے عالم رہے۔دولت وعزت، شوکت وحشمت، کا تاج اُنہیں کے سر رہا۔عرب وعجم تمام دنیا میں مسلمانوں ہی کا سکہ رائج تھا۔بڑے بڑے جابر اُن کی صورت دیکھ کر لرزتے اور اُن کا نام سُن کر تھراتے تھے۔مگر جب سے اللہ ورسول کی نافرمانی میں مبتلا ہوئے ساری نعمتیں چھن گئیں اور معاصی کی نحوست سے بجائے سرداری اور فرماں روائی کے پیروں میں ذلت کی بیڑیاں، ہاتھوں میں افلاس کی ہتھکڑی، گردن میں غلامی کا طوق پڑ گیا۔جب آنکھ کھلی تو نجات کی سوجھی اور زائل شدہ نعمتوں کی فکر ہوئی۔مگر بدقسمتی سے راستہ غلط اختیار کیا۔اُس کا واحد علاج یہی تھا کہ اپنے معاصی سے توبہ کر کے اللہ ورسول کے فرماں بردار بنتے۔اللہ عزوجل پر بھروسہ کر کے حکم کے مطابق تدبیر کرتے" (''الارشاد'' ص ۳ مطبوعہ رضائے خواجہ پبلیکیشن اجمیر شریف)

آپ کو ابنائے اشرفیہ کی نعمتیں چھن جانے کا شکوہ تو ہے مگر کاش! علمائے حق پر تبرا کرنے کے بجائے اس کے سبق کو تلاش کرتے ۔اب جب کہ آپ کی آنکھ کھلی تو زائل شدہ نعمتوں کی فکر ہوئی اور بقول حضور حافظ ملت بدقسمتی سے راستہ غلط اختیار کیا اُس کا واحد علاج یہی تھا کہ اپنے معاصی سے توبہ کر کے اللہ ورسول کے فرماں بردار بنتے ،اللہ عزوجل پر بھروسہ کر کے حکم کے مطابق تدبیر کرتے ،اُس کے احکام کی تعمیل کرتے ،اُس کے اوامر ونواہی کی تکمیل کرتے اور ایسا بھروسہ کرتے کہ ؎

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

جس کی ترجمانی حضور حافظ ملت یوں بیان فرماتے ہیں۔

"پیارے سنی بھائیو! اللہ عزوجل تمہاری اعانت و مدد فرمائے۔ تمہیں دشمنوں کے شر و فساد سے بچائے۔ ہر حال میں تمہاری حمایت وحفاظت فرمائے۔ تم آپس میں متفق و متحد رہو۔ اپنی طاقت پیدا کرو۔ اپنی قوت بڑھاؤ، مذہب حق صراط مستقیم کے پابند رہو، علمائے اہل سنت جو احکام الٰہی فرمان مصطفوی بیان فرمائیں ان پر عمل کرو۔ دنیا کے فتنے اُٹھتے رہتے ہیں ان سے نہ ڈرو نہ دبو نہ گھبراؤ۔ اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھو۔

وکفیٰ باللہ وکیلا"۔

(الارشاد" از: حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ ص ۲۹)

امام صاحب! مصلحت مصلحت کی بات کرنا بند کیجئے ایسا نہ ہو کہ مصلحت مصلحت کرتے ایمان ہی رخصت ہو جائے لہٰذا اپنے استاد گرامی کے بھولے ہوئے سبق کو یاد کیجئے اور اگر خدا توفیق دے تو عمل کی کوشش کیجئے۔

دیکھئے آپ کے استاد گرامی وقار حضور حافظ ملت منظری علیہ الرحمہ "الارشاد" کے ص ۳۰ پر فرماتے ہیں

"شریعت مطہرہ کے خلاف مصلحت وقت سمجھنا شیطانی فریب ہے۔ شریعت مطہرہ عین مصلحت ہے اللہ و رسول سے زیادہ ہماری مصلحت کوئی نہیں جان سکتا"۔

"بربادیٔ گلستاں کو بس ایک ہی... کافی ہے"

ابھی حالیہ دنوں میں محقق عصر حضرت مفتی ناظر اشرف صاحب کی ایک تحقیق انیق اُن

حضرات کے بارے میں جن کی تعریف کے قصیدے آپ نے اپنی کتاب عرفان بے اضافہ میں بیان کئے ،نظر سے گذری ۔جس نے آپ کے مفتی اور آپ کے دارالافتاء اور قصیدہ خوانوں کی حقیقت کو عوام اہل سنت کے سامنے طشت از بام کردیا۔

کہ آپ کے مفتی اور دارالافتاء وہابیوں کی روش پر چل رہے ہیں ۔

چنانچہ مفتی ناظر اشرف صاحب ناگپوری ''سیف الاسلام علیٰ مقالۃ النظام ''میں تحریر فرماتے ہیں۔

''دیوبندی روش کواپنانے میں کیا خاص مصلحت تھی کہ یہ تو وہی حضرات جان سکتے ہیں''۔

پھر چند سطور کے بعد لکھتے ہیں۔

''میں باقیوں سے یہی کہوں گا کہ اگر ایسی ہی صریح جہالت کی گئی جیسا کہ مفتی نظام نے اپنے مقالہ میں کیا ہے تو جامعہ اشرفیہ جہلاء کا ہی مرکز قرار دیا جاسکتا ہے اور محقق مسائل جدیدہ وقدیمہ کو مہلک مسائل شرعیہ کا خطاب نایاب زیادہ موزوں اور مناسب ہوسکتا ہے۔اور مولانا محمد احمد صاحب کو اس کی صدارت عظمیٰ''۔

(سیف الاسلام علیٰ مقالۃ النظام)

قارئین کرام اس تحقیقی مضمون کے علمی نکات کو جاننے کیلئے ''سیف الاسلام علیٰ مقالۃ النظام'' کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

لہٰذا جو مفتی اور دارالافتاء اور اس کے حمایتی مہلک مسائل شرعیہ ہوں ان کی قیادت آپ ہی قبول فرمائیں اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے نائب اعلیٰ حضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک قیادت ہم سنیوں کو مقبول۔ اور آگے ان مفتیوں کی سمجھ دانی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"عقل سلیم سے غور فرمالیتے تو ہرگز دوسری عربی عبارتوں کے سمجھنے میں خطائے فاحش کا شکار نہ ہوتے"۔

اور دوسری جگہ اپنی تحریر میں فرماتے ہیں۔

"بلاوجہ قابلیت بھگارنے کے لئے صفحات کے صفحات سیاہ کئے گئے اس سے بہتر تو یہ تھا کہ اپنے مقالے کے پورے نو صفحہ پر کالک پوت دیتے تو مرکز کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوجاتا"۔ (سیف الاسلام علیٰ مقالۃ النظام)

غالباً آپ کی یہ خفیہ پلاننگ قبل از وقت لیک ہوگئی اور اس کا خمیازہ آپ کو بھگتنا پڑ رہا ہے خیر پریشان نہ ہوں اشرفیہ اگر علماء کا مرکز نہیں بن سکتا تو آپ لوگوں کی اسی طرح کی کوششوں سے جہلاء کا مرکز ضرور بن جائے گا۔ یہ میرا کہنا نہیں ہے بلکہ محقق عصر کی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ کہ "جامعہ اشرفیہ جہلاء کا مرکز ہی قرار دیا جاسکتا ہے"

قارئین کرام غور کریں مصباحی صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۸۰؍ پر رئیس القلم علامہ ارشد القادری کا قول نقل کرتے ہیں کہ۔

"مسلک اہل سنت کے نام سے امتیاز حق و باطل کا ایک عالم گیر انقلاب جس کے مبارک و مسعود آثار آج بحر و بر کی وسعتوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ تنہا ایک شخص کے قلم کا برپا کیا ہوا ہے"۔

ذرا غور سے پڑھئے جو تحریر آپ نے اپنے حوالے میں پیش کی ہے الحمد للہ وہ ہمارے

دعوے کو ثابت کر رہی ہے۔ کہ ''یہ تنہا ایک شخص کے قلم کا برپا کیا ہوا ہے''۔ لیکن پھر بھی حضور اعلیٰ حضرت سے حسد کا یہ عالم کہ اگر علمائے اہل سنت اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت کہہ کر اس شعر کو پڑھتے ہوئے

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم

جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

کہیں کہ چودھویں صدی ہجری میں تمام باطل فرقوں کا سدِ باب تنہا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو آپ صفحہ نمبر ۳۷ پر اُن کو ان تمغوں سے سرفراز کریں!

۱: بدنصیب ۲: محروم القسمت : ۳ :محدود الفکر ۴:اکابر و اسلاف کو دفن کرنے والا ۵: یہ ذہنیت گمراہ کرنے والی۔ تو پھر رئیس القلم علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ کو کن کن القاب سے یاد فرمائیں گے؟ جو یہ فرماتے ہیں کہ ''یہ تنہا ایک شخص کے قلم کا برپا کیا ہوا ہے''۔

''نام جپتے رہو عبید اُن کا''

امام صاحب! آیئے حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں چلیں وہیں سے فیصلہ کریں کہ اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت کہنا کیسا ہے؟ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ، رئیس التارکین حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد حبیب الرحمٰن قادری رضوی حامدی عباسی رئیسِ اُڑیسہ علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں.......

''اعلیٰ حضرت کی ہر ادا معجزانہ ہے بلکہ میری نظر میں اعلیٰ حضرت کا نام ہی ایک معجزہ

ہے کہ اس نام کو محبت سے جپنے والا بھی اک روز اعلیٰ ہو جاتا ہے مجھ کو یہ راز حضور مفتی اعظم ہند نے ایک شب بتایا کہ امام احمد رضا خاں کے ہاتھ میں شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا قلم اور سینے میں امام ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا علم تھا"

امام صاحب! حسد کی عینک نکال کر اس فرمانِ مجاہدِ ملت کو پڑھئے اعلیٰ حضرت کا نام جپنے والوں کو بدنصیب، محروم القسمت، محدود الفکر مت کہئے بلکہ آج ہی سے فرمانِ حضور مجاہدِ ملت پر عمل کیجئے اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت آپ بھی جپئے کہ کتنا پیارا فرمان ہے دل کو شفا دینے والا اعلان ہے کہ۔

"(اعلیٰ حضرت کے) نام کو محبت سے جپنے والا بھی اک روز اعلیٰ ہو جاتا ہے"........سُبحان اللہ! یہ اعلیٰ حضرت کے نام جپنے کا فیضان ہے کہ جو اعلیٰ حضرت کا نام رٹے وہ محروم القسمت، محدود الفکر، بدنصیب نہیں بلکہ خود بھی اعلیٰ انسان ہے۔

نام جپتے رہو عبید اُن کا　　گرچہ جل کر بُھنا کرے کوئی

رہی یہ بات کہ صرف اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت کرتے ہیں اس سے یہ ذہن دینا کہ اعلیٰ حضرت کے علاوہ کسی کو نہیں مانتے۔ جماعت مومنین پر بہت بڑی تہمت و بدگمانی ہے اور یہ حرام بنص قرآنی ہے معاذالمولیٰ تعالیٰ منہٗ۔

الحمدللہ! ہم عاشقانِ اعلیٰ حضرت ہر ولی کی عظمت ہر ولی کی ولایت کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے بھی اولیاء کرام کی نام نہاد محبت کا دعویٰ کرنے والے ہیں جو بظاہر کسی ایک ولی کی محبت میں سرشاری دکھا کر دیگر اولیاء کاملین کی توہین و قانونِ اسلام کی بیخ

نی کرتے ہیں اس کی بہت ساری نظیریں مل سکتی ہیں۔ جس کا علم آپ کو بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن ایک عاشق اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایئے جو کسی ولی کا گستاخ اور اولیائے کاملین کی توہین کرنے والا ہو۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

اسی لیے ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ سچے عاشق رضا بن جایئے پھر دیکھئے خدا ورسول کی سچی اتباع اور شیخین کی عظمت بھی ملے گی، ختنین کی عقیدت بھی دکھائی دیگی، یزید کی دشمنی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُلفت بھی ملے گی، حسنین کریمین کی سچی محبت و امامِ اعظم کی سچی پیروی کا درس بھی ملے گا۔ و حضور سیدنا غوث اعظم کی محبت کا سچا جام بھی ملے گا۔ حضور سیدنا سلطان الہند خواجہ غریب نواز و حضور خواجہ داتا گنج بخش ہجویری و حضور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی، حضور مسعود غازی بہرائچی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وجملہ مشائخ کاکوری شریف، نیوتنی شریف، کالپی شریف، بلگرام شریف، وخاتم الاکابر حضور شاہ برکت اللہ مارہروی و حضور سیدی سندی آلِ رسول احمدی و حضور سیدی شاہ ابوالحسین احمد نوری، حضور سیدی تاج العلماء مارہروی، حضور سیدی سیدالعلماء مارہروی، حضور سیدی احسن العلماء مارہروی و حضور سیدی حجۃ الاسلام و حضور سیدی مفتی اعظم ہند و حضور مظہر اعلیٰ حضرت مشائخ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اُلفت و محبت دکھائی دے گی۔ الحمد للہ رب العلمین! اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کے حاضر باش وفیض یافتہ علمائے اہل سنت کا حال تو یہ ہے کہ اگر کوئی وہابی دیوبندی بدمذہب کسی بھی ولی کی عزت وعظمت پر حملہ کرتا ہے تو وہ علمائے اہل سنت اُس کا دنداں شکن جواب دیتے ہیں اور

انشاء اللہ العزیز قیامت تک دیتے رہیں گے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے ہیں یہ تو فلاں ولی کی ذات پر حملہ ہے کہ وہ تو چشتی ہے، نقشبندی ہے، سہروردی ہے، ابوالعلائی ہے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت سے اس کا کیا تعلق، ہم تو اعلیٰ حضرت والے ہیں۔ نہیں! بلکہ ہر ولی، ہر بزرگ کے دشمنوں کا تعاقب کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ کہ یہی ہمارے مقتداو پیشوا امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا درس ہے۔

الحمدللہ! اعلیٰ حضرت کی ذات یہ سُنیت کی پہچان ہے، مسلک اعلیٰ حضرت یہ ایمان کی جان ہے۔ میں نہیں کہتا بلکہ شیخ عرب کا قول ملاحظہ فرمائیں۔ فرماتے ہیں کہ۔

"جب ہندوستان سے کوئی شخص آتا ہے تو ہم اُس سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ اگر اُس کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں تو ہم پہچان لیتے ہیں کہ یہ اہل سنت و جماعت میں سے ہے اگر پژمردگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ اہل بدعت وضلالت میں سے ہے"۔

ہاتھ میں تھامے ہوئے چلتے ہیں ناقہ کی مہار
کعبہ والوں سے کوئی پوچھ لے رُتبہ تیرا

(از: حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

اور الحمدللہ رب العٰلمین! اعلیٰ حضرت کے جاں نثار نہ صرف یہ کہ اپنے شیخ طریقت کے عرس میں حاضری بلکہ دیگر اولیائے کاملین کے اعراس میں حاضری و اولیائے کاملین کے اعراس کا انعقاد کرتے اور کراتے ہیں۔ وقت تفصیل کا حامل نہیں ورنہ مفصل بیان کیا جاتا۔

لیکن ہاں وہ لوگ جو (بطور محاورہ) حُبِّ علی نہیں بلکہ بغض معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

جیسی فکر رکھنے والے ہیں جن کو کبھی امام اعظم سے محبت کا دعویٰ، کبھی علامہ فضل حق خیرآبادی سے اُلفت کا دعویٰ کبھی مولوی عبدالباری فرنگی محلی کے قصیدے اسمیں اُن لوگوں کی بہت ساری فکریں کارفرماں ہیں، لیکن یہاں صرف دو ہی کو ذکر کر کے اپنی بات کو آگے بڑھاتا ہوں۔

(۱) : اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہرت و عاشقوں کے طوفان سے گھبرا کر عوام کو یہ ذہن دینا چاہتے ہیں کہ فلاں نے دین کا کام کیا، فلاں نے دین کا کام کیا اور اعلیٰ حضرت نے بھی دین کا کام کیا ہے جس میں در پردہ اوروں کی کارگزاریوں کو شمار کر کے یہ فکر کارفرما ہتی ہے کہ اعلیٰ حضرت نے کوئی انوکھا کام نہیں کیا ہے، اور بہر صورت سرکار اعلیٰ حضرت کی اہمیت و عظمت کو عوام کے قلوب سے کم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے صرف نظر کرتے ہیں کہ۔ اوروں نے تو لکھا ہے بہت علمِ دین پر

جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

(۲): دوسرا یہ کہ اُن کو بھی دور اعلیٰ حضرت کی شخصیتوں میں سے ایک شخصیت بظاہر عوام الناس میں اعلیٰ حضرت کے مقابل لا کھڑا کرنا ہے جس کی فضیلت کی آڑ لے کر اپنے ذاتی مفاد کو تقویت اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہرت و مقبولیت کو عوام اور علماء کے مابین کم کرنا ہے۔ لیکن اگر خداوند قہار نے چاہا تو آپ کے یہ عزائم رہتی دنیا تک کبھی پورے نہیں ہو پائیں گے۔ فللّٰہ الحمد۔

سب اُن سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ

احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

''دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے''

آپ کا صاحبِ ''زلزلہ'' علیہ الرحمۃ والرضوان کے حوالے کو نقل کر کے عوام کو یہ ذہن دینے کی کوشش کرنا کہ '' آپ تو خلوت میں فتویٰ نویسی یا درس دینے میں مشغول ہیں ذرا دیکھئے اسلام کے خلاف کیا کیا سازشیں رچی جارہی ہیں'' یہ آپ کی ذہنیت ایسی ہے جیسے کوئی سورج کو بغیر ابر کے دیکھ کر اُس کی روشنی کا انکار کرے تو کمیں اس کی نظر کا قصور ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

امام صاحب! اگر آپ تعصب کی عینک کو نکال کر دیکھتے تو آپ کو معلوم ہوتا کہ علمائے حق کی کیا کیا قربانیاں ہیں۔ یہ مضمون بڑی تفصیل کا حامل ہے لیکن میں مختصر طور پر آپ کو بتانا چاہتا ہوں اللہ جل مجدہٗ آپ کو علمائے حق کا باادب بنائے اور بدمذہبوں سے نفرت تامہ عطا فرمائے۔ آمین۔

الحمدللہ رب العلمین! ہماری جماعت اہل سنت کا ہر عالمِ حق اپنے اپنے طریقے سے علیٰ قدرِ قدرت لرضائے رب العلمین سُنیت کی حمایت و باطل کی سرکوبی میں مصروف ہے اور اس جماعت کے قائدین بھی اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ جیسا کہ جانشین حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مرکزِ اہل سنت بریلی شریف کی ذاتِ مبارک۔

وقت نے اجازت دی تو انشاء اللہ اس پر ایک مفصل کتاب تحریر کی جائے گی۔ آپ نے اسکول و کالج میں پڑھنے والوں کے حالات کا ذکر کیا ہے لیکن ذرا غور کریں جب

ذاکر نائک نے اسکول وکالج میں پڑھنے والے اہل سنت وجماعت سے تعلق رکھنے والے ہونہار نوجوانوں کے ایمان کو خراب کرنے کی کوششیں کیں اور سازشیں رچیں جسے دیکھ کر عوامِ اہل سنت بڑی پریشانی اور تکلیف محسوس کررہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ کوئی بندۂ خدا اس گستاخِ رسول کے مقابل آکر اس کے فتنوں سے عوامِ اہل سنت کو محفوظ کرے۔ مگر کسی مدرسے نے اعلان حق نہ کیا اور کسی دارالافتاء نے فتوئی نہ دیا تو پھر کیا تھا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُس سچے نائب نے اپنے آباء واجداد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اور مرکزِ اہل سنت بریلی شریف کی مرکزیت کا فرض ادا کرتے ہوئے قلم کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنے فرض منصبی کو ادا کیا۔

جب تنظیم بریلوی ائمۂ مساجد کے ممبران نے حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ میں ذاکر نائک کے تعلق سے استفتاء قائم کیا تو آپ نے اس کا مفصل جواب ارشاد فرمایا۔ جس کو ان ممبران نے میڈیا کے ذریعے پورے بھارت میں عام کیا۔ الحمدللہ رب العٰلمین! تاج الشریعہ کی بارگاہ سے فیض یافتہ علماء نے ذاکر نائک کا رد تقریراً وتحریراً کرکے اپنے فرائض منصبی کو بخوبی ادا کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کافی حد تک عوامِ اہل سنت اس کے فتنوں سے باخبر ہوکر اس سے دور ہوگئے۔ ایسے پُرآشوب دور میں آپ حواری کہاں تھے؟

پھر ذرا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا جب طاہر الپادری نے اعلیٰحضرت کا نام لے کر عشقِ رسول کا بظاہر جھنڈا اُٹھا کر عوامِ اہل سنت کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوششیں کیں اور افریقی ممالک میں جاکر عوامِ اہل سنت کو گمرہ کرنے کی ناپاک سازشیں رچیں اور جب ساؤتھ افریقہ میں عاشقانِ اعلیٰ حضرت اور طاہر الپادری کے درمیان مناظرہ طے

ہوا تو پھر مرکزِ اہل سنت بریلی شریف کی مرکزیت کا فرض ادا کرتے ہوئے حضور تاج الشریعہ جانشین حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ قاضی القضاۃ فی الہند ہی کی بنیاد پر مسلکِ اعلیٰ حضرت کا بول بالا اور باطل کا منھ کالا ہوا۔ فالحمدلله رب العلمین۔

جس کے آج بھی سیکڑوں گواہ موجود ہیں۔ پھر آگے چل کر ذرا مطالعہ کریں جب طاہر الپادری نے دورۂ بھارت کا ارادہ کیا تو پھر عاشقانِ اعلیٰ حضرت کی جماعت کھڑی ہوگئی اور حتی المقدور اس کا ہر سطح پر احتجاج کیا یہاں تک کہ جماعت رضائے مصطفیٰ ورضا اکیڈمی بمبئی نے ممبئی ہائی کورٹ میں اُس جلسے کے خلاف رِٹ داخل کی جس کا غالبًا آپ کو بھی علم ہوگا، نیز جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ کرناٹک نے شہر بنگلور میں طاہر الپادری کے رد میں ایک تاریخ ساز کانفرنس تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت کا انعقاد کیا جس میں ملک بھر کے علماء ومشائخ نے شرکت فرمائی اور شرکت کرنے والے صرف علماء کرناٹک کی تعداد پانچ ہزار بتائی جاتی ہے۔ جس کی سرپرستی بنفس نفیس جانشین حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم القدسیہ نے فرمائی جس میں دیگر خطابات کے علاوہ خصوصی خطاب شہزادۂ صدر الشریعہ نے فرما کر مسلک اعلیٰ حضرت کی تائید و دشمنانِ مسلک اعلیٰ حضرت کا رد کر کے اُن سے دور رہنے کی تاکید فرمائی۔

ماضی قریب کا اگر مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پھر مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نام لے کر آنے والی کچھ تنظیمیں جنھوں نے مسلکِ اعلیٰ حضرت ہی سے انحراف شروع کر دیا، جیسا کہ دعوتِ اسلامی و سُنی دعوتِ اسلامی۔ تو پھر حضور تاج الشریعہ نے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتے ہوئے اعلان فرمادیا کہ دعوت اسلامی و سنی دعوت اسلامی مسلکِ اعلیٰ حضرت کے مبلغ نہیں ہیں اُن سے دور رہیں۔

اِن تنظیموں کی شرعی خرابیاں ظاہر کرنے کے لیے بہت ساری کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں تفصیل جاننے کے لئے اُن کی طرف رجوع فرمائیں۔ حضور تاج الشریعہ کی ذات مثل ایک سپہ سالار کے ہے کہ اُس کے ماتحت پوری فوج کام کرتی ہے۔ آپ کے پیچھے علماءِ حق کی ایک بہت بڑی جماعت ہے جس میں مفکر بھی ہیں، مدبر بھی ہیں، اس میں فقیہ بھی ہیں ادیب بھی ہیں، معقولی، منقولی بھی ہیں، اہل قلم بھی ہیں، اسکول وکالج میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کی تبلیغ کرنے والے بھی وغیرہ ذالک۔ اور ہر طبقہ میں کام کرنے والے اپنے کام کو بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ لیکن حسد کی عینک لگی ہونے کی وجہ سے آپ کو دکھائی نہ دے تو یہ کس کا قصور ہے یہ فیصلہ آپ خود کریں۔

بارگاہِ رضا کا حاسد مارہرہ کا عاشق نہیں

امام صاحب! آپ نے ص ۲۹؍ پر سرکار حضور احسن العلماء سیدی وسندی ومولائی سید حیدر حسن مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُن اقوال کو ذکر فرمایا ہے جو حضور احسن العلماء نے اپنے صاحبزادگان کرام اور مریدین کو وقت وصیت صادر فرمائے۔

"مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی سے ڈٹے رہنا، میرا جو مرید اس مسلک سے ہٹ جائے میں اُس کا ذمہ دار نہیں ہوں"۔ (عرفانِ مذہب ومسلک مع اضافہ صفحہ نمبر ۲۹؍)

اب ذرا اپنی ہی کتاب کی صفحہ نمبر ۶۳؍ کی دوسری عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"عام حالت میں اصل دین کے اظہار کے لئے ایمان واسلام یا مذہبی فقہی حیثیت واضح کرنے کے لئے اصطلاحاً مذہب اہل سنت کا استعمال کرنا چاہیے۔ اُسے نظر انداز یا ترک کرنا بہت بڑی غفلت وحرماں نصیبی ہے"۔

آپ کے قلم کی بے لگامی اتنی زیادہ بڑھ گئی کہ اب اُس سے سرکارِ حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان جیسی عبقری شخصیت بھی محفوظ نہ رہ سکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سچ کہا کسی نے جو بارگاہِ رضا کا گستاخ وحاسد ہو وہ مارہرہ مطہرہ کا عاشقِ صادق نہیں ہوسکتا۔ آپ واضح فرمائیں سرکارِ احسن العلماء کا اپنے مریدین وصاحبزادگان کرام مثلاً شیخ طریقت صاحبِ سجادہ آستانہ عالیہ برکاتیہ سید امین میاں قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کو وصیت فرمانا کہ "بیٹا مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہنا" کیا یہاں پر اگر مسلک اعلیٰحضرت کی جگہ مذہبِ اہل سنت بولا جاتا تو سرکار سید امین میاں قبلہ ومریدین نہ سمجھتے کہ کس مسلک پر قائم رہنے کی وصیت کی جارہی ہے؟ مگر پھر بھی حضور احسن العلماء نے مذہب اہل سنت نہ بول کر مسلک اعلیٰ حضرت کا استعمال فرمایا۔ (کہو شہزادے سے تاکہ غلاموں کے کان ہوجائیں) تاکہ آنے والے وقت میں مسلک اعلیٰ حضرت والوں کیلئے دلیل ہوجائے۔ اس لیے کہ خطاب شہزادگان کرام ومریدین سے ہے جو حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ مذہب اہل سنت کسے کہتے ہیں لیکن جانتے ہوئے بھی مسلک اعلیٰ حضرت کا استعمال کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں مذہب اہل سنت کہہ کر فرق پیدا ہو وہاں پر بھی اور جہاں فرق پیدا نہ ہو وہاں پر بھی مسلکِ اعلیٰحضرت ہی بولا جائے گا۔ تو کیا آپ کے نزدیک آپ ہی کے حوالے سے سرکارِ حضور احسن العلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہت بڑی غفلت وحرماں نصیبی کا الزام عائد نہ ہوا؟ معاذ المولیٰ تعالیٰ۔

آپ کے مفتی صاحب نے حضرت مولانا رحمت اللہ صدیقی صاحب سے پوچھا ہے کہ کن کن حضرات نے بالالتزام مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگوایا مع حوالہ تحریر فرمائیں پھر جواب دیا جائے گا۔ آپ کے مفتی صاحب کے مطالعے کا جب یہ عالم ہو

تو پوچھنا ضروری ہے۔ خیر! اب میں آپ ہی کی کتاب کی عبارت نقل کرتا ہوں جو کہ صفحہ نمبر ۲۹؍ پر موجود ہے جس کو آپ نے ایک ماہنامہ سے نقل کیا ہے۔

''خدا گواہ ہے کہ مسلک اعلیٰحضرت کا نعرہ شیرانہ جس دلیری استقامت سے مداومت و تسلسل کے ساتھ خانوادۂ برکاتیہ کے اِن دو بزرگوں یعنی حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان اور حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ نے لگایا اُس کی سعادت اُن کے زمانے میں شاید ہی کسی دوسرے کے حصے میں آئی ہو''۔

(بحوالہ عرفان مذہب و مسلک مع اضافہ)

آپ پُرسکون ماحول میں رہ کر غور کر کے بتائیں کہ آپ کے مفتی صاحب کے نزدیک یہ دونوں شخصیتیں لائقِ حجت ہیں یا نہیں؟ پھر عبارت میں یہ بھی موجود ہے ''اُس کی سعادت اُن کے زمانے میں شاید ہی کسی دوسرے کے حصے میں آئی ہو''.....اس عبارت سے یہ پتہ چلتا ہے یا نہیں کہ اس زمانے کے علاوہ دوسرے زمانے میں دوسرے بزرگوں نے بھی مسلکِ اعلیٰحضرت کا نعرہ اُسی مداومت و تسلسل کے ساتھ لگوایا ہے؟

پھر آپ یہ بھی تحریر کر کے واضح کریں کہ کِن ملکوں میں مذہب اہل سنت اور کِن ممالک میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نعرہ بلند کیا جائے؟ اور بھارت کے کِن کِن صوبوں میں اور کِن کِن شہروں میں مذہبِ اہلِ سنت اور کِن کِن صوبوں میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نعرہ بلند کیا جائے۔ اور کِن کِن جلسہ و جلوس واعراس و تقریبات میں مذہب اہل سنت کا نعرہ اور کِن میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نعرہ بلند کیا جائے۔ خلفائے اعلیٰحضرت یا حضور حافظِ ملت یا کسی معتمد علیہ شخصیت کی کتابوں سے مع حوالہ و صفحہ تحریر فرمائیں تاکہ عوام الناس اُس پر عمل پیرا ہوسکیں۔ لیکن صرف آپ کے قلم کا جوش ہمارے لیے حجت نہیں۔

دنیادار علماء کے القاب

آپ نے علماء ومفتیوں کے استہزاء کا بھی ذکر کیا ہے۔لیکن پہلے یہ بھی تو دیکھ لیجئے وہ مفتی علمائے دین ہیں یا علمائے دنیا ہیں۔اور علمائے حق جن کا رد کریں گے وہ یقیناً علمائے دنیا ہی ہوں گے۔اور علمائے دنیا کو صرف ''ٹپوری'' ہی نہیں بلکہ کیا کیا کہا گیا ہے ذرا ملاحظہ فرمائیں۔حضرت مجدد الف ثانی شیخ سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکتوبات امام ربانی کے جلد اول کے مکتوب نمبر ۳۳ رمیں صفحہ ۷۴ را یسے ہی دین فروش ملانوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

''جو علماء دُنیوی عزت اور سرداری کی محبت اور مال اور سر بلندی کی خواہش میں جتلا ہیں اور اس کمینی دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں۔(وہ علمائے دین نہیں بلکہ علمائے دنیا ہیں) وہی بُرے مُلانے اور تمام انسانوں میں سب سے بدتر اور دین کے چور ہیں۔حالاں کہ وہ اپنے آپ کو دین کا پیشوا اور تمام مخلوقات میں سب سے بہتر سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اُنھوں نے کچھ کیا سُنتے ہو! بے شک وہی جھوٹے ہیں اُن پر شیطان غالب آ گیا تو اُنہوں نے اللہ کی یاد بھُلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سُنتا ہے! بیشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔میرے ایک دوست نے شیطان ملعون کو دیکھا کہ بیکار بیٹھا ہے اور گمراہ کرنے اور بہکانے کی طرف سے بے فکر ہو گیا ہے میرے اس دوست نے اُس کا راز پوچھا،ملعون بولا کہ اِس وقت کے بُرے مُلّانوں نے اِس کام میں میری بہت بڑی مدد کی ہے۔اور مجھ کو اس کام سے اُنھوں نے فارغ کر دیا ہے''۔اور حق بھی یہ ہے کہ اس زمانے میں شریعت کی باتوں کے اندر جو کچھ کمزوریاں خرابیاں واقع ہوئی ہیں اور سُنیت واسلام کی

اشاعت میں جو کچھ فتور پڑ گئے ہیں سب اُنہیں بُرے مُلّانوں دین فروش ودُنیا خر مولویوں ہی کی نحوست اوراُنہیں کی خرابیٔ نیت کے سبب سے ہے"۔

(ماخوذ از ردِ صُلح کلیت مختصر فتاویٰ حشمتیہ صفحہ نمبر ۵۸۵ مطبوعہ رضائے خواجہ پبلیکیشن اجمیر شریف)

آپ نے دیکھا دین فروش مولویوں کو کِن کِن القاب سے یاد فرمایا گیا۔(۱) وہی بُرے مُلّانے ہیں (۲) تمام انسانوں میں سب سے بدتر ہیں (۳) دین کے چور ہیں (۴) وہی شیطان کے گروہ ہیں (۵) دین فروش، دنیا خر مولویوں ہی کی نحوست اوراُنہیں کی خرابیٔ نیت کے سبب سے ہے۔اب آپ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پر کیا حکم عائد فرمائیں گے۔

معلوم تو باوثوق ذرائع سے یہ ہوا ہے کہ اُن میں بہت ساری شرعی خرابیاں ہونے کے باوجود بعض نام نہاد مفتیوں نے بلڈر سے فلیٹ لے کر ایک خانہ خدا کا سودا کر دینے کی بھرپور کوششیں کیں اور غلط سوالات کر کے مفتیانِ کرام سے جوابات حاصل کئے جیسا کہ مقامی باشندگان کُرلا بمبئی بخوبی واقف ہیں۔ لہٰذا جو خانہ خدا کو بیچ کر دنیا کی پونجی جمع کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہوگا۔ بینوا توجروا۔

حب علی نہیں بغض معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

امام صاحب اپنی رسلیا کے صفحہ نمبر ۷۳ پر لکھتے ہیں کہ۔

''یہاں تک کہ جب امام اعظم ابوحنیفہ سمینار و کانفرنس بمبئی کا انعقاد (دسمبر ۲۰۱۲ء) ہونے والا تھا تو کچھ اس طرح کے تبصرے بالواسطہ سُننے میں آئے کہ اس کی کیا ضرورت تھی اگر سمینار کرنا ہی تھا تو اعلیٰ حضرت پر کرنا چاہئے تھا۔کیا ایسے بدنصیب، محروم القسمت، محدود الفکر حضرات یہ چاہتے ہیں کہ سارے اکابر و اسلاف کو معاذ اللہ دفن کر دیا جائے اور صرف اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت کیا جائے؟''

امام صاحب! امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو مقابل میں لانا اور اعلیٰ حضرت کے نام کو ختم کر کے امام اعظم کا نام لینا یہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے محبت نہیں بلکہ در پردہ امام اعظم و اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عداوت ہے۔اعلیٰ حضرت کے نام سے بغض و حسد و نفرت ہے کہ اعلیٰ حضرت کا نام لئے بغیر کسی بزرگ کا نام لے لیا جائے۔

اب میں شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی علیہ الرحمہ کی تحریر پیش کرتا ہوں۔ جس سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ امام اعظم کو مقابل میں لانا اور مسلک امامِ اعظم بولنا معاندین وحاسدین اعلیٰ حضرت کا کام ہے۔

اشرفیہ کے روحِ رواں محدث دوراں حضور شارح بخاری حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"اس زمانے میں تمام فرقہائے باطلہ سے ممتاز کرنے کے لئے سوائے مسلک اعلیٰ حضرت کے کوئی لفظ موزوں نہیں ہوتا کچھ معاندین اس کے بالمقابل مسلک امام اعظم بولتے ہیں لیکن یہ لفظ امتیازِ حق وباطل کے لئے کافی نہیں"۔

(اعلیٰ حضرت ایک عالمگیر شخصیت ص ۲۵۱)

پڑھیے امام صاحب! کہ اس فرمانِ عالیشان کے مطابق آپ کی کانفرنس کا نام امتیازِ اہل سنت کے لئے موزوں ہی نہ ٹھہرا اور مسلک اعلیٰ حضرت کے مقابل میں مسلک امام اعظم بول کر آپ نے اپنا نام بقول شارح بخاری معاندینِ مسلک اعلیٰ حضرت میں لکھوالیا۔ امام صاحب کی اس تحریر میں یہ جملہ قابلِ غور ہے کہ (تبصرے بالواسطہ سننے میں آئے)

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

امام صاحب! کیا آپ کو اپنا ہی لکھا یاد نہیں رہتا، کیا آپ کا ذہن آپ کے ہی پاس نہیں رہتا، کیا آپ کو نسیان کی شدید بیماری ہے یا پھر غلامانِ اعلیٰ حضرت کی ہیبت طاری

ہے؟ کہ کبھی آپ خود ہی قاعدہ وضابطہ بناتے ہیں کہ جو لوگ سُنی سُنائی باتوں پر عمل کریں وہ اپنی شخصیت کو مجروح کررہے ہیں اپنے وقار واعتماد کو خاک میں ملارہے ہیں، کتاب وسنت کے حکم کو مسترد کررہے ہیں اور کبھی آپ خود اپنے ہی بنائے ہوئے قاعدہ وضابطہ کے خلاف قلم چلارہے ہیں۔ کہ ''تبصرے بالواسطہ سننے میں آئے'' اور پھر ان تبصروں کو سن کر آپ نے محروم القسمت، بدنصیب، محدود الفکر کا حکم بھی دے مارا اور اپنے ہی قاعدے وضابطے کو اپنے ہی قلم کی مار سے چور چور کر ڈالا۔ کیا آپ اپنے ہی قلم سے اپنی شخصیت ووقار کو مجروح نہیں کررہے ہیں؟ کیا آپ اپنے وقار واعتماد کو خاک میں نہیں ملارہے ہیں؟ کیا آپ کتاب وسنت کے حکم کو مسترد نہیں کررہے ہیں؟

اب فیصلہ قارئین کے ہاتھ ہے کہ امام صاحب کی پیش کردہ حدیث پاک کفی بالمرء الخ یعنی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرتا پھرے خود امام صاحب پر صادق نہ آئی؟

طرزِ منافقت

میں تو محوِ حیرت ہوں کہ آج کل کچھ لوگ اپنے آپ کو سنی رضوی بھی کہتے ہیں اپنے نام کے ساتھ جلی حروف میں موٹا موٹا رضوی لگاتے ہیں مسلک اعلیٰ حضرت کے جھنڈا بردار ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی آڑ لے کر مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف زہرافشانی بھی کرتے جاتے ہیں۔ ایسے ہی بے حیا، جھوٹوں مکاروں، عیاروں کے بارے میں حضور شارح بخاری مفتی شریف الحق صاحب قبلہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ۔

''مذہب اہل سنت و جماعت کے مقتدر ہستیوں نے اجماع کے ساتھ مسلک ابوحنیفہ کو مسلک اعلیٰ حضرت کا نام دے دیا اور اب مسلک حنفی کا ہی دوسرا نام مسلک اعلیٰ حضرت ہے مجھے تو بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ سنی ہوتے ہوئے لوگ آج کل مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف زہر افشانی کیوں کر رہے ہیں''۔

(مقالات شارح بخاری جلد دوم ص ۳۲۵ر

بحوالہ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور ۱۹۹۹ء)

نہ جانے کیوں ایسے سنی کہلانے والے لوگ مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالفت کا جھنڈا بردار بنے ہوئے ہیں، نہ جانے کیوں اعلیٰ حضرت کا نام دبانے کی کوشش کر رہے ہیں، نہ جانے کیوں اعلیٰ حضرت کے نامِ پاک اور مسلک اعلیٰ حضرت سے جلے بھنے جا رہے ہیں۔ پھر بھی قوم کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنی تجوریاں بھرنے کے لئے یہ نعرہ لگا رہے ہیں کہ ہم تو مسلکِ اعلیٰ حضرت کا کام کر رہے ہیں، ہم تو فکر رضا عام کر رہے ہیں۔ سچ کہا کسی کہنے والے نے ''ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور''۔

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

امام صاحب ص ۶۰ ر پر اشرفیہ کی مخالفت کا رونا روتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ۔

''سالہا سال سے اشرفیہ کے خلاف ہونے والی الزام تراشی اور پروپیگنڈوں کو محض اس لئے برداشت کیا گیا کہ حاسدین و مخالفین اشرفیہ عقل و شعور سے جب بھی کام لیں گے تو انہیں اپنی حرکتوں پر ندامت ہوگی لیکن افسوس کہ یہ سلسلہ تھمنے اور رُکنے کے بجائے بڑھتا ہی چلا گیا''۔ (عرفانِ مذہب و مسلک مع اضافہ)

اجی امام صاحب! آپ کی تحریر دوسروں کو بے عقل و بے شعور بتارہی ہے مگر اس سے آگاہ فرمائیں کہ آپ کو کب عقل آرہی ہے کہ آپ خود اعتراف فرمارہے ہیں سالہا سال سے اشرفیہ کی مخالفت کی جارہی ہے۔ مگر کبھی آپ نے اس پر بھی غور فرمایا کہ علمِ مخالفت کیوں لہرایا، مخالفین نے مخالفت کا سبب کیا ٹھہرایا؟ مگر آپ کو یہ کہاں سوچنا ہے کہ آپ کے نزدیک اشرفیہ جس کی چاہے مخالفت کرے صحیح ہی ہوگا۔ اور اشرفیہ کے خلاف کوئی بھی بولے غلط ہی ہوگا۔ سُن لیجئے کہ اگر ایسا ہی ہے تو یہ قاعدہ آپ ہی کو مبارک ہو۔

اور صفحہ نمبر ۱۶ ر پر یہی اشرفیہ کی مخالفت کا رونا روتے ہوئے قلم بند کرتے ہیں کہ۔

"لیکن افسوس کہ یہ سلسلہ تھمنے اور رکنے کے بجائے بڑھتا ہی چلا گیا"

ارے امام صاحب! میں پھر آپ سے کہوں گا کہ غور وخوص فرمایئے، عقل ٹھکانے پر لایئے اور بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ سالہا سال سے جو اشرفیہ کی مخالفت کا سلسلہ ہے وہ ختم ہونے پر ہی نہیں آرہا ہے بلکہ آپ ہی کے بقول بڑھتا ہی جارہا ہے۔ غور کیجئے ضرور غور کیجئے چونکہ آپ کا خود یہ اعتراف کرلینا کہ سالہا سال سے اشرفیہ کی مخالفت ہورہی ہے جو سلسلہ تھمنے کے بجائے جاری وساری ہے یہ کوئی عام بات نہیں بلکہ نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ آخر کیا وجہ ہے جو مخالفت کا سلسلہ رواں اور دواں ہے سوچئے اور نتیجہ نکالئے کہ آپ کا تو دعویٰ ہے کہ آپ صاحب قلم، کثیر المطالعہ والمشاہدہ اور بھی بہت کچھ ہیں۔ لیکن آپ کے جملے ہی بتارہے ہیں کہ سالہا سال سے آپ اس فکر میں ڈوبے تو ضرور ہیں مگر کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے بالآخر "**تنگ آمد بجنگ آمد**" کا نعرۂ عجز بلند فرمادیا۔

لہٰذا ہم ہی کچھ کرم فرمائے دیتے ہیں۔ سنئے! کہیں سالہا سال سے جاری اشرفیہ کی مخالفت فی زمانہ مع اضافہ کی یہ وجہ تو نہیں کہ۔

اشرفیہ نے اپنا نام مخالفین مسلک اعلیٰ حضرت کی فہرست کے صفحہ اول میں لکھوایا ہے مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالفت کا جھنڈا سب سے پہلے اُٹھایا ہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف نعرہ لگایا ہے۔ کبھی حضور شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے فتوے کے خلاف تحقیق کی جاتی ہے تو کبھی مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالفت کر کے دشمنانِ اعلیٰ حضرت کو راہ دی جاتی ہے، کبھی امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے نام پاک کی آڑ لے کر اعلیٰ حضرت کے نام کو مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے، تو کبھی مسلک امامِ اعظم کا نعرہ دے کر درپردہ مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف تحریک چلائی جاتی ہے۔ اشرفیہ ہی وہ جگہ جہاں سب سے پہلے مخالفت اعلیٰ حضرت کا جھنڈا لہرا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

''مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف سب سے پہلی آواز جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے مولوی ظفر ادیبی کی شکل میں بلند ہوئی جب اُن سے ''حسام الحرمین'' کی تائید وتصدیق کے لئے کہا گیا تو اُنہوں نے یہ کہہ کر تائید وتصدیق سے انکار کر دیا کہ کتاب اللہ کے سوا کسی کتاب کی حرف بحرف تصدیق نہیں کی جا سکتی.......''

(امتیازِ اہل سنت صفحہ ۱۳۹ رناشر دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی)

اور پھر اشرفیہ سے یہ مخالفتِ اعلیٰ حضرت کا سلسلہ ختم نہ ہوا بلکہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ سنئے۔

''مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ۱۹۹۹ء میں پانچویں آواز ماہنامہ اشرفیہ مبارک

پور کے پلیٹ فارم سے ایک مضمون کی شکل میں بلند ہوئی ۱۹۹۹ء میں مولانا مبارک حسین مصباحی ماہنامہ اشرفیہ کے مدیر اعلیٰ تھے مضمون کی اشاعت میں اُن کی مرضی شامل تھی اس لئے کہ مدیر کی مرضی کے بغیر کسی مضمون کی اشاعت نہیں ہوسکتی شارح بخاری نے مولانا مبارک حسین کی غیر موجودگی کا ذکر کر کے اپنی گردن چھڑوانے کی کوشش کی ہے مضمون کی اشاعت پر شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ نے اپنی شدید برہمی کا اظہار فرمایا۔ ماہنامہ اشرفیہ میں مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف شائع شدہ مضمون کا ایک اقتباس ذیل میں دیکھیں........

مقررین اور شعراء کی پذیرائی اُن کا حوصلہ بڑھانے سوتوں کو جگانے اور جلسے وکانفرنس کی رونق کو دوبالا کرنے کی خاطر آج کل بہت طرح کے نعرے لگائے جاتے ہیں کچھ عاقبت نااندیش اور خداناترس اناؤنسر حضرات اُن نعرۂ حق وصداقت کے درمیان بعض ایسے نعرے لگواتے ہیں جن کا مقصد حاضرین جلسہ سے غلط کہلوا کر اُن کو بے وقوف بنانا ہنسانا اپنی چرب زبانی وہمہ دانی کی دھونس جمانا ہوتا ہے جیسے جھوٹ کا دامن بوس کا دامن وغیرہ نعرۂ تکبیر ورسالت کے بعد ایک نعرہ مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد کا بھی ہے یہ نعرہ لگانے والے کون لوگ ہیں؟ ان میں کی اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو بے نمازی ہے، داڑھی منڈے یا حدِ شرع سے کم رکھنے والے ہیں، شراب خور ہیں"۔

(ماہنامہ اشرفیہ، اپریل ۱۹۹۹ء بحوالہ امتیاز اہل سنت ص ۱۴۲، ۱۴۳)

پھر یہ اعلیٰ حضرت کی مخالفت اشرفیہ کے صدر مدرس محمد احمد صاحب تک پہنچ گئی

اور انہوں نے مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف اس طریقے سے عرق ریزی کی۔ ملاحظہ ہو۔

''مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ساتویں آواز حضرت مولانا محمد احمد مصباحی صاحب صدر مدرس جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی شکل میں بلند ہوئی موصوف کا کہنا ہے کہ لفظ ''بریلوی'' غیروں کا دیا ہوا ہے اس لفظ کی حمایت کر کے ہم غیروں کے معاون کیوں بنیں''۔ (امتیاز اہل سنت ص ۱۴۳)

مگر چلتی ٹرین کے مسئلہ پر آپ غیروں کے معاون خوب بنے اور یہاں کچھ بھی نہ سوچا کہ غیروں کے معاون کیوں بنیں! اور پھر یہی مخالفتِ اعلیٰ حضرت کا جھنڈا اب مولانا نظام الدین صاحب نے لہرایا۔ اعلیٰ حضرت کی تحقیق کے خلاف قلم چلایا۔ حضور اعلیٰ حضرت کے فتوے کے خلاف فتویٰ دے کر مخالفت اعلیٰ حضرت کا بوجھ اپنے سر اُٹھایا۔ نتیجہ فوراً نکل آیا کہ اپنی ہی عزت کو پامال کرلیا، اپنی ہی شخصیت کو مجروح کرلیا، اپنے ہی وقار کو خاک میں ملالیا۔

امام صاحب! یہ چند وجوہِ مخالفت بطور نمونہ ذکر کی گئی ہیں اور آپ سے یہی التجا ہے کہ غور کیجئے کہ مخالفت کا سلسلہ کیوں رواں اور دواں ہے، کیوں رُکنے اور تھمنے کے بجائے بڑھتا ہی جارہا ہے، ہم تو بس آپ سے اتنا ہی کہہ کر اس موضوع کو ختم کرتے ہیں کہ۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

اس اشرفیہ کی مخالفتِ اعلیٰ حضرت کو صرف اس لئے برداشت کیا گیا کہ جلد ہی مخالفین ومعاندین اعلیٰ حضرت ومسلکِ اعلیٰ حضرت عقل وشعور سے کام لیں گے اور اپنی ان حرکات پر ضرور شرمندہ ونادم ہو کر تائب ہوں گے لیکن اب مخالفین اعلیٰ حضرت ومعاندین

مسلک اعلیٰ حضرت کان کھول کر سُن لیں کہ اعلیٰ حضرت کے غلاموں نے بتوفیق الٰہی اب یہ بات ٹھان لی ہے کہ اعلیٰ حضرت یا مسلکِ اعلیٰ حضرت پر کوئی حرف بھی آئے گا خواہ اپنے ہوں یا پرائے منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ انشاء اللہ القہار۔

کبھی جب امتیازِ حق و باطل کا سوال آیا

ہمارے سامنے پھر اپنے بیگانے نہیں آئے

سردارانِ کذاب

امام صاحب نے اپنی کتاب کے ص ۵۳ پر جو علمائے اہل سنت کرلا ممبئی کے سوالات ذکر کئے ہیں وہ سب کے سب کذب بیانی، بہتان تراشی اور تقیہ بازی کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔ کثرت سے جھوٹ کا سہارا لیا گیا ہے، حق و سچ کہاں بیان کیا گیا ہے۔

ہر شخص بداہۃً جانتا ہے کہ سوال کے موافق جواب ہوتا ہے۔ فرض کیجئے کوئی اپنی شریکِ حیات کو صراحۃً تین طلاق دے زید عالم سنی حکم شرع سے خبردار کرے اور حلالہ کا حکم دے اس پر وہ شخص بکر سنی عالم کے پاس جائے تقیہ کرے اور یوں کہے کہ مجھ پر طلاق کی جھوٹی تہمت رکھی گئی ہے زید کو معلوم بھی تھا پھر بھی حلالہ کا فتویٰ دیا کیا بکر نہ کہے گا کہ اس شخص پر کوئی شرعی مؤاخذہ نہیں اور زید کا فتویٰ غلط ہے۔ یا فرض کیجئے کوئی شخص شرک میں گرفتار رہے اور کسی سنی عالم مفتی کے سامنے جا کر تقیہ کرے اور یوں کہے کہ میں ایک اللہ کو مانتا ہوں رسول کو برحق جانتا ہوں اور شرک سے بیزار ہوں کیا وہ مفتی اُسے مسلمان نہ کہے گا؟ مگر اُن کا کہنا کیا کام آئے گا؟ کہ جب وہ شخص طلاق ثلاثہ کا قائل ہو چکا اور یہ شخص شرک کا فاعل ہو چکا اور اب تک بتوں کی پرستش کئے جاتا ہے اُن کے آگے ماتھا ٹکاتا ہے تو یہ تقیہ بازی اور کذب بیانی عنداللہ ہرگز کوئی فائدہ نہ دے گی۔

اب آیئے اُن سوالات کا جائزہ لیا جائے کتنا سچ کتنا جھوٹ ہے ملاحظہ کیا جائے۔

سوال نمبر(۱) میں ذکر کیا ہے کہ....... ''جلسوں میں علمائے اہل سنت کو ٹپوری مفتی اور صلح کلی مولوی کہہ کر اُن کا استہزاء کرنا کیسا ہے؟''.......ارے امام صاحب اس سوال میں ''علمائے اہل سنت'' کا جملہ ذکر ہے یہی سائل کا کذب ہے۔ کہ کس عالم نے کس تحریر یا تقریر میں ''علمائے اہل سنت'' کو صلح کلی کہا ہے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

سُنیے امام صاحب! اگر یہ سائل بات کے پکے ہوتے، قول کے سچے ہوتے، شریعت سے محبت ہوتی، قوم سے ہمدردی ہوتی، عذاب کا خطرہ ہوتا، قیامت کا ڈر ہوتا، حق سے محبت کرتے، جھوٹ سے نفرت کرتے تو ضرور حقیقت حال کے قائل ہوتے اور سچے سائل ہوتے۔ مگر اُن سائلوں نے ایسا نہ کیا صرف جھوٹ کا سہارا لیا کیا خدا نے حکم نہ دیا کیا محبوب خدا نے بیان نہ کیا؟ لعنة الله على الكاذبين۔

اور جب صلح کلی کو ہی صلح کلی کہا گیا ہے تو یہ کہنا کہاں منع ہے؟ بلکہ شریعت نے تو اسی کا حکم دیا ہے۔ کہ قرآن وحدیث نے جو مشرک ہے اُسے مشرک، جو کافر ہے اُسے کافر، جو منافق ہے اُسے منافق ہی فرمایا ہے۔ لہٰذا جو صلح کلی ہے اُسے صلح کلی ہی کہا جائے گا۔ یہ تو سوال نمبر(۱) کا حال تھا۔ اب سوال نمبر (۲) کا جال دیکھئے۔

سوال نمبر(۲) میں ایک دعوت کا ذکر ہے کہ...... ''ایسی دعوت کہ سنی شرکاء پر صلح کلی کا اطلاق کرنا کیسا ہے''

اور قبل سوال دعوت کا یہ حال ہے کہ...... '' دعوت دینے والا اور مدعو دونوں سنی ہوں اگر اس دعوت میں کوئی وہابی، دیوبندی وغیرہ بدمذہب شریک ہے خواہ اُسے دعوت دی

گئی ہو یا نہ دی گئی ہو تو ایسے سنی شریک دعوت کو صلح کلی قرار دیا جا رہا ہے۔ جب کہ بدمذہبوں سے اُس کا کوئی تعلق نہیں''۔

''مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری''

قارئین کرام! سوال میں کیسا صاف اقرار کیا گیا ہے کہ سنی کی محفل میں وہابی بھی آ رہا ہے دیو بندی بھی شرکت کر رہا ہے اور اس محفل میں امام و مولوی بھی شریک ہو رہا ہے تو یہ بات خود اسی سوال سے ثابت ہوگئی کہ وہابیوں دیو بندیوں کے ساتھ شرکتیں کی جا رہی ہیں معاذ المولیٰ تعالیٰ منہ

تو کیا وہابیوں دیو بندیوں کے ساتھ شریک ہونے، اُٹھنے بیٹھنے والوں پر صلح کلی کا حکم نہ آئے گا؟

چو خود کردند راز خویشتن فاش
عراقی را چرا بد نام کردند

مولوی معراج! ذرا یہ بھی بتا دیں کہ ایسی محافل جن میں وہابی دیو بندی وغیرہ مرتدین شریک ہوں امام و علماء کو شرکت کرنا کیسا ہے؟

حیرت ہے سائل خود لکھ رہا ہے کہ اس دعوت میں وہابی دیو بندی بھی آ رہا ہے اور مولوی و امام بھی شریک ہو رہا ہے اور اس پر طرفہ یہ کہ کتنی دیدہ دلیری اور ہٹ دھرمی کے ساتھ یہ بھی لکھ مارا ہے کہ بدمذہبوں سے اُس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ع

''چہ دلا ورست دزدے کہ بکف چراغ دارد''

کیا سائل کے نزدیک وہابی کے ساتھ شریک ہونا، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا کوئی تعلق نہیں

رکھتا؟ یہ دوسرے سوال کی حالت ہے جو خود اپنے ہی لئے ہلاکت ہے۔

اب آیئے سوال نمبر (۳) کی طرف نظر کی جائے تو اس کی حقیقت بھی آشکارا ہو جائے۔

سوال نمبر (۳) غیر مفتی شخص اپنے جلسوں میں زبانی فتویٰ جاری کرے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور جس کو صلح کلی کہا گیا ہے اگر وہ واقعۃً صلح کلی نہیں تو کہنے والے پر کیا حکم ہے؟

ارے امام صاحب! ذرا غور تو کیجئے کہ اُن علماء وواعظانِ حق بیان، مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے ترجمان، دینِ حق کے نگہبان، مفتیانِ صاحب فیضان کو کتنی ہٹ دھرمی دیدہ دلیری، کذب بیانی، بہتان تراشی، تقیہ بازی، بے حیائی کے ساتھ غیر مفتی کہہ دیا گیا کیا یہ سائل کا کذب نہیں؟ کیا سائل جھوٹا نہیں؟ کیا خدا نے حکم نہ دیا، کیا محبوبِ خدا نے بیان نہ کیا؟ لعنة الله على الكاذبين۔

امام صاحب! آپ نے بالواسطہ ناشر مسلک اعلیٰ حضرت مولانا مفتی رحمت اللہ صدیقی قادری رضوی صاحب سے تو ثبوت مانگ لیا اور اشرفیہ کے دارالافتاء نے فرار کا راستہ اختیار کیا۔ مفتی اشرفیہ نے مسلک اعلیٰ حضرت پر کوئی تصدیق نامہ نہ دیا۔ مگر اسی اشرفیہ کے دارالافتاء میں ان علمائے کرام ومفتیانِ عظام کے تعلق سے کوئی ثبوت نہ مانگا گیا۔ بلکہ نہایت عجلت سے جواب دے دیا گیا۔ آخر کیا بات ہے؟ کہ حضرت مولانا مفتی رحمت اللہ صاحب سے مسلک اعلیٰ حضرت بولنے پر ثبوت مع دستخط وحوالہ مانگا جائے اور ان مکار، بے حیا، نفس پرور کذب وبہتان کے جھنڈا بردار سائلوں سے ثبوت مانگنا ضروری نہ

سمجھا جائے۔ جبکہ یہ مسئلہ کفر واسلام کا تھا۔ ع

''کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے''

اب سائل میں ہوں کیا اُن سائلوں کے پاس کوئی ثبوتِ شرعی موجود ہے کہ یہ علماء وواعظانِ حق بیان، دینِ حق کے نگہبان، مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے ترجمان مفتی نہیں؟ اگر ہے تو لائیے ہم کو بھی دکھائیے کہ کس دن کے لئے اُٹھار کھا ہے اور اگر کوئی ثبوت شرعی نہیں ہے تو کس بنیاد پر اِن علمائے حق بیان کو غیر مفتی کہہ دیا گیا؟ کیا آپ اور سائل کے نزدیک مفتی صرف وہی ہے جو اشرفیہ کا سند یافتہ ہو۔ اگر یہ زعم وخیال ہے تو سُن لیجئے کہ۔

''ایں محال است محال است محال''

اب میں قارئین کو امامِ اہل سنت مجدد دین وملت آیۃ من آیات اللہ معجزۃ من معجزات رسول اللہ غواص بحرِ معرفت، امامنا امامِ عشق ومحبت، کنز الکرامت، جبل الاستقامت، سیدنا وسندنا، کنزنا وذخرنا، لیومنا وغدنا، سیدی سرکار اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت فاضل بریلوی رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ، کی عبارت دکھاتا ہوں ارشاد فرماتے ہیں۔

''سند حاصل کرنا کچھ ضرور نہیں باقاعدہ تعلیم پانا ضرور ہے مدرسے میں ہو یا کسی عالم کے مکان پر'' (فتاویٰ رضوی شریف)

اوسائلو! اس کو پڑھو! اور اپنے زعم وخیال باطل کو اپنے ہاتھوں چور چور کرو اگر تم اعلیٰ حضرت کو مانتے ہو۔

نیز اس تیسرے سوال میں ایک ٹکڑا یہ بھی ہے کہ۔

''اور جس کو صلح کلی کہا گیا ہے اگر وہ واقعۃً صلح کلی نہیں تو کہنے والے پر کیا حکم ہے''

اس میں بھی سائلوں نے نہایت جعل سازی اور مکاری سے ہی کام لیا ہے۔ جہاں یہ ذکر کیا تھا کہ "جس کو صلح کلی کہا گیا اگر وہ واقعۃً صلح کلی نہیں تو کہنے والے پر کیا حکم ہے" وہیں یہ بھی ذکر کرنا ضروری تھا کہ

"اگر جس کو صلح کلی کہا گیا ہے اور واقعۃً بھی وہ صلح کلی ہی ہے تو کہنے والے پر کیا حکم ہے؟"

مگر ایسا بالکل نہ کیا گیا اور اس شق کو ہاتھ ہی نہ لگایا پردے میں رکھنا مناسب سمجھا اسی سے سمجھ میں آرہا ہے کہ اُن سوالات میں کذب بیانی، ریاکاری، الزام تراشی، بے حیائی اور نفس پروری سے ہی کام لیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۴ / ۵ / کا جواب ہم ابراق بریلی فی ردفتنۂ دہلی قسط اول ہی میں دے چکے ہیں۔ اب قارئین کی مزید تشفی اور حق بیانی کے لئے ہم آپ کو بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں لے چلتے ہیں وہیں سے فیصلہ کراتے ہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ملفوظات میں بیان فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔

"مؤلف! مولوی حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنوی سلمہٗ کے دل میں یہ خیال آیا کہ قرآن عظیم میں یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ ہے یعنی سیدنا سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے جن اُن کی حسبِ منشاء محرابیں اور تصویریں بناتے تھے اور یہ ثابت ہے کہ اگلی شریعتوں کو جب رب عزوجل بغیر انکار کے بیان فرمائے تو وہ احکام ہمارے لئے بھی ہوتے ہیں اور تصویروں پر قرآن عظیم نے انکار نہ فرمایا اور جن احادیث سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ سب آحاد ہیں تو قرآن عظیم کو منسوخ نہیں

کر سکتیں، یہ شُبہ دل میں لئے ہوئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا۔

''حضور والا! حرمت تصاویر متواتر ہے؟

ارشاد: ہاں حرمت تصاویر متواتر ہے مگر وہ احادیث جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ سب فرداً فرداً احاد ہیں مگر مجموعہ سے حرمت متواتر ہو جاتی ہے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ حرمت تصاویر کی حدیث متواتر المعنیٰ ہے اور حدیث متواتر المعنیٰ قرآن عظیم کو منسوخ کر سکتی ہے جیسے اسی احادیث نے یَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَتَمَاثِیۡلَ منسوخ کر دیا۔''

(الملفوظ شریف)

قارئین کرام! اس سے صاف معلوم ہوا کہ تصویر کی حرمت حدیث متواتر المعنیٰ سے ثابت ہے۔ اور قاضی القضاۃ سرکار حضور تاج الشریعہ دام ظلہ الاقدس دلائل و براہین سے یہ ثابت فرما چکے ہیں کہ موی تصویر ہی ہے۔ ملاحظہ ہو ''ٹی وی اور مووی کا آپریشن''

اور امام صاحب کی منظور نظر دعوتِ اسلامی حُرمت تصاویر کی منکر ہے۔ بلکہ تصاویر کو جائز مستحسن مباح کارِ ثواب بتاتی ہے۔ تو حدیث متواتر المعنیٰ کی منکر ہوئی۔

اب آئیے یہ فیصلہ بھی اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مجدد دین وملت عاشق سرکار رسالت حضور سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ سے ہو جائے کہ حدیث متواتر المعنیٰ کا منکر کون ہے اور اس پر کیا حکم آتا ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں۔

''حدیثِ متواتر کے انکار پر تکفیر کی جاتی ہے خواہ متواتر باللفظ ہو یا متواتر المعنیٰ''

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶ رص ۳۲)

امام صاحب! اب تصاویر کو جائز وکارِ ثواب مان کر دعوتِ اسلامی کا کیا حکم ہوا؟

اور سرکار حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اپنی کتاب ''شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہٖ ونعالہٖ '' فتاوی رضویہ مترجم جلد ۲۱ ر ص ۴۳۹ ر پر تصویر کے تعلق سے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ مستبین اور حرکاتِ مذکورہ حرام بالیقین۔ اور اُن میں اعتقادِ ثواب ضلالِ مبین۔ اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی اُمید سے نہ خود گمراہ ہو نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے''۔

لہٰذا امام صاحب! دعوت اسلامی تصویر کو جائز و کارِ ثواب مان کر گمراہ و گمراہ گر ہوئی یا نہیں؟ اور حرام پر دعوت اسلامی والوں کا یہ نعرہ لگانا۔

''مدنی چینل میں جو ساتھ دے عطار کا اس پر رحمت ہو خدا کی اور کرم سرکار کا''

کیسا ہے؟ حکم شرع واضح فرمائیں۔

مزید اب ہم ''تحقیقِ قادری'' کے کچھ اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

نام کتاب

دعوت اسلامی کا حکم اور صلح کلیت کا صحیح مفہوم

''تحقیق قادری''

از قلم: محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد عبدالرحمن صاحب قبلہ قادری

تصویر بنانا اور بنوانا دونوں ناجائز و حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے

اشد الناس عذاباً عند اللہ المصورون۔ سب سے سخت عذاب انھیں ہوگا جو جاندار کی تصویریں بناتے ہیں۔

یونہی ٹی وی ویڈیو پر آنا اور اس کا دیکھنا دونوں ناجائز وحرام ہے اسی پر حضور تاج الشریعہ دام ظلہ الاقدس کی کتاب ''ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن اور اس کا شرعی حکم'' آچکی ہے تفصیل کے لیے مطالعہ فرمائیں۔

(۱) ابھی میں حضور تاج الشریعہ دام ظلہ الاقدس کے ایک بیان پر اکتفا کرتا ہوں کہ ٹی وی ہماری ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے اسلاف نے اس کے بغیر تبلیغ کی ہے۔ ہم بھی اس کے بغیر اپنی بات لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ لہذا ٹی وی ناجائز وحرام ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ دعوت اسلامی جس کا بانی الیاس عطار ہے یہ جماعت ٹی وی کے جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہونے کی قائل ہے تو اگر ٹی وی ناجائز ہے تو ایک ناجائز کو مستحب کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ کیا وہ گمراہ بھی نہیں ہوگا اگر نہیں تو پھر وہ کیا ہوگا اور اس کو کس درجہ میں رکھا جائے گا؟

(۲) تاج الشریعہ کی وہ شخصیت ہے کہ کسی مجلس میں اگر کچھ بولتے ہیں تو

ہزاروں کیسٹیں بن جاتی ہیں۔ آج بھی وہ بیان موجود ہے اور میں نے خود حضور تاج الشریعہ دام ظلہ الاقدس کو ایک جلسہ میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ ''دعوت اسلامی اور سنی دعوت اسلامی دونوں مسلک اعلیٰ حضرت کے مبلغ نہیں ہیں''۔ اور مسلک اعلیٰ حضرت ہی دین حق اور دینِ محمدی ہے جیسا کہ فتاویٰ ''فیض الرسول'' جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۷۷ میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے محبوب شاگرد حضرت علامہ بدرالدین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ۔

''بریلی کے فاضل افضل حضور اعلیٰ حضرت قبلہ مولانا محمد احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ عنہ کا دین و مذہب جو اُن کی کتابوں سے ظاہر ہے وہ وہی ہے جو خالص دین محمدی ہے جو بریلوی بننے سے روکتا ہے وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ عندالفقہاء کافر ہے''۔

حضور بدرِ ملت علیہ الرحمہ کی تحریر سے خوب روشن ہوگیا کہ مسلک اعلیٰ حضرت ہی دینِ محمدی اور دینِ حق ہے اس سے روکنے والا عندالفقہاء کافر ہے۔ اور جب مسلک اعلیٰ حضرت ہی دین محمدی اور دین حق ہے تو جو مسلک اعلیٰ حضرت کا مبلغ نہیں ہے وہ دین حق اور دین محمدی کا مبلغ نہیں ہے۔ اور دعوت اسلامی کا تبلیغ کرنا اجلی البدیہیات سے ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تبلیغ کر رہے ہیں، تو سوال یہ ہے کہ آخر یہ کس دین کی تبلیغ کر رہے ہیں؟ دین حق کے مبلغ تو ہیں نہیں، تو پھر کس کے مبلغ ہیں فرمایا جائے؟

دوسری بات یہ کہ یہ ظاہر ہے کہ جن خیالات و نظریات پر ہوں گے اُنہیں کی تبلیغ کر رہے ہیں اور جس کی تبلیغ کر رہے ہیں وہ دین حق ہے نہیں۔ ورنہ دین حق اور مسلک اعلیٰ حضرت کے مبلغ کہے جاتے۔ اب نتیجہ نکل گیا کہ یہ حق پر ہی نہیں ہیں، اس لئے کہ اگر حق پر ہوتے تو اُن کی تبلیغ مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ کہی جاتی مگر ایسا نہیں ہے اس لیے کہ حضور

تاج الشریعہ نے صاف فرمادیا ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کے مبلغ نہیں ہیں۔

دلیل سوم:

یہ لیجئے تیسری دلیل، ایک کتاب ہے''سرکار کا پیغام عطار کے نام'' اس کے صفحہ ۶ ر پر ایک واقعہ ہے جس کی تلخیص میں پیش کرتا ہوں۔اُس کو پڑھ کر آپ خود فیصلہ کریں کہ یہ جھوٹ اور گمراہی ہے یا نہیں؟ لکھتے ہیں کہ

''ایک اسلامی بھائی کو مدینہ شریف حاضری کی سعادت نصیب ہوئی وہ کہتے ہیں کہ میں اپنا اور دیگر حضرات کا سلام بارگاہِ رسالت میں پیش کر رہا تھا اسی دوران جب میں نے اپنے پیرومرشد الیاس عطار کا سلام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا تو جالی مبارک کے پیچھے سے آواز آئی کہ میرے الیاس کو میرا اسلام کہنا، میں ایک دم چونک گیا اور دیکھا تو ماحول پُرسکون تھا، میں نے ایک بار پھر سلام پیش کیا تو دوبارہ آواز آئی کہ میرے الیاس کو بھی میرا اسلام کہنا یہ سُن کر مجھ پر رقت طاری ہوگئی۔اور بے اختیار میں نے ایک بار پھر سلام پیش کیا تو تیسری بار پھر آواز آئی''میرے الیاس کو بھی میرا اسلام کہنا'' وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں پاکستان لوٹا تو الیاس عطار پاکستان کے باہر کسی ملک میں تھے اور جب وہ واپس آئے تو کافی عرصہ تک میں سرکار کا پیغام نہ پہنچا سکا۔پھر ۳۰ رصفر بروز جمعرات میں مدنی چینل دیکھ رہا تھا جب سُنہری جالیوں کا روح پرور منظر دیکھا تو یکایک وہی آواز پھر سُنائی دی الفاظ کچھ یوں تھے''میرے الیاس کو تم نے ابھی تک میرا پیغام نہیں پہنچایا''۔

قارئین! غور کریں کہ تین بار سلام پیش کیا اور تینوں بار جواب آیا کہ میرے الیاس کو بھی میرا اسلام کہنا اور جب یہ پاکستان آکر بھول گئے تو اس کو بتانے کے لیے سرکار نے ٹی وی

کا سہارا لیا۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

مولانا معراج القادری استاذ الجامعۃ الاشرفیہ نے ایک سوال کے جواب میں لکھا کہ علماء کا استہزاء حرام منجر الی الکفر ہے۔

بے شک علماء اہل سنت کا استہزاء، ان کی توہین حرام منجر الی لکفر ہے مگر وہ جو وہابیوں کے ساتھ کھاتا پیتا ہوان کے ساتھ شرکت کرتا ہواس کا کیا حکم ہے؟ مفتی صاحب بتائیے! سائل نے خود حکم بیان کر دیا ہے آپ کے مستفتی کی تقریر کی کیسٹ موجود ہے اور کتنے باشرع گواہ گرلا میں موجود ہیں۔ جس میں یہ بیان کیا کہ وہابیوں کے ساتھ شرکت کرنے اوران کے ساتھ کھانے پینے سے فاسق ہوگا، صلح کلی نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ وہ حرام ہے۔

صلح کلی ہوگا یا نہیں؟ اس پر تو بحث ہم آگے کریں گے۔ پہلے فاسق ہی پر بحث کر لیتے ہیں۔ سائل خود جس کا قائل ہے۔ گذارش یہ ہے کہ کیا مفتی صاحب نے یہ پڑھا ہے یا نہیں کہ فاسق اہل اہانت سے ہے۔ اگر کسی فاسق کو ٹپوری مفتی کہہ دیا تو بتائیے کہ ایک عالم اہلسنت کا مذاق بنایا، یا ایک فاسق کا؟

(۲) سوال نمبر ۷ کے جواب میں جو صلح کلی کا معنیٰ بیان کیا گیا ہے کہ تمام باطل اور بدمذہب فرقوں اور حق پرست جماعتوں کو حق وصحیح ماننے اور اسی صفحہ پر نیچے صلح کلی کے بارے میں شیر بیشۂ اہل سنت کی تحریر پیش کی گئی ہے کہ "صلح کلی کوئی مستقل مذہب نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو بدمذہبوں اور بے دینوں پر ردوطرد سے اپنی ناراضگی ظاہر کرے اور کہے کہ ہم اپنی قبر میں جائیں گے وہ اپنی قبر میں جائے گا، ہمیں کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ بدمذہبوں بے دینوں کا رد کر کے دنیا میں برا بنیں اور کہے جتنی دیر ہم ان

کو بُرا بھلا کہیں گے اُن کو گالیاں دیں گے ،ہم اُن کا رد کریں گے اتنی دیر ہم درود شریف پڑھیں تو ثواب ملے گا۔

غور کریں شیر بیشۂ اہل سنت کے اس جملے پر کہ ''ردو طرد پر ناراضگی کا اظہار کرے ''طرد'' کسے کہتے ہیں اس کا معنیٰ سمجھ لیں۔

طرد: ''طرد'' کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ جلد ۳ ر ص ۱۰۴ ر میں ''دور ہانکنا'' کیا ہے۔ اب آپ فیصلہ کریں کہ آپ کے مستفتی نے ناراضگی کا اظہار تو نہیں کیا مگر جب اس کے یہاں دعوت میں شریک ہوئے اور اس کی مجلس میں شریک ہوئے تو آپ نے طرد پر عمل کیا یا اس کی مخالفت کی، آپ کی شرکت سے کیا ثابت ہوگا، آپ کا ''طرد'' کو پسند کرنا یا ناپسند کرنا، ناراضگی یا رضا؟

مولوی معراج القادری استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے صلح کلی کی تعریف کرنے کے چند سطور بعد بطور دلیل شیر بیشۂ اہل سنت کی تحریر کو پیش کیا اس کا مطلب واضح ہے کہ صلح کلی کے بارے میں شیر سنت نے جو کچھ لکھا ہے وہ مولوی صاحب کو بھی تسلیم اور ان کے نزدیک بھی حق و صحیح ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ شیر سنت کی تحریر کے کون سے جز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر صلح کلی کافر ہوتا ہے۔ اور صلح کلی صرف وہی ہوتا ہے جو سب کو حق سمجھتا ہو؟ شیرِ سنت نے تو یہ لکھا ہے کہ وہ کہے کہ ''ہم خواہ مخواہ ان بدمذہبوں اور بے دینوں کا رد کر کے دنیا میں بُرا بنیں''

فرمایئے مولانا صاحب! شیر سنت نے جس پر صلح کلی کا اطلاق کیا ہے وہ تو خود بے دینوں کو بے دین اور بدمذہبوں کو بدمذہب کہہ رہا ہے۔اس کے بعد بھی صلح کلی ہے۔اب مولوی معراج صاحب کی تعریف کا کیا ہوگا کہ صلح کلی وہ ہے جو سب کو حق سمجھتا ہو؟ سُنیے! جو سب کو حق پر سمجھے گا وہ کسی کو بدمذہب اور بے دین کب بولے گا؟

مولوی صاحب! شیرِ سنت کی تحریر کو غور سے پڑھیں۔صلح کلی کا ایک معنی وہ ہے جو آپ نے بیان کیا، اور ایک معنی وہ بھی ہے جو شیر سنت کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ صلح کلی بددینوں کو بددین سمجھتے ہوئے کسی مصلحت دُنیوی کی بنیاد پر رد کرنے سے گریز کرے۔

شیر بیشۂ اہل سنت کی تحریر سے دوسری دلیل:

مزید برآں ملاحظہ فرمائیں! شیر سنت کی تحریر ہمارے نزدیک تو مسلم ہے اور اگر آپ کے نزدیک بھی مسلم ہے اور یقیناً مسلم ہے جیسا کہ فتوی میں نقل کرنا بطور دلیل اس بات کا بیّن ثبوت ہے، تو ایک دوسری دلیل اور ملاحظہ فرمائیں!

''العطایا الرضویہ فی الفتاویٰ الحشمتیہ'' صفحہ ۴۹۳ پر شیر بیشہ اہل سنت تحریر فرماتے ہیں کہ...... ''جو شخص مسلمانوں کو گمراہوں اور مرتدوں کے دام سے بچانے کی قدرت رکھتا ہو، بے دینوں کی بے دینی طشت از بام کرسکتا ہو تو اس وقت وہ شخص بدمذہبی اور بے دینی کے رد سے دم سادھ لے، یا جو شخص اس کی قدرت نہیں رکھتا مگر اپنے ایمان کو بچانے کے لیے بدمذہبوں، بے دینوں سے نفرت و بے زاری کے حکم شرعی پر عمل کرسکتا ہو وہ ان سے علیحدہ اور بے زار نہ ہو بلکہ تسبیح لیے ہوئے ان کی مجلسوں میں جائے، اُن کے ساتھ میل جول رکھے، سلام، کلام، رکھے، اُن سے ہم پیالہ وہم نوالہ رہے اور درود شریف پڑھ

پڑھ کر تسبیح کے دانے پے در پے گراتا جائے تو اس کا یہ نمائشی درود شریف ہرگز عبادتِ الٰہی نہیں بلکہ خدا اور رسول کے دُشمنوں کے ساتھ دوستی ومحبت رکھنا اور اپنی مداہنت اور صلح کلیت پر دکھاوے کے درود شریف سے پردہ ڈالنا در حقیقت اللہ واحد قہار وعلیم بذات الصدور کو دھوکہ دینا اور بھولے بھالے مسلمانوں کو فریب میں ڈالنا ہے۔

تبصرۂ قادری:

قارئین کرام! مذکورہ سطروں کو بار بار پڑھیں بالخصوص شیرِ سنت کا یہ جملہ دیکھیں کہ ''اور اپنی مداہنت اور صلح کلیت پر دکھاوے کے درود شریف سے پردہ ڈالنا'' اور اس جملے کو نظر میں رکھتے ہوئے اقتباس کے ابتدائی جملوں کو پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ نے صلح کلی کا اطلاق کس پر کیا ہے؟

(۱) جو شخص مسلمانوں کو بد دینوں سے بچانے کی قدرت رکھتا ہو اور ان کی بد مذہبی طشت از بام کر سکتا ہو مگر خاموش رہے کچھ نہ بولے وہ صلح کلی ہے۔

(۲) جو لوگوں کو بچانے کی قدرت تو نہ رکھتا ہو مگر اپنے ایمان کو بچانے کے لئے ان سے نفرت وبے زاری کے حکم شرعی پر عمل کر سکتا ہو مگر ان سے علیحدہ اور بیزار نہ ہو بلکہ سلام، کلام رکھے، ہم پیالہ اور ہم نولہ رہے اور درود شریف پڑھتا رہے تو اس دکھاوے کے درود شریف سے کچھ نہیں ہوتا وہ صلح کلی ہے۔

تعاقب:

اب سوال یہ ہے کہ اگر صلح کلی کا صرف وہی ایک معنی ہے جو مولوی معراج صاحب

نے بیان کیا کہ جو سب کو حق پر سمجھتا ہو اور اس معنی کے اعتبار سے صلح کلی کافر ہوتا ہے تو پھر شیر سنت کی ان مذکورہ بالا تحریروں کا مطلب کیا ہوگا کہ جو رد کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور ردّ نہ کرے صلح کلی ہے جو ایمان بچانے کے لیے ان سے بے زار رہ سکتا ہو اور نہ رہے اُن کے ساتھ ہم پیالہ وہم نوالہ رہے وہ صلح کلی ہے کیا یہ سب کافر ہیں؟ کیا جو قدرت رکھتے ہوئے رد نہ کرے وہ کافر ہے؟ کیا جو وہابیوں سے ہم پیالہ اور ہم نوالہ رہے وہ کافر ہے قطعاً نہیں پھر مجبوراً جیسے منافق کی دو قسمیں ہیں (۱) منافق فی العمل (۲) منافق فی الاعتقاد۔ ایسے ہی صلح کلی کی بھی دو قسمیں کرنی ہوں گی۔(۱) صلح کلی فی الاعتقاد: جو سب کو حق سمجھتا ہے اور کافر ہوتا ہے۔(۲) صلح کلی فی العمل: یہ لیجیے حدیث پاک:

اربع من کن فیه کان منافقا خالصاً ومن کانت فیه خصلة منهن کانت فیه خصلة من النفاق حتیٰ یدعها اذا أوتمن خان واذا حدث کذب واذا عهد غدر واذا خاصم فجر..... تو جیسے اس حدیث سے علماء نے منافق کی دو قسمیں نکالی ہیں، ایسے ہی صلح کلی کی بھی دو قسمیں نکالنی پڑیں گی۔ اور شیر بیشۂ اہل سنت، مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جو صلح کلی کا اطلاق کیا ہے وہ دوسرے معنی کے اعتبار سے ہے۔ یہ لیجیے ایک دوسری حدیث شریف: سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من ترک الصلوٰة متعمداً فقد کفر اس حدیث کی روشنی میں مجھے بتایا جائے کہ بے نمازی ہونا کفرِ عملی ہے یا نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو آپ سے گذارش ہے کہ آپ "مرآۃ المناجیح" صفحہ نمبر ۴۷ رکا مطالعہ فرمائیں۔ اور اگر جواب اثبات میں ہے کہ بے نمازی ہونا کفرِ عملی ہے تو جب نفاقِ عملی ہو سکتا ہے تو کفرِ عملی بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح صلح کلی فی

العمل کیوں نہیں ہوسکتا؟

ماقبل میں چونکہ شیر بیشۂ سنت نے مداہنت اور صلح کلیت ایک ساتھ استعمال کیا ہے اس لئے اب میں دونوں کی مزید تشریح لغت اور محققین کے حوالے سے کرتا ہوں۔

مداہنت:

شیر بیشۂ اہل سنت نے وہابیوں بدمذہبوں سے دوستی، ہم پیالہ وہم نوالہ رہنے کو جہاں صلحکلیت فرمایا، وہیں مداہنت بھی فرمایا ہے۔

مداہنت کا معنیٰ کیا ہے؟

"مداہنت کا کیا معنی ہے؟ اب وہ سُنئے ۔قرآن فرماتا ہے۔وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ " (القلم) اُنہوں نے یہی چاہا کہ دین کے معاملے میں آپ ان سے بے جا نرمی کریں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔

علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری جلد ۳ رص ۲۹۳ رمیں تحریر کرتے ہیں کہ۔

"هو المحابات في غير حق وهو الذي يرائي ويضيع الحقوق ولايغير المنكر والمداهن هو التارك للامر بالمعروف "یعنی کسی کی ناحق طرف داری کرنا مداہنت ہے جو شخص نیکی کا حکم دے یا برائی کو مٹائے حقوق کو ضائع کرے اور دکھاوا کرے وہ مداہن ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔......"ومداہنت آں بود کہ منکرے بیند وتغیرنہ دہد ونہی نکند باوجود قدرت برآں بہ جہت شرم یا بے حمیتی دین یا جانبداری کسے

رشوت گرفتن" مداہنت یہ ہے کہ کوئی شخص برائی دیکھے اور اس کو نہ مٹائے اور قدرت کے باوجود شرم کے سبب دینی بے غیرتی اور بے حمیتی سے رشوت لے کر یا کسی جانبداری کے سبب اس سے منع نہ کرے۔ مولوی معراج صاحب! بتائیں کہ آپ کس زمرے میں آتے ہیں؟ جبکہ سائل مقر ہے کہ اس مجلس میں دیو بندی بھی تھا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ آگے لکھتے ہیں:۔ حوالہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہے۔

"مداہنت آنچہ برائے حفظ نفس وطلب دنیا وجلب منافع از مردم وبے باکی در دین بکند "..... یعنی ذاتی منفعت اور طلب دنیا اور لوگوں سے فوائد حاصل کرنے کے لئے دین کے معاملے میں جو نرمی کی جائے وہ مداہنت ہے۔ مولوی معراج صاحب غور سے پڑھئے اور کئی بار غور سے پڑھئے۔

صلح کلی کا معنیٰ لغت کے اعتبار سے:

صلح کلی کا معنی فیروز اللغات کے حوالے سے ......" وہ شخص جو ہر مذہب وملت دوست اور دشمن سے یکساں سلوک روا رکھے۔

صلح کلی کا معنیٰ: لغات کشوری کے حوالے سے :........" ہر مذہب کے آدمی سے دشمنی نہ رکھنا دوست ودشمن سب کے ساتھ محبت سے پیش آنا۔

فرمائیں مولانا صاحب قبلہ! جو صلح کلی معنی "فیروز" اور "کشوری" کے حوالے سے ہم نے بیان کیا، کیا وہی معنی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے۔ اگر نہیں ہے اس لئے سب کو حق سمجھنا الگ شئے ہے اور یکساں سلوک کرنا الگ شئے ہے۔ دشمنی نہ رکھنا اور محبت سے پیش آنا الگ شئے ہے اور سب کو حق سمجھنا الگ شئے ہے۔

ایک منطقی سوال:

حضور شیر بیشۂ سنت نے مداہنت اور صلح کلیت کو ایک ساتھ استعمال کیا ہے اور میں نے مداہنت اور صلح کلیت دونوں کی شرح کردی ہے اب خود بتائیں، یا ہمارا مضمون پڑھ کر بتائیں کہ مداہنت اور صلحکلیت دونوں ایک ہیں یا دونوں الگ الگ، دونوں تساوی ہیں یا متبائن، یا ایک عام ہے اور ایک خاص، یا دونوں من وجہ عام ہیں اور من وجہ خاص؟ جو فرمائیں اس پر دلیل پیش کریں!

ایک اور دلیل ملاحظہ فرمائیں۔ قرآن فرماتا ہے۔ ''اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَاتَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ'' اس آیت کے بارے میں کیا خیال ہے مولوی صاحب! جس میں کہا جارہا ہے کہ نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔ آپ کو کم از کم اتنا تو معلوم ہوگا کہ نماز قائم کرنے کا حکم مسلمانوں کو دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ہی یہ کہا جارہا ہے کہ مشرک نہ بنو۔ اب سوال یہ ہے کہ نماز نہ پڑھنے سے آدمی مشرک ہوجائے گا؟ فرمائیں یہاں کون سا شرک اور کفر مراد ہے؟ تو جواب ہوگا کفر عملی۔

لیجئے آخر میں ایک اور حدیث پیش کر کے مضمون کا اختتام کرتا ہوں۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المنافق كالشاة العائرة بين الغنمين تعير الىٰ هٰذه مرة والىٰ هٰذه مرة .رواه مسلم۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

''مرآۃ المناجیح'' جلد اول صفحہ ۷۵ پر یہ تحریر فرماتے ہیں کہ دونوں کو راضی کرنے اور دونوں سے لذت اور نفع حاصل کرنے کے لئے جس سے اُس کا بچہ ولد نہ معلوم ہو۔ آگے لکھتے ہیں۔ ''خیال رہے کافر مؤمن سب کو راضی کرنے کی کوشش میں رہنا خطرناک بیماری ہے جس سے خود اس کا اپنا کوئی دین نہیں رہتا۔ اسی لیے یہاں ایسی گندی چیز سے تشبیہ دی گئی ہے تاکہ دلوں میں اس سے نفرت پیدا ہو''۔

اب آنے والے جملے کو غور سے دیکھیں! یہی محل استشہاد ہے لکھتے ہیں کہ

''بیماریٔ نفاق میں آج کل بہت سے صلح کلی مسلمان بتلا ہیں''۔

مولوی صاحب! آپ کے شیشے کا محل چکنا چور ہو چکا ہے۔ غور سے دیکھیں علامہ کے آخری جملے کو کہ ''اس بیماریٔ نفاق میں آج کل بہت سے صلح کلی مسلمان بتلا ہیں''۔ فرمایئے اگر صلح کلی کافر ہوتا ہے تو ''صلح کلی'' کے ساتھ ''مسلمان'' کا لاحقہ کیسا ہے؟

(تحقیق قادری)

امام صاحب! تحقیق قادری سے آگے بڑھیں۔

اب سوال نمبر ٦ / و ٨ / کی جانب رجوع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کیا سائلین اس میں بھی کذب و بہتان جڑتے ہیں؟ اور لعنة الله علی الکاذبین کے مصداق بنتے ہیں؟

سوال نمبر ٦ / ملاحظہ ہو۔ سنی صحیح العقیدہ امام کو صلح کلی کہہ کر قصداً جماعت ترک کرنے اور لوگوں کو ورغلانے نیز عین جماعت کے وقت مسجد کے دروازے پر کھڑے رہنے والے اور بعد جماعت نماز پڑھنے والے کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ٨ / ملاحظہ ہو۔ سنی صحیح العقیدہ علماء کو صلح کلی کہنے والے پیر کی بیعت جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو جو بیعت ہو چکے وہ کیا کریں؟

امام صاحب! ان دونوں سوالوں میں ''سنی صحیح العقیدہ'' کا جملہ ذکر کیا گیا ہے اور وجوہات کو پردے میں رکھا گیا ہے کہ کن حالات و وجوہات کی بنا پر صلح کلی کہا گیا ہے ۔ اپنی مرضی کا سوال ذکر کرنا مفتی کو حالات و وجوہات سے آگاہ نہ کرنا اور جھوٹا سوال دے کر اُلٹا فتویٰ لینا کیا یہ شریعت سے استہزاء نہیں؟ کیا یہ شریعت کی توہین نہیں؟ کیا یہ سائل کا کذب نہیں؟ آخر کس نے ''سنی صحیح العقیدہ'' کو صلح کلی کہا ہے؟

ان سائلوں کا تو یہی پیشہ لگتا ہے کہ الزام تراشی، کذب بیانی، نفس پروری، تقیہ بازی، ریا کاری، اور بے حیائی کر کے علماء و واعظانِ حق بیان، مسلکِ اعلیٰ حضرت کے سچے ترجمان، دین وسنیت کے نگہبان اور مفتیانِ صاحبان فیضان کے خلاف ماحول پراگندہ کیا جائے۔ جھوٹے سوال دے کر اُلٹا فتویٰ لیا جائے۔ ''یہ فتویٰ ہے، یہ فتویٰ ہے'' نعرہ

لگایا جائے نعوذ باللہ من ھمزات الشیطٰن۔

میں تو محوِ حیرت ہوں کیا یہ سائل عذابِ کذب سے خوف نہیں کرتے؟ کیا انہیں عذاب کا ڈر نہیں؟ کیا انہیں حشر کا خطر نہیں؟ کیا رب کی مار پر ان کی نظر نہیں؟ آخر کیوں جھوٹ پھانکتے ہیں، جھوٹا سوال دے کر اُلٹا فتویٰ لیتے ہیں۔ کیا خدا نے حکم نہ دیا، کیا محبوبِ خدا نے بیان نہ کیا؟ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

قارئین کرام! غور کیجئے کہ ان سائلوں نے اپنی نفس پروری کے لئے اور علمائے حق کو بدنام کرنے کے لئے جو کذب بیانی، الزام تراشی، تقیہ بازی، ریاکاری، نفس پروری اور بے حیائی سے کام لیا ہے وہ آپ اپنی مثال ہے۔ کہ بڑے سے بڑا جھوٹا بھی ان کے پاس آئے گا تو دادِ کذب ہی دے کے جائے گا۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

امام صاحب! اگر یہ سائل سچے تھے تو اصل وجوہات کے ساتھ سوال ذکر کرتے، مگر بے چارے جانتے تھے کہ اگر اصل سوال ذکر کیا جائے گا اور سچا سائل بنا جائے گا تو جواب ہماری مرضی کے خلاف ہی آئے گا۔ پھر نفس پروری پر کیوں کر عمل ہو پائے گا؟ او سائلو! اللہ سے ڈرو، جھوٹ سے بچو، آخرت کے سامان درست کرو، عذابِ قبر و حشر کا خوف کرو، جھوٹے سوال دے کر اُلٹے فتوے مت لو، شریعت کے ساتھ استہزاء مت کرو، کیا خدا نے حکم نہ دیا، کیا محبوبِ خدا نے بیان نہ کیا؟ لعنۃ اللہ علیٰ الکاذبین۔

اب میں بارگاہِ اعلیٰ حضرت کی پناہ لیتا ہوں۔ کہ اعلیٰ حضرت کی کتاب فیصلہ کرتی

ہے کہ جھوٹے سوال دیکر اُلٹے فتوے لینے والے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سوال: مسئلہ از شہر کہنہ، محلہ سیلانی مرسلہ جناب محمد حسین صاحب رضوی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید بکر کے پاس آیا جس کو عرصہ پانچ یا چھ یوم کا ہوا اور دیگر اشخاص بھی زید کے ساتھ تھے۔ یہ بیان کیا کہ ایک شخص پر دو یا تین یا دس آدمی برابر فرض علیحدہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ بکر نے کہا کہ نماز نہیں ہوگی جماعت کرنا چاہئے۔ بکر سے زید نے کہا کہ نماز ہو جاوے گی میں نے مسئلہ اپنے مولوی سے دریافت کرلیا ہے۔ اس پر بکر نے کہا کہ **میں تم کو کافر جانتا ہوں کیونکہ تم لوگ دیوبند اور گنگوہ کے علماء کی تقلید کرتے ہو اور وہ توہین سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں۔ لہٰذا میں توہین کرنے والوں کو اور جو ان سے میل رکھتے ہیں کافر جانتا ہوں** اور میں وہابی سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ اور زید میلاد شریف میں قیام کا منکر ہے اور کہتا ہے وہ بدعت ہے۔ اب زید علمائے دین سے فتویٰ اس مضمون کا لایا کہ بکر نے مجھ کو کافر کہا وجہ کوئی فتوی میں تحریر نہیں کی کس وجہ سے کافر کہا ہے اب فتوی کو سب کو دکھاتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ بکر توبہ کرے اور جدید نکاح کرے لہٰذا آپ فرمائیں بکر توبہ کرے یا زید؟ بکر زید کو وہابی جانتا ہے اور دیگر دیوبندیوں کو جو کہ توہین کرتے ہیں **اور یہ لوگ اُن کی تقلید کرتے ہیں سب کو کافر جانتا ہے۔**

الجواب: کیا اللہ کی لعنت سے نہیں ڈرتے وہ لوگ جو شریعت

کودھوکہ دیتے ہیں۔اور جھوٹا سوال بنا کر اُلٹا فتویٰ لیتے ہیں اس صورت میں بکر پر وہ حکم ہرگز نہیں ہے بلکہ زید اور اس کے ہم مذہب توہین کرنے والوں پر ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہیں۔ بکر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو کافر جانتا ہے بے شک حق پر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ شریف)

امام صاحب! اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز روشن کے مانند واضح فرمارہے ہیں کہ جھوٹا سوال دے کر اُلٹا فتویٰ لینا اللہ کی لعنت کا مستحق بنتا ہے اور شریعت اللہ کودھوکا دینا ہے۔تو جولوگ جھوٹا سوال دے کر اُلٹا فتویٰ لیں لعنت اللہ کے مستحق بنیں اور شریعت اللہ کودھوکہ دیں ایسے جھوٹے سائلوں کا امامت کرنا کیسا ہے؟ ایسے شریعت اللہ کودھوکہ دینے والے سائلوں کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اگر نماز درست نہیں توجو نمازیں (جھوٹا سوال دے کر اُلٹا فتویٰ لینے کے بعد) ان کے پیچھے ادا کی گئیں ان کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا!

مفتی اشرفیہ کی وسعتِ نظر

اورہم یہاں دارالافتاء اشرفیہ کے مفتی صاحب کوبھی یہ گوش گزار کرانا چاہتے ہیں کہ: آپ دارالافتاء اشرفیہ کے مفتی بنے ہوئے ہیں۔مگر اے کاش! بہار شریعت کا ہی مطالعہ فرمالیتے تو حالات ووجوہات سے باخبر ہونے کی کوشش ضرور کرتے۔اور بنا حالات ووجوہات معلوم کئے جواب نہ دیتے۔لیکن مجھے تو لگتا ہے کہ دارالافتاء اشرفیہ کے مفتی کی نظر سے بہار شریعت ہی نہ گزری۔ہائے افسوس صد افسوس! حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ

صاحب بہار شریعت مفتی کے تعلق سے ارشاد فرماتے ہیں۔

''مسئلہ: مفتی کو بیدار مغز ہوشیار ہونا چاہئے۔ غفلت برتنا اس کے لئے درست نہیں کیوں کہ اس زمانے میں اکثر حیلہ سازی اور ترکیبوں سے واقعات کی صورت بدل کر فتویٰ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور لوگوں کے سامنے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فلاں مفتی نے مجھے فتویٰ دے دیا ہے۔ محض فتوی ہاتھ میں ہونا ہی اپنی کامیابی تصور کرتے ہیں۔ بلکہ مخالف پر اس کی وجہ سے غالب آجاتے ہیں۔ اس کو کون دیکھے کہ واقعہ کیا تھا۔ اور اس نے سوال میں کیا ظاہر کیا''۔

''مسئلہ: مفتی پر یہ بھی لازم ہے کہ سائل سے واقعہ کی تحقیق کرے اپنی طرف سے شقوق نکال کر سائل کے سامنے بیان نہ کرے۔ مثلاً یہ صورت ہے تو یہ حکم ہے اور یہ ہے تو یہ حکم ہے کہ ایسا اکثر ہوتا کہ جو صورت سائل کے موافق ہوتی اسے اختیار کر لیتا ہے۔ اور گواہوں سے ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو گواہ بھی بنا لیتا ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ نزاعی معاملات میں اُس وقت فتوی دے جب فریقین کو طلب کرے اور ہر ایک کا بیان دوسرے کی موجودگی میں سُنے اور جس کے ساتھ حق دیکھے اُسے فتوی دے دوسرے کو نہ دے''۔ (بہار شریعت حصہ ۱۲/ صفحہ ۱۴۶)

حیف پُر حیف! آہ صد آہ! یہ دارالافتاء اشرفیہ کے مفتی ہیں غالباً جن کی نظر سے بہار شریعت بھی نہ گذری۔ اور ان کو بہار شریعت کے مطالعے کا بھی موقع نہیں یا پڑھی تو مگر بیدار مغز اور ہوشیار نہ ہونے کے باعث بھول بیٹھے۔ کہ حضور صدر الشریعہ تو فرما رہے ہیں

''بہتر یہ ہے کہ نزاعی معاملات میں اس وقت فتوی دے جب فریقین کو طلب کرے''

یعنی حقیقت حال سے آگاہ ہونے اور حالات و وجوہات جاننے کے بعد ہی فتویٰ دے۔ اور مفتی کیلئے یہ بھی لازم فرمادیا کہ سائل سے واقعہ کی تحقیق کرلے اپنی طرف سے شقوق نکال کر سائل کے سامنے بیان نہ کرے۔ مثلاً یہ صورت ہے تو یہ حکم ہے اور یہ ہے تو یہ حکم ہے۔ مگر ان سب سے بے اعتنائی ولا پرواہی کرتے ہوئے مفتی اشرفیہ نے فتویٰ دے ڈالا اور اپنے بیدار مغز و ہوشیار نہ ہونے کا ثبوت دے مارا۔ کیا کہنا! یہ دارالافتاء اشرفیہ کے مفتی ہیں!۔

نظام میکدہ بگڑا ہوا ہے اس قدر ساقی
اسی کو جام ملتا ہے جسے پینا نہیں آتا

روناہی کے تمام طلبہ واساتذہ بلکہ قرب وجوار کے رہنے بسنے والے بلکہ روناہی کا ذرہ ذرہ اس بات کا گواہ ہے کہ مولوی معراج استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ کئی سال تک مسلسل ایسے غزلیہ مشاعرہ کی صدارت فرماتے رہے جس میں بے پردہ فاحشہ قسم کی نوعمر وادھیڑ عمر شاعرات بھی شریک ہوتی تھیں کیمرے چلتے تھے، ویڈیوگرافی ہوتی تھی اور جانانِ غزل کے آنچل کی ہوائیں کھا کر خطبہ صدارت پیش فرمانے کا لطف اُٹھاتے رہے۔ قارئین کرام! ذرا تصور فرمائیں کہ مسند نشین دارالافتاء اشرفیہ غیر محرم عورتوں کے برابر میں بیٹھ کر مسند افتاء کا تقدس کس طرح پامال کررہے ہیں؟ کیا یہ اتباع ہواء نفس نہیں؟ کیا ایسی مجلس میں اعلانیہ شرکت فسق وفجور نہیں؟ کیا جوشہوات نفس میں اس طرح گھرا ہواس کے فتوے پراعتماد کیا جاسکتا ہے؟ کیا ایسے مفتیوں سے صحیح دینی رہنمائی کی امید کی جاسکتی ہے؟

آیئے بارگاہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قدس سرہٗ السامی

سے فیصلہ حاصل کریں۔ آپ رقمطراز ہیں۔

"فاسق سے فتویٰ پوچھنا ناجائز اور اس کے جواب پر اعتماد نہ کرے"

(بہار شریعت حصہ ۱۲ ص ۳۶ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

قارئین کرام! اسا کلین کے کذب و بہتان و افتراء کا حال تو گذشتہ صفحات میں ملاحظہ فرمالیا تھا اور یہاں مجیب مفتی اشرفیہ کی حالت بھی کھل گئی۔ جس کی بنیاد پر فرمانِ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ البریہ کی روشنی میں وہ جواب ہی قابل اعتماد نہ رہا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رُسوائیاں ہوتیں

قارئین کرام! یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ جو بنام مفتی خود دعوتی تنظیموں کی حمایت میں لگے ہیں دعوتی تنظیموں کے مبلغ بنے ہوئے ہیں۔ اور خاطر خواہ رقمیں وصول کر رہے ہیں اُنہیں سے دعوتی تنظیموں کے تعلق سے سوال کر کے جواب حاصل کرنا، فتوی لینا۔ کہاں کی انصاف پسندی اور دیانت داری ہے؟۔

جبکہ جانشین حضور مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم القدسیہ بارہا بیان فرما چکے کہ۔

"دعوت اسلامی و سنی دعوت اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کے مبلغ نہیں"

یک در گیر محکم گیر

مشائخ طریقت قدست اسرارہم ''یک در گیر محکم گیر'' کا سبق دیتے چلے آئے آج تک بچے متوسلین ومعتقدین اسی سبق پر عمل کرتے رہے۔ مگر جن لوگوں کی قسمت میں دنیاوآخرت کی تباہی ہوئی وہ لوگ یہ سبق بھول گئے۔

امام صاحب ''عرفان مذہب ومسلک'' مع اضافہ کے ص ۷۳رکو سیاہ کرنے سے پہلے ''اسئلت قلبک'' پہ عمل کر لیتے تو شاید یہ دل آزار تذکرہ نہ فرماتے ''اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت'' سُنیوں کا وظیفہ تھا، وظیفہ ہے اور رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کے وسعت مطالعہ کا کیا کہنا ہر رطب ویابس کو آپ کے تحقیق خانے میں جگہ بھی مل جاتی ہے۔
حصول برکت کی غرض سے اور آپ کے علم میں اضافہ کے لئے سرور سلسلۂ عالیہ چشتیہ بہشتیہ صاحب الفضل الشائخ، سلطان المشائخ علیہ رضوان اللہ غیر متناہی حضور محبوب الٰہی کا یہ ارشاد عالی شان سبق آموزی کیلئے ضبط تحریر میں لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔
''ایک دفعہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہٗ کے ہاتھ میں ایک لکھی ہوئی دعا تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ کوئی ہے جو اس دعا کو یاد کرے مجھے معلوم ہوا کہ ان کا مقصود یہ ہے کہ میں اسے یاد کروں، میں آداب بجالایا میں نے عرض کیا اگر حکم ہو تو بندہ اسے یاد کر لے انھوں نے مجھے وہ دعا دے دی، میں نے عرض کیا اس دعا کو ایک بار حضرت کے سامنے پڑھنا چاہتا ہوں پھر میں اسے یاد کرلوں گا جب میں نے یہ دعا حضرت کے سامنے پڑھی آپ نے اعراب کی اصلاح فرمائی اور فرمایا اس طرح پڑھو میں نے اسی طرح جیسے حضرت

نے فرمایا تھا پڑھا اگرچہ جس طرح میں نے پڑھا تھا وہ بھی معنی رکھتا تھا۔ القصہ اسی وقت مجھے وہ دعا یاد ہوگئی۔ میں نے عرض کیا میں نے وہ دعا یاد کرلی ہے اگر حکم ہو تو پڑھوں۔ فرمایا پڑھو میں نے وہ دعا پڑھی اور اس اعراب کو جیسے حضرت نے فرمایا تھا اسی طرح پڑھا جب میں حضرت کے پاس سے باہر آیا تو مولانا بدرالدین اسحاق نے مجھے کہا کہ تم نے اچھا کیا کہ اس اعراب کو تم نے اسی طرح پڑھا جیسے حضرت نے فرمایا۔

میں نے کہا کہ اگر سیبویہ جو اس علم کا وضع کرنے والا ہے اور دوسرے وہ جو اس علم کے قواعد کے بانی ہیں آئیں اور مجھ سے کہیں کہ اعراب وہی صحیح ہے جو تم نے پڑھا ہے تو پھر بھی میں اسے اسی طرح پڑھوں گا جیسے حضرت نے فرمایا، مولانا بدرالدین نے کہا یہ پاسِ ادب جو تم کرتے ہو ہم میں سے کسی کے بس میں نہیں۔

(مطبوعہ علما اکیڈمی شعبۂ مطبوعات محکمۂ اوقاف پنجاب لاہور حصہ اول مجلس ۲۵ ص ۴۷)

کیا واقعی بڑے بڑوں کو دفنا دیا گیا؟

آپ سے بصد ادب کیوں نہ پوچھ لیا جائے کہ اعلیٰ حضرت سرکار قدس سرہٗ کی کسی تحریر میں آپ ہی اس بات کی نشاندہی فرمائیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی اس تحریر کے ذریعہ "بڑے بڑوں کو دفنا دیا گیا" بقول آپ کے کیا ایسے "بدنصیب، محروم القسمت و محدود الفکر حضرات یہ چاہتے ہیں کہ سارے اکابر واسلاف کو معاذ اللہ دفن کر دیا جائے اور صرف اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت کیا جائے"۔ امام صاحب! مجھ راقم الحروف کو اپنی قسمت کی عروج و بلندی پر فخر ہے کہ میں بحمد اللہ الرحمٰن صرف اور صرف اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت کہتا ہوں اور اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت کو پڑھتا ہوں اور اعلیٰ حضرت، اعلیٰ

حضرت کی مانتے ہوئے آپ سے یہ کہتا ہوں کہ کسی ایک ایسے بڑے کا نام لیجئے جو واقعۃً عندالشرع بڑا ہو اس ذاتِ ستودہ صفات کا ذکر جمیل اعلیٰ حضرت سرکار قدس سرہٗ کی تحریروں میں نہ ہو۔ انشاء اللہ قیامِ قیامت تک نہیں بتا سکتے۔ یہ آپ کا حسد تھا کہ مذکورہ کتاب کے صفحہ ۲۷؍ پر سیاہی کے روپ میں نظر آیا۔ آپ کیا، آپ کی بساط کتنی! مارہرہ مقدسہ کی بزم عدالت میں چلتے ہیں انہیں سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ لیجئے شیخ المشائخ حضور پُرنور بقیۃ السلف حجۃ الخلف، واقف اسرارِ شریعت وطریقت عارف رموز معرفت وحقیقت زینت آرائے مسند برکاتیہ غوثیہ مطہرہ حضرت مولانا حاجی حافظ قاری سید شاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن صاحب قبلہ قادری برکاتی آل احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالرضی السرمدی "مفاوضاتِ طیبہ" مطبوعہ رضائے خواجہ پبلیکیشن اجمیر شریف کے اشاعت دوم کے مکتوب نمبر ۱۸ر میں یوں رقمطراز ہیں۔

"فخرالافاضل، صدرالاماثل، افضل العلماء اجل الفضلاء دامت برکات افاداتہم علینا پس تسلیم مالوف بامالوف تعظیم ملتمس ہوں بفضلہٖ تعالیٰ فقیر بخیر ہے اور خیر وعافیت مزاج مبارک کا مستدعی۔ **فقیر کو اس حملہ نامرضیہ کا جو بظاہر آپ پر اور اصل میں دین اسلام پر ہے، نہایت رنج ہے۔**"

امام صاحب! اس کتاب مبارک کے مطالعہ کی بھی توفیق ملی کہ بدمذہبوں کے براہان ومعارف ہی پڑھتے رہے۔ ع "فکر ہر کس بقدر ہمت اوست"....آپ نے جس طرح انشاء کے جادو سے اہل حق کو حق سے پھیرنے کی ناپاک وناکام کوشش کی ہے کاش! سوچ لیتے ،سمجھ لیتے۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اعلیٰ حضرت پر حملہ دین اسلام پر حملہ، اعلیٰ حضرت سے نفرت دین اسلام سے نفرت اور ان تمام اکابر اہل سنت سے نفرت ہے جن

کا ذکر آپ نے اپنی کتاب میں کیا اور اعلیٰ حضرت سے محبت دین اسلام وتمام اکابر اہل سنت سے محبت ہے۔

امام صاحب! آپ نے دیدہ ودانستہ تحقیق کے اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین، ردالرفضہ، سل السیوف الہندیہ علیٰ بابا النجدیہ، الدلائل القاہرہ علیٰ الکفرۃ النیاشرہ، فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین، تمہید ایمان بآیات قرآن وغیرہا کی تعلیمات مبارکہ کو مشکوک ومشتبہ کرنے کے خاطر یا تو الحاقی روایت کو سند بنایا یا آپ کے نزدیک بے سروپا کہانی سند بنی۔ یہ ہے ندوہ کی تعلیم کا نتیجہ۔

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

فرمانِ اعلیٰ حضرت

''سید احمد خاں علی گڑھی اور اس کے سب متبعین کفار ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں .....''جب ادھورے کا یہ حال ہے تو پورے کا کیا حال ہوگا''

(۱) آج کل مسلمان جو تکمیل یونیورسٹی کی کوشش کرتے ہیں اور چندہ فراہم کرتے ہیں وہ ثواب ہے یا نہیں؟

(۲) آیا تکمیل یونیورسٹی دینی ضروریات سے ہے یا نہیں؟

(۳) اس یونیورسٹی میں اہل سنت شامل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اس مد میں جو روپیہ دیا جائے وہ صدقہ جاریہ میں محسوب ہوگا یا نہیں؟

الجـــــواب

اگر یہ بات قرار پائے اور اس کے افسر عہدہ داران اس کا پورا ذمہ قابل اطمینان کریں کہ اس کا حصہ دینیات صرف اہل سنت و جماعت کے متعلق رہے گا جن کے عقائد مطابق عقائد علمائے حرمین طیبین ہیں انھیں کی کتب نصاب میں ہوں گی انھیں کے علماء مدرسین ہوں گے انھیں کی تربیت میں طلباء رہیں گے غیروں کی صحبت سے اُن کو بچایا جائے گا روپیہ جو اہل سنت سے لیا جائے گا صرف اسی کام میں صرف کیا جائے گا۔ اُس وقت اہل سنت کو اس میں داخل ہونا جائز اور باعث ثواب ہوگا اور جو کچھ اُس میں دیا جائے گا صدقہ جاریہ ہوگا۔ رہا اُس کی تکمیل میں کوشش اور چندہ فراہم کرنا وہ صرف اتنی بات پر بھی ثواب نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُس میں ہر مذہب کی تعلیم باقی ہے وہ روپیہ اس لئے جمع نہیں کرتے کہ دین حق کی تعلیم ہو بلکہ حق و ناحق دونوں کی تعلیم کو سنیوں کے بچوں کو تعلیم ہوگی کہ قرآن مجید بعینہٖ محفوظ ہے اس میں کسی قسم دخل بشری سے ایک نقطہ کی کمی بیشی ہوئی نہ ہو سکتی ہے کوئی غیر نبی کسی نبی کے مرتبہ کو نہیں پہونچ سکتا تقدیر کی بھلائی برائی سب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اُس پر کچھ واجب نہیں وہ جو چاہے کرے ہمارا اور ہمارے افعال نیک و بد کا وہی ایک اکیلا خالق ہے اُس کا دیدار روز قیامت حق ہے خلفائے اربعہ کی امامت برحق ہے اُن میں اللہ عزوجل کے یہاں سب سے زیادہ عزت و قربت والے صدیق اکبر ہیں پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم انھیں بلکہ صحابہ میں کسی کو برا کہنے والا جہنمی مردود ملعون ہے اور شیعہ کے بچوں کو تعلیم ہوگی کہ یہ قرآن بیاض عثمانی ہے اس میں سے کچھ آیتیں سورتیں صحابہ نے گھٹا دیں بعض الفاظ کچھ کے کچھ کر دیئے جیسے ائمۃ ہی ازکی من ائمۃ

کی جگہ امۃ ہی اربی من امۃ بتادیا۔ مولیٰ علی وائمہ اطہار اگلے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل ہیں تقدیر کی برائی خدا کی طرف سے نہیں بندہ کے لئے اصلح کرنا لطف سے پیش آنا خدا پر واجب ہے خدا اس کے خلاف نہیں کرسکتا اپنے اعمال کے ہم خود خالق ہیں خدا کا دیدار حق نہیں خلفائے اربعہ میں تین معاذ اللہ ظالم غاصب ہیں اُن کو سخت سے سخت بُرائی سے یاد کرنا گالیاں دینا بڑے ثواب کا کام ہے پھر وہ خود اعلان کرتے ہیں کہ سب سے زائد اہتمام سائنس کی تعلیم کا ہوگا سائنس میں وہ باتیں ہیں جو عقائد اسلام کے قطعاً خلاف ہیں بچوں کی تربیت دینے تہذیب وانسانیت سکھانے کیلئے دنیا بھر میں کوئی مسلمان باقی نہ رہا عرب مصر روم شام حتیٰ کہ حرمین شریفین کے علما ومشائخ میں کوئی اس قابل نہیں ہاں کمال مہذب وشیخ تربیت وپیرافادت بننے کے لائق یورپ کے عیسائی ہیں اُن کو اس قدر بیش قرار تنخواہیں ان روپیوں سے دی جائیں گی یہ وہ یہاں رہنے پر مجبور ہوں اُن کی صحبت وتربیت میں مسلمانوں کے بچے رکھے جائیں گے اُن کے اخلاق وعادات سکھائے جائیں گے ایسی صورت میں حالت ظاہر ہے ابتدا میں کہ مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے کو بہت سنبھل سنبھل کر بنا بنا کر مقاصد دکھائے گئے ہیں اُن میں تو یہ حالت ہے آئندہ جو کارروائی ہوگی ''رویش ببیں حالش مپرس'' سالہا سال سے جو علی گڈھ کالج انھیں مقاصد کیلئے قائم ہے اس کے ثمرات ظاہر ہیں کہ مسلمانوں کو نیم عیسائی کر چھوڑا اُس کے اکثر تعلیم یافتہ اسلام وعقائد اسلام پر ٹھٹے اُڑاتے ہیں ائمہ وعلما کو مسخرہ بتاتے ہیں خود غرضی وخود پسندی دنیا طلبی دین فراموشی یہاں تک کہ داڑھی وغیرہ اسلامی وضع سے تنفر اُن کا شعار ہے جب ادھورے کے یہ آثار ہیں تکمیل کے بعد جو ثمرات ہوں گے آشکار ہیں۔

تاپس کن زگلستان او بہارش راو باللہ العصمۃ واللہ تعالیٰ اعلم“۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد۹ ص ۲۸)

جس علی گڑھ کالج میں چندہ دینا حکم شریعت سے اعلیٰ حضرت حرام فرمائیں اس علی گڑھ کالج کی معاونت اور مدد کیلئے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کسی کو کیوں کر اجازت دے سکتے ہیں؟

سرکار اعلیٰ حضرت پر الزام نہ دھریں:

امام صاحب! آپ اپنے حوالے کی خبر لیجئے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا دین ومذہب ان کی کتابوں سے ظاہر ہے آپ پر لازم ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی کتابوں سے اجازت کا ثبوت فراہم کریں! اور اگر ایسا نہ کرسکیں تو توبہ کرکے آخرت میں بری ہوجائیں یہ راقم الحروف کی دینی خیرخواہی ہے۔

امام صاحب! محقق کو یہ بھی پرکھنا چاہئے کہ کون سی روایت درایت کے مطابق ہے، کون سی روایت الحاقی ہے، کس روایت کا راوی کس پائے کا ہے؟ جب تک یہ شعور بزعم خود محقق کہلانے والے کے پاس نہ ہو اس وقت تک کوئی دینی مذہبی کتاب نہیں لکھنا چاہئے۔ آپ کے یہاں تو سب کی گنجائش ہے آپ کو عشرت رحمانی کو پڑھ کر ڈرامہ لکھنا چاہئے، عبادت بریلوی کو پڑھ کر تنقید لکھنا چاہئے، عصمت چغتائی کو پڑھ کر افسانہ لکھنا چاہئے، حافظ محمود شیرانی وغیرہ کو پڑھ کر اردو لٹریچر میں تحقیق کرنا چاہئے خیر آپ جانیں آپ کس منزل کے مسافر ہیں۔ ع

”ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے“

امام صاحب! آپ نے جن فتاویٰ اور تحریروں کے حوالے سے یہ لایعنی فکر قوم وملت کو دینا چاہا ہے کہ کسی بھی ایسی مجلس میں شرکت کرلی جائے جس میں بدمذہبوں کی

شمولیت ہو کہ اغراض صحیحہ، شرعیہ ہونا چاہئے۔ اگر شریک ہونے والے افراد آپ کی اسی شرط کو حیلہ بنا کر اپنی شرکت کے لئے صورت جواز بنالیا کریں تو اس کے اس حیلہ کا جواب کیا ہوگا۔ آپ جیسے مربیوں کی کارفرمائی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج کا آزاد خیال نام نہاد مصباحی بدمذہبوں کو استاد بناتا ہے، ندوۂ مخذولہ میں جاتا ہے (جیسا کہ آپ) بے دریغ کتاب وسنت، اجماع وقیاس کے خلاف غیر مقلدانہ روش پر ذاتی اختراعی فتویٰ دیتا اور مسائل بتاتا ہے۔ مثلاً چلتی ٹرین میں فرض وواجب ادا کر لینے کے بعد واجب الاعادہ نہیں۔ ٹیلیفون، تھری جی موبائل، ویڈیو کانفرنس پر خبر استفاضہ تسلیم کر کے ہلال رمضان وعیدین وغیرہا کا تعین کر لینا اس پر یہ دعویٰ کہ ہمارے سیمناروں میں مفتیٰ بہ قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں...... "کہ وہ رافضی وغیرہ بدمذہبوں میں جس کی بدعت حد کفر تک پہونچی ہو وہ تو مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا جائز نہیں مسلمانوں پر لازم کہ اُٹھنے، بیٹھنے، کھانے، پینے وغیرہا تمام معاملات میں اُسے بعینہٖ مثل سوئر کے سمجھیں" الخ

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۹۷ / غیر مترجم)

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تحریروں کی بنیاد پر آپ جیسے لوگ چاہتے ہیں کہ مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ بند ہو جائے اور گورنمنٹی دستور کے مطابق مسلک اہل سنت کا نعرہ لگنے لگے۔ پھر کیا ہے! شربت وشراب دودھ، مُوت، لید وگوبر ایک ہو جائے معاذ اللہ رب العالمین۔ اور طبیعت کے مطابق شریعت ہو جائے نہ کہ شریعت کے مطابق طبیعت رہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

اعلیٰ حضرت کا فرمان

بدمذہبوں کے ساتھ نشست و برخاست سے متعلق:

سوال:

رئیس المحققین قاطع بیدین عمدۃ الامین دام لطفہٗ۔ تسلیم کے بعد حضور انور کی خدمت اقدس میں غلامانہ عرض ہے کہ ایک مولوی صاحب نے ارشاد کیا ہے کہ جو شخص غیر مقلدین و مرزائی کے ساتھ نشست و برخواست کرے گا وہ کافر اُس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی حالانکہ نشست و برخاست اُن کے ساتھ برائے اُمورِ دنیا بہ قرابت یا کسی امر ضروری کے سبب سے اُن کے شریک مجلس ہونا ضروری پڑتا ہے اُن کے افعال واقوال کو اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے تب بھی اُن کی مجلس میں شرکت کفر ہے۔ اب جو حکم شرعی ہو بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا

الجواب:

وہابیہ غیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی وغیرہم فرقے آج کل سب کفار مرتدین ہیں اُن کے پاس نشست برخاست حرام ہے اُن سے میل جول حرام ہے اگرچہ اپنا باپ یا بھائی یا بیٹے ہوں۔ قال اللہ تعالی اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔ وقال اللہ تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ

الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّاللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَ ھُمْ اَوْاَبْنَآءَ ھُمْ اَوْاِخْوَانَھُمْ اَوْعَشِیْرَتَھُمْ ۔اوران لوگوں سے کسی دنیاوی معاملت کی بھی اجازت نہیں کمابیناہ فی المحجۃ المؤتمنۃ اُن کے پاس بیٹھنے والا اگراُن کو مسلمان سمجھ کر اُن کے پاس بیٹھتاہے یا اُن کے کفر میں شک رکھتاہے اوروہ اُن کے اقوال سے مطلع ہے تو بلاشبہ خود کافر ہے فتاویٰ بزازیہ ومجمع الانہر ودرمختار وغیرہا میں ہے من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر اوراگران کو یقیناً کافر جانتاہے اورپھر اُن سے میل جول رکھتاہے تو اگرچہ اس قدر سے کافر نہ ہوگا مگر فاسق ضرور ہے اوراُسے امام بنانا گناہ اوراُس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب اورمعاذ اللہ بالآخر اُس پر اندیشۂ کفر ہے ۔امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اُس کے مرتے وقت لوگوں نے اُسے کلمۂ طیبہ کی تلقین کی اُس نے کہا نہیں کہا جاتا پوچھا کیوں۔ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو اُن کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر وعمر کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اُٹھے نہ پڑھنے دیں گے جب صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو یہ لوگ تو اللہ جل وعلا اوررسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہتے ہیں اُن کی تنقیص شان کرتے ہیں اُنھیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں اُن کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے نسأل اللہ العفو والعافیہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ شریف غیر مترجم ج۹ ص۳۱۱)

ایک بہتان عظیم

امام صاحب اسی رسالے کے صفحہ ۴۴ر پر خود ساختہ واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"۱۹۸۹ء میں فقہ اکیڈمی نئی دہلی کا فقہی سمینار ہوا جو قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کی سربراہی میں ہوتا چلا آرہا تھا۔ اس ۱۹۸۹ء کی دعوت شرکت حضرت مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی پورنوی کو ملی آپ نے اس سلسلہ میں جانشین مفتیٔ اعظم حضرت مفتی اختر رضا قادری رضوی ازہری بریلوی دامت برکاتہم سے استصواب رائے کیا۔ حضرت جانشین مفتیٔ اعظم ہند نے ارشاد فرمایا کہ: "........آپ کے لئے شرکت جائز ہے"

لیکن جب اسی اجازت کی بابت حضرت مولینا قاری ارشاد احمد صاحب مغربی دارالخیر اجمیر شریف نے حضور سرکار تاج الشریعہ قدس سرہٗ سے دریافت کیا تو حضرت نے برجستہ ارشاد فرمایا۔

"قاری صاحب! یہ میرے اوپر بہتان ہے کہ میں نے ایسی مجلس میں شرکت کی اجازت دی ہے"۔

امام صاحب! یہ آپ کی کوئی نئی الزام تراشی و بہتان بازی نہیں بلکہ آپ ہی جیسے الزام تراشوں، اور بہتان بازوں نے کبھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر انگریزوں کی حمایت کا الزام رکھا تھا تو کبھی حضور مفتی اعظم ہند پر "لیگ" کی حمایت کا بہتان دھرا تھا۔ جس کی بابت حضور مفتیٔ اعظم ہند سرکار خود تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔

"مجھ پر یہ بہتان وافتراء ہے کہ میں نے کبھی زبانی یا تحریری فتویٰ اس (لیگ) کی

امداد واعانت کے جواز کا دیا ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ تہمت ایسی ہی ہے جیسے خود مطلب لوگوں نے حضور پر نور سیدنا الوالد الماجد اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین مولٰنا مولوی حاجی شاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ العزیز پر انگریزوں کی حمایت واعانت کا جیتا افتراء برسوں کیا۔ جیسے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا دامن اس داغ سے پاک ہے یوں ہی اس فقیر کا اس داغ سے کہ لیگ کی امداد واعانت لیگ کی شرکت کے جواز کا فتویٰ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(ماخوذ احکام دینیہ ضروریہ)

بالکل اسی طرح آج حضور اعلیٰ حضرت کے علوم پاک کے وارث اور حضور مفتی اعظم ہند کے جانشین ونائب حضرت علامہ ومولٰنا مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری قاضی القضاۃ فی الہند قدس سرہٗ پر آپ نے الزام دے مارا، بہتان لگا ڈالا۔

امام صاحب! ہمارے زمانے کے رئیس الخاطبین ملک الفقہاء، امین علوم اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ حضرت العلام شیخ طریقت مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری دامت برکاتہم علینا حفظنا اللہ تعالیٰ ایانا والمسلمین بطول بقائہم کے دامن بے داغ کو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت داغدار کرنے کی جو ناپاک وناکام کوشش کی گئی ہے تو یہ محاورہ بھی یاد رکھئے کہ "آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے" افسوس صد افسوس! مرتد قاری کسی مجلس کی صدارت کرے اور اُس میں حضور تاج الشریعہ مدظلہٗ علینا جیسی محتاط شخصیت کسی سُنّی عالم کو شرکت کی اجازت دیدے جبکہ سید العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم کو وارثِ انبیاء فرمایا ہے:۔ یہ فرضی واقعہ من گڑھت کہانی سنا کر وہابیہ ملاعنہ کی صدارت میں آپ جیسے لوگ

ڑکت کیلئے جواز لانا چاہتے ہیں؟ حیا کیجئے حیا! مولی عزوجل کا شکر و کرم ہے کہ ابھی ظاہری اعتبار سے ہمارے سروں پر حضور تاج الشریعہ کا سایہ کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل اُن کے سایہ کرم کو ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین!

کسی کے خوف سے کب میں چُپ رہنے والا ہوں
جو بات کہنی ہے مجھ کو وہ کہنے والا ہوں

الزام تراشی:

امام صاحب! نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ آپ نے ایسے کاموں کی اجازت کا سہرا سیدنا اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم ہند قدست اسرارہم کے سر باندھنے کی کوشش کی ہے جس کا نشان و پتہ ان آقاؤں کے حقیقی فتاویٰ میں نہیں ملتا۔ غیر معتبر عبارتوں کو آپ نے دلیل بنا کر صلح کلیوں کی وکالت کا حق ادا کرنا چاہا ہے۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا نے آپ کے اس فرضی، من گھڑت واقعہ کا بار بار رد فرمایا اور فرمایا یہ جھوٹ ہے۔ اب آپ کی تحریروں کا کیا اعتبار کیا جاسکتا ہے کبھی آپ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ جیسی محتاط ذات کو مجروح کرنے کیلئے اپنے ممدوح سلیمان ندوی کے حوالے سے علی گڈھ یونیورسٹی کے تعلیمی نصاب کی میٹنگوں میں معاذ اللہ شرکت بتاتے ہیں۔ اب ہم آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی کون سی کتاب جس کا تعلق عقائد وایمان سے ہے نصاب دینیات میں ضروری رکھا اور اگر نہیں رکھا تو یہ امام صاحب آپ ہی بتائیں گے کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان کو کیا مصلحت لاحق تھی۔ لعنۃ اللہ علیٰ الکاذبین۔

ایسی محتاط شخصیت کا دینی وقار مجروح کرنے کیلئے محض ایسے بدمذہب سلیمان ندوی کی تحریر نا کافی ہوگی۔ جو اپنے ممدوح شبلی کی مدحت کرے اور شبلی سید احمد علی گڈھی مرتد پر نیچر کی مداحی کرے معاذ اللہ رب العلمین۔

امام صاحب! اصلح کلیوں کی وکالت سے باز آیئے، اپنے دنیاوی مفاد کے لئے ایمان کو مت بیچئے۔اور مشائخ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے دامن عفت کو داغدار کرنے کی ناپاک کوشش نہ کیجئے۔آپ اپنی تحریرات کے مطابق جو چاہیں کریں یہ آپ کو اختیار ہے مگر مشائخ اہل سنت علیہم الرحمۃ والرضوان اور حضور تاج الشریعہ پر الزامات واتہامات ناقابل برداشت ہیں۔ان حضرات کے قول وعمل میں کوئی تضاد نہیں۔

آپ نے بریلی شریف کے سمینار سے اخراج کے کچھ اسباب وعلل تحریر فرمائے ہیں مثلاً آپ نے لکھا کہ جارحانہ تقریر ہوئی مگر مقرر کا نام ونشان غائب۔آپ کی عادت میں ہے کہ آپ ایسی روایتوں سے سند پکڑتے ہیں جو مجہول ہوں۔آپ نے لکھا ایک ویٹو پاور کی وجہ سے ہم سب کے نام بیک جنبش قلم خارج ہوگئے۔یہاں بھی وہ ویٹو پاور بے نشان وپتہ ہے۔نام ونشان نہ بتانے کی مصلحت تو آپ جانیں لیکن آپ کی تحریر نے ہم پر یہ ضرور واضح کر دیا کہ حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کا دربار فیض بار ہم اہل سنت وجماعت کیلئے یقیناً سلامتی کونسل ہے۔

قارئین کرام! امام صاحب کی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

”اخراج کی کارروائی جس سال ہوئی اس سے پہلے والے سمینار میں ہونے والی ایک جارحانہ واہانت آمیز تقریر سے شرعی کونسل بریلی شریف کے اس فقہی سمینار میں شریک سبھی علماء ومفتیان کرام اچھی طرح واقف ہیں اور اس سے بھی واقف ہیں کہ جانشین مفتی اعظم ہند حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ اور آپ کے صاحب زادے مولانا عسجد رضا بریلوی نے بھی اس حادثے پر اظہار ناراضی کیا۔اس کے بعد والے سال کے سمینار کے موضوعات اور مندوبین کی فہرست جب حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کی مرضی واجازت کے مطابق تیار ہوئی اور دعوت نامہ جاری کرنے کا وقت آیا تو ویٹو پاور کا استعمال کرتے ہوئے مندرجہ بالا مندوبین کے نام فہرست سے خارج کر دیئے گئے۔“

ایک اور الزام

آپ اپنی کتاب "عرفان مذہب و مسلک" مع اضافہ کے صفحہ ۴۲۲ پر لکھتے ہیں۔

"حضرت برہانِ ملت یا علامہ ارشد القادری کی حیات میں ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی نہ اُن حضرات نے بیان کیا نہ لکھا ایسی صورت میں اگر بلا ثبوت و گواہی کے کوئی شخص اُس کنونشن میں کسی کی تکفیر یا توبہ کے مطالبے کی بات کہتا ہے تو وہ صرف اپنی بات پالنے اور مطلب برآری کیلئے ایسا کر رہا ہے۔ اور اس کا انتساب ان حضرات کی طرف کر رہا ہے جو اس کنونشن کے ان کے خطاب سے متعلق بالکل بے بنیاد اور خلاف واقعہ بات ہے۔ آج بھی ایسی کوئی روایت و سماعت و شہادت نہیں ایسی صورت میں اس خود ساختہ بیان اور الحاق کو کیا کہا جائے"

امام صاحب! جب آپ نے نہ سنا نہ روایت ہوئی تو آپ کو شخص مذکور کے اس بیان کا علم کیسے ہوا؟ آپ نے دوران گفتگو جو سات، آٹھ سال پہلے نئی دہلی ذاکر نگر میں ہوئی تھی ان مذکورہ بالا حضرات سے اس امر سے متعلق کوئی سوال کیا تھا اور اس پر ان کا کیا جواب تھا اور اگر نہیں تھا نہ آپ نے سوال کیا تھا تو آپ ہی کی تقریر سے آپ کو اس فرضی کہانی کا تخلیق کار بنا دیا جائے تو کیا عجب ہے؟

بروایت محدث کبیر مدظلہ علینا حضور برہانِ ملت سیدی مفتی برہان الحق صاحب علیہ الرحمہ کی طرح جگر ہے کہ ڈنکے کی چوٹ پر طواغیت خمسہ کی تکفیر فرماتے ہوئے مطالبۂ توبہ کیا اور محض اس بنیاد پر کہ ہندوستان جمہوری ملک ہے اور ہندوستان کی گورنمنٹ سے

جائز مطالبہ کرنے کا آئینی حق سب کو حاصل ہے۔

سوال یہ نہیں کیوں اس نے بے وفائی کی

سوال یہ ہے کہ کیوں میں نے اعتماد کیا

پھر کیسے آپ کی باتوں پر اعتبار کرتے ہوئے مجلس غیر شرعی میں حضور محدث کبیر کی شرکت تسلیم کرلی جائے۔

چھٹی الزام تراشی:

حضور مجاہد ملت حضرۃ العلام حضرت مفتی محمد حبیب الرحمن صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان رئیس اُڑیسہ کا ایک خط مجاہد ملت نمبر کے حوالے سے امام صاحب! آپ نے نقل کر کے مصطفےٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑوں کو شکار کر کے ستر میں لیجانا چاہا ہے۔

حضور مجاہد ملت نے اپنے اس مکتوب گرامی میں شرعی دینی مذہبی مسلکی تشخص وتحفظ کا ذکر فرمایا ہے ان مندرجہ بالا شرطوں پر اشتراکِ عمل کا یہ معنیٰ ہرگز نہیں ہے کہ ان بدمذہبوں سے یارانہ اور برادرانہ تعلقات قائم کر کے شیر وشکر ہو جایا جائے۔

امام صاحب ایسی تحریریں اگر آپ عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے کیلئے لائے ہیں تو یہ عوام اہل سنت اپنے محسن اعظم دین وملت حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے بتائے ہوئے احکامِ شرعیہ سے واقف ہیں۔

امام صاحب! آپ نے مع اضافہ ”عرفان مذہب ومسلک“ کے اختتامیہ پر سواد اعظم کے تعلق سے جو صدارتی خطاب تحریر فرمایا ہے اس خطبے میں نور بھرنے کیلئے نوری گھرانے کے ایک نور والے آقا ہمارے شیخ المشائخ سیدنا تاج العلماء حضور محمد میاں

صاحب قبلہ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وارضاہ عنا کی تصنیف لطیف ''طرد مغالطہ لیگ'' مطبوعہ رضائے خواجہ پبلیکیشن اجمیر شریف دیکھ لیا ہوتا کیا ہی اچھا ہوتا!

امام صاحب! آپ کتاب ''عرفان مذہب ومسلک'' کے ص ۳۷ر پر لکھتے ہیں۔

''پہلے کے سفر لکھنؤ ۱۹۱۷ء تک حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی جانب سے کسی ایسی شرعی لغزش کے صدور اور اس پر شرعی مؤاخذہ ومطالبۂ رجوع وتوبہ کا کوئی واقعہ اور کسی طرح کی کوئی زبانی یا تحریری روایت نہیں ہے''۔

امام صاحب! آپ کی تحریر کا کمال یہ ہے کہ بقول آپ کے گناہ ۱۹۲۰ء میں ہوا اور مطالبہ توبہ ۱۹۱۷ء میں کیوں نہیں ہوا کا سوال ہے۔ امام صاحب آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ پہلا سفر لکھنؤ ۱۹۱۷ء میں ہوا مگر ماخذ ندارد! مزید لکھا ہے کہ حجۃ الاسلام بعد توبہ لکھنؤ بغرض ملاقات تشریف لے گئے کم از کم توبہ ورجوع کے کلمات تو چھاپ دیئے ہوتے! اگر وہ توبہ ہے جس کا ذکر ''الطاری الداری لھفوات عبدالباری'' کے دوسرے حصے میں اخبار ''ہمدم'' کے حوالے سے ہے۔ جب تو اس توبہ کو اعلیٰ حضرت سرکار قدس سرہٗ نے خود ہی ممسوخ، مفسوخ، منسوخ فرمایا ہے۔ پھر اس توبہ کا بار بار ذکر کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ اور اگر اس توبۂ منسوخہ کے سوا کوئی اور توبہ ہے تو آپ نے کس دن کیلئے چھپا رکھا ہے، ثبوت شرعی کے ساتھ کیوں نہیں چھاپ دیے۔

ذرہ اور شبنم کی مثال

امام صاحب "عرفان مذہب ومسلک" مع اضافہ کے ص ۶۷ پر لکھتے ہیں۔

"دنیا دیکھتی، سنتی اور جانتی ہے کہ اجمیر شریف کے بہت سے خدام صبح وشام نہ جانے کتنی بار یا خواجہ یا خواجہ، یا غریب نواز یا غریب نواز کہتے رہتے ہیں۔ان سبھی خدام کے بارے میں بدگمانی کرنا بالکل غلط ہوگا لیکن بعض خدام ایسے ضرور ہیں جو بہت سے زائرین کے مشاہدات وتجربات کے مطابق اسی "فیضانِ ظاہری" کیلئے اس مقدس نام کا وظیفہ پڑھتے ہیں جس کا ذکر اُوپر گذرا۔

جب جیب میں پیسے بجتے ہیں، جب پیٹ میں روٹی ہوتی ہے

اس وقت یہ ذرہ ہیرا ہے، اس وقت یہ شبنم موتی ہے.........."

امام صاحب! آپ کا یہ کہنا کہ "اجمیر شریف کے خدام جن کا تعلق آباء واجداد سے سیدنا سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ کرم سے ہے وہ یا خواجہ یا خواجہ یا غریب نواز یا غریب نواز صرف اپنی شکم پروری اور دنیا طلبی کیلئے کہتے رہتے ہیں اس دعویٰ کی دلیل تو آپ ہی کے پاس ہوگی ،ہماری بحث آپکے دعویٰ پر پیش کردہ شعر سے ہے۔معاذ اللہ جب جیب میں پیسے بجتے ہیں اور پیٹ میں روٹی ہوتی ہے تو ذرہ ہیرا لگتا ہے اور شبنم موتی ہوتا ہے۔معاذ اللہ سلطان الہند حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذرہ وشبنم کہنا کہاں کا ادب ہے؟ سچ کڑوا ہوتا ہے جب آپ کو مسٹر ٹنڈن کی خوشامد اور دار العلوم وارثیہ لکھنؤ کے بانی ومہتمم قاری ابوالحسن صاحب مرحوم کی عنایتوں۔کے صلے میں اجمیر شریف

میں درگاہ خواجہ صاحب کمیٹی کی ممبری نصیب ہوئی تھی''۔ تو اس وقت آپ بھی معاذ اللہ بقول خود اس ذات والاصفات جسے آپ نے ذرہ وشبنم کہا ہے کم وبیش پانچ سال تک ہیرا موتی کہہ کہہ کر ٹی،اے،ڈی،اے کے نام پر موٹے موٹے لفافے وصول کرتے رہے۔ آج جب موٹے لفافے ملنا بند ہو گئے تو معاذ اللہ اُس آفتاب ولایت کو ذرہ وشبنم کہنے لگے۔ اور اغراضِ فاسدہ کے حصول کیلئے بعض خدام کو مستثنیٰ کیا ہے۔ کم از کم مجھ راقم الحروف کے علم میں کوئی ایسا خادم آستانہ معلیٰ نہیں جس کی یا جس کے باپ دادا کی پرورش اس آستانہ کرم کی بدولت نہ ہوئی ہو۔ وہاں کا کیا ساری دنیا کا مسلمان یہ یقین نہ رکھتا ہو۔

ایک آپ ہی کی ذات پہ ہے انحصارِ زیست
کیا حق ادا ہو آپ کے احساں کا یا معین

یا بقول دیگر

تیرے کرم پہ منحصر رہتی ہے زندگی میری
تو ہی میرا امام ہے تجھ سے ہے بندگی میری

امام صاحب! آپ کی اس بے جا تنقید وتحمق کا جواب کوئی نہ کوئی صاحب قلم خادم آستانہ عالیہ کا ضرور دے کر نسلوں کا حساب چکا دے گا۔ لیکن بقول آپ کے ہم جھنڈا برادرانِ مسلک اعلیٰ حضرت کو ہمارے آقائے نعمت سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ نے یہی سبق دیا اور اسی کا عامل بنایا۔ اللہ تعالیٰ اس سبق اعلیٰ حضرت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر تادم مرگ ثبات نصیب فرمائے۔ آپ بھی پڑھ لیجئے اور یاد کر کے عمل کیجئے حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں۔

"سید اجل، سلطان الہند، حبیب اللہ، وارث النبی، معین الحق والدین، حسن چشتی سجزی، اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وامثالہم کثیرہ"

(فتاوٰی رضویہ شریف)

کاش! کہ آپ بھی مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے سچے جھنڈابرداروں میں ہوجاتے تو سلطان الہند رضی اللہ عنہ کی ذات قدسی صفات کو معاذ اللہ ذرہ و شبنم کہنے کے بجائے وہی کہتے جو اعلیٰ حضرت نے کہا اور کہلوایا۔ خیر امام صاحب! آپ جانیں اور آپ کا نصیب جانے۔ بقول عارف باللہ رومی قدس سرہٗ۔

از خدا خواہیم توفیق ادب — بے ادب محروم گشت از فضل رب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش از ہمہ آفاق زد

امام صاحب! آپ نے اپنی کتاب (مع اضافہ) میں جا بجا الحاقی غیر معتبر عبارتوں کا سہارا لے کر بھولے بھالے عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے اور صلح کلیوں کو خوش کرنے کی جو کوشش کی ہے میں آپ سے بصد خلوص یہ نہ پوچھ لوں کہ اگر بفرض غلط کسی کتاب میں کسی عارف کے تعلق سے کوئی قول وفعل اس کتاب کا مؤلف یا مرتب یا جامع اس کی طرف منسوب کر کے ایسا لکھ دے جو خلاف شرع ہو تو کیا پھر وہ شریعت میں حجت ہوگا؟

آپ کی افہام وتفہیم کے لئے اس دور کے فقیہ عدیم المثال، مظہر شیر بیشۂ اہل سنت حضرت العلام مفتی محمد مشاہد رضا المعروف مشاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب ''سیف الفقیہ الباسل علیٰ رقبۃ الاتحاد الباطل'' کے دو اقتباس پیش کیے جاتے ہیں۔ ص ۳۲ ر پر تحریر فرماتے ہیں۔

''اس نادان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ کسی بڑی شخصیت کا قول وعمل خلافِ شرع حجت نہیں بلکہ اگر وہ شخصیت مسلم ہے تو اس کے خلاف شرع قول وفعل کی تاویل، توجیہ کی جائے گی۔ یہ الحاق ہے یا عمل وقول حالت سکر وجذب کا ہے کیا عارف کے کلام میں یہ نہ آیا لوائی الفضل من لواء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ المولیٰ تعالیٰ منہٗ ولہٗ امثال کثیرۃ والا لیرتفع الامان عن الشریعۃ''

اور اسی کتاب کے ص ۳۳ ر پر فرماتے ہیں۔

''افعال العرفاء الکاملین والمشایخ واقوالھم اذا کانت مخالفۃ للشرع والاجماع لایجوز ان یستدل بھا بل یؤّل بالسکر والجذب والتحریف وغیر ذالک والا لیرتفع الامان عن الدین''

اسی سلسلے میں فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵ رص ۵۵۵ رتا ص ۵۵۶ رمیں ہے۔

''کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں، بہت اکابر کی کتابوں میں الحاقات ہیں، جن کا مفصل بیان کتاب الیواقیت والجواھر امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے خصوصاً حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں تو الحاقات کی گنتی نہیں کھلے ہوئے صریح کفر بھر دیئے جس پر درمختار میں علامہ مفتی ابوالسعید سے نقل کیا تیقنا ان بعض الیھود افترٰھا علی الشیخ قدس اللہ سرہ'

ترجمہ: ہم کو یقین ہے کہ شیخ قدس سرہٗ پر یہ عبارتیں بعض یہودیوں نے گڑھ دی ہیں۔

فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد ۷ رص ۵۷۶ رتا ۵۷۹ رپر ہے۔

''ہاں ہم کو مسلم کہ بعض کتابوں میں بعض الحاق بھی ہوئے مگر اس سے ہر کتاب کی ہر عبارت تو مطروح یا مشکوک نہیں ہوسکتی کسی خاص عبارت کی نسبت یہ دعویٰ زنہار مسموع نہیں جب تک بوجہ وجیہ اُس میں الحاق ثابت نہ کردیں جس کے لئے امثال مقام میں صرف دو طریقے متصور، ایک تو یہ کہ اُس کتاب کے صحیح معتمد عمدہ وقدیم نسخے اس عبارت سے خالی ملیں یا خاص مصنف کا اصل مسودہ پیش کیا جائے جس میں اس عبارت کا نشان نہ ہو۔ حضرت جناب شیخ اکبر و امام شعرانی قدس سرہما کی تصانیف میں الحاق یونہی ثابت ہوا، امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقح الانوار میں فرماتے ہیں۔

قدم علینا الاخ العالم الشریف شمس الدین السید محمد ابن السید ابی الطیب المدنی المتوفی سنۃ ۹۵۵ خمس وخمسین وتسعمائۃ فذاکرتہ فی ذلک فاخرج الی نسخۃ من الفتوحات التی قابلھا علی

النسخة التی علیہا خط شیخ محی الدین نفسہ بقولیۃ فلم ار فیہا شیئا مما توقفت فیہ وحذفتہ فعلمت ان النسخ التی فی مصر ان کلہا کتبت من النسخۃ التی دسوا علی الشیخ فیہا ما یخالف عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کما وقع لہ ذلک فی کتاب الفصوص وغیرہ .الخ

ترجمہ: یعنی ہمارے دوست عالم شریف سید شمس الدین محمد بن سید ابوالطیب مدنی جن کی وفات ۹۵۵ھ میں ہوئی ہمارے یہاں آئے میں نے فتوحات شیخ اکبر قدس سرہٗ کا تذکرہ کیا اُنھوں نے ایک نسخۂ فتوحات نکالا جسے اُنھوں نے اُس نسخے سے مقابلہ کیا تھا جو شہر قونیہ میں کہ شیخ اکبر قدس سرہٗ کا وطن ہے خاص شیخ قدس سرہٗ کے دستخط شریف سے مزین ہے اس نسخے میں میں نے کہیں ان عبارتوں کا نشان نہ پایا جن میں مجھے تردد تھا اور میں نے ''فتوحات'' کے انتخاب میں قلم انداز کردی تھیں تو مجھے یقین ہوا کہ اب جس قدر نسخے مصر میں ہیں سب اسی نسخے سے نقل ہوئے ہیں جس میں لوگوں نے عقائد اہل سنت وجماعت کے خلاف عبارتیں شیخ پر افترا کر کے ملادی ہیں جیسا کہ ان کی فصوص وغیرہ کے ساتھ بھی یہی واقعہ ہوا۔ الخ

اس کے بعد امام شعرانی نے دو تحریریں نقل فرمائیں جو عالم ممدوح سید شریف مدنی مرحوم نے نسخۂ مذکورہ قونیہ پر خود حضرت شیخ ودیگر عمائد رحمہم اللہ تعالیٰ کے دستخطوں سے لکھی دیکھیں اور بیان کیا کہ یہ نسخہ خود حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ کا وقف فرمایا ہوا ہے شیخ نے اپنی علامت وقف یوں تحریر فرمائی ہے۔

وقف محمد بن علی بن عربی الطائی ہذا الکتاب علی جمیع المسلمین .

یہ کتاب محمد بن علی بن عربی طائی نے تمام مسلمانوں پر وقف کی۔ اور اس کے آخر میں قلم شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے یہ تحریر ہے۔

"قد تم هذا الكتاب على يد منشئه وهو النسخة الثانية منه بخط يدى وكان الفراغ منه بكرة يوم الاربعاء الرابع والعشرين من شهر ربيع الاول سنة ست وثلثين وستمائة (٦٣٦) وكتبه منشوه"۔ یہ کتاب بقلم مصنف تمام ہوئی اور میرے خط سے دوسرا نسخہ ہے اس کی تحریر سے روز چہار شنبہ وقت صبح بتارخ بست و چہارم ماہِ مبارک ربیع الاول ٦٣٦ فراغ لکھا ہوا ہے اس کے مصنف نے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اور سید موصوف نے یہ بھی بیان فرمایا کہ سینتیس (٣٧ر) مجلد میں ہے اور اس میں اس نسخے سے جس میں ملحدوں نے عقائد شنیعہ الحاق کئے عبارت زیادہ ہے اور اس کی پشت پر نام کتاب بخط مصنف علیہ الرحمہ لکھا ہے اس کے نیچے شیخ صدر الدین قونوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خط سے یہ عبارت تحریر ہے،

"انشاء مولانا الشيخ الاسلام وصفوة الانام محى الدين بن عربى - یہ کتاب ہمارے آقا سردار مسلماناں برگزیدۂ جہاں محی الدین ابن عربی کی تصنیف ہے"

اور اس کے نیچے لکھا ہے، "ملک هذه المجلدة لمحمد بن اسحق القونوی" یہ مجلد محمد بن اسحٰق قونوی کی مِلک میں آیا۔ اس کے نیچے شیخ صدر الدین ممدوح کے خط سے محمد بن ابی بکر تبریزی کی روایت کہ اُن سے بطریق سماع حاصل ہوئی مکتوب ہے اور محمد بن اسحٰق قونوی کی شرح و دستخط یہ ہے:

"انتقل الى خادمه وربيب لطفه محمدبن اسحق سنة سبعين وثلثين

وستمائة. یہ کتاب مصنف کے خادم و لطف پروردہ محمد بن اسحٰق قونوی کی طرف ۶۳۷ھ

میں منتقل ہوئی' انتہی۔

ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ کون سا نسخہ معتمد ہوگا خود قلم خاص حضرت مصنف قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز کی تحریر اور اس کے اول و آخر میں خود مصنف و دیگر علماء و عمائد کے دستخط کثیر، جب یہ نسخہ اُن عبارات شنیعہ سے خالی ملا تو الحاق و افترا میں کیا شک رہا، والحمدللہ رب العلمین۔ و لہٰذا مفتی سلطنت عثمانیہ عمدۂ علمائے روم علامہ ابوالسعود علیہ رحمۃ الملک الودود نے اپنے فتوے میں تصریح فرمائی کہ یتقنا ان بعض الیھود افتراھا علی الشیخ قدس اللہ سرہٗ ہمیں یقین ہے کہ بعض یہودیوں نے یہ کلمات شیخ قدس سرہٗ پر افتراء کیے ہیں۔ کمانقلہ فی الدرالمختار عن معروضاتہ۔

اب کلام امام شعرانی کا حال سُنئے خود امام موصوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میزان میں فرماتے ہیں:

"وقع لی ذلک من بعض الاعداء فانھم دسوا فی کتابی المسمیٰ بالبحر المورود فی المواثیق والعھود' امورا تخالف ظاھر الشریعۃ وداروابھا فی الجامع الازھر وغیرہ وحصل بذلک فتنۃ عظیمۃ وماخمدت الفتنۃ حتی ارسلت لھم نسختی التی علیھا خطوط العلماء ففتشھا العلماء فلم یجدوا فیھا شیئا مما یخالف ظاھر الشریعۃ مما دسہ الاعداء فاللہ تعالیٰ یغفر لھم ویسامحھم اھ۔

یعنی مجھے یہ واقعہ بعض اعدا کے ساتھ پیش آچکا ہے اُنھوں نے میری کتاب البحر

المورود فی المواثیق والعھود میں خلاف شرع باتیں الحاق کردیں اور اُسے "جامع
ازہر" وغیرہ میں لئے پھرے اور اس کے سبب بڑا فتنہ اُٹھا اور فرو نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے
ان کے پاس اپنا نسخہ جس پر علما کے دستخط تھے بھیج دیا اہل علم نے تلاش کی تو اُس میں وہ امور
مخالفہ شریعت جو دشمنوں نے ملادئے تھے اصلاً نہ پائے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کردے
اور درگزر فرمائے۔

خیر ایک طریقہ تو ثبوت الحاق کا یہ ہے دوسرے یہ مصنف کا امام معتمد وعالم متدین
مستند ہونا معلوم ہے اور یہ کلام کہ بے تواتر حقیقی اُس کی طرف نسبت کیا گیا صریح معصیت
یا بدمذہبی وضلالت جس میں اصلاً تاویل وتوجیہ کی گنجائش ہی نہیں۔ تو اس وجہ سے علماء
تو علماء عام اہل اسلام کی طرف بے تحقق تواتر وثبوت قطعی کسی کبیرہ کی نسبت مقبول نہیں۔

"عرفان مذہب ومسلک" میں جو اضافہ ہے اُسے اضافہ نہ کہہ کر خسارہ کہیے۔ قال
اللہ عزوجل وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَاتُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ
اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝

ترجمہ: اور جو اُن سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے
ہیں۔ سُنتا ہے؟ وہی فسادی ہیں مگر اُنہیں شعور نہیں۔

(کنز الایمان شریف آیت ۱۱ / ۱۲ سورہ بقرہ)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ زِدْنٰھُمْ عَذَابًا فَوْقَ
الْعَذَابِ بِمَا کَانُوْا یُفْسِدُوْنَ ۝

ترجمہ: جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا بدلہ اُن

کے فساد کا۔

(کنزالایمان شریف آیت ۸۸ سورۃ النحل)

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ اپنے حبیب اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل مذہبا سنی حنفی مشربا قادری چشتی نقشبندی سہروردی مسلکا رضوی یعنی مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تادمِ حیات استقامت عطا فرمائے۔

ذرا سوچو اور سنبھلو! قیامت قریب ہے اور واحد قہار حسیب اور عذاب جہنم سخت وعصیب۔ اے میرے رب! ہدایت فرما! انت السمیع القریب. وماتوفیقی الاباللہ ،یارب علیک توکلت والیک انیب .والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ القریب المجیب العظیم الجلیل الجمیل الحسیب وعلیٰ الہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ وعلیٰ سائر اولیاء اُمتہ وعلماء مِلّتہ وعلیٰ سیدنا ومرشدنا مجدددینہ ومحی سنتہ وعلینا وعلیٰ سائر اھل سنتہ وجماعتہ امین یاآرحم الرٰحمین،واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم،

۱۵/ زوالحجۃ الحرام ۱۴۳۴ھ